وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابنِ خلدون

۳۵۰ھ اور ۸۰۰ھ کے درمیان دنیائے عرب میں پائے جانے
والے مختلف قبیلوں اور ان کی حکومتوں کے حالات

تصنیف:

رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابنِ خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ ابن خلدون

دوازدہم

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَذَکِّرۡهُمۡ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ

تاریخ ابنِ خلدون

حصّہ دوازدہم

سبیل سکینہ
حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

۳۵۰ھ اور ۸۰۰ھ کے درمیان دُنیائے عرب میں پائے جانے والے مختلف قبیلوں اور ان کی حکومتوں کے حالات

{ ۳۵۰ھ سے ۸۰۰ھ تک دنیائے عرب میں پائے جانے والے ان قبیلوں کے سربراہوں اور ان کی قائم شدہ حکومتوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جن کو مورّخوں نے تاریخ میں بہت کم جگہ دی ہے }

تصنیف: رئیس المؤرخین علّامہ عبدالرحمٰن ابنِ خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

ترجمہ وتبویب: مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

كتاب العبد وديوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من
ملوك التتر يعنی علامه ابن خلدون کی کتاب التواریخ

کے
اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمی
تصحیح وترتیب وتبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری

مالک نفیس اکیڈمی۔ اُردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ــــــ تاریخ ابن خلدُون
مصنف: ــــــ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون
ناشر: ــــــ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی
طبع: ــــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: ــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

اِنتساب

سبیلِ سکینہ؁

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

میں اِس ضخیم کتاب کو اپنے والد گرامی جناب
چوہدری اقبال سلیم گاہندری کے نام معنون
کرتا ہوں کہ انہوں نے سب سے پہلے اِس
کے ترجمے کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کیا
تھا یہ ان کا رُوحانی فیض تھا کہ مجھے اِس کی تمام
جلدوں کا ترجمہ کروانے اور شائع کرنے کی
توفیق عطا ہوئی۔

طارق اقبال گاہندری

بسم الله الرحمن الرحيم

عرضِ ناشر

۳۵۰ھ اور ۸۰۰ھ کے درمیان
دُنیائے عرب میں پائے جانے والے مختلف قبیلوں اور اُن کی حکومتوں کے حالات

یہ ابنِ خلدون کی تاریخ کی بارہویں اور آخری جلد ہے۔ اس سے پہلے کہ اس کے بارے میں کسی قسم کی گفتگو کی جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ نویسی کی ابتداء اور ابنِ خلدون کے سوانحی حالات لکھ دیئے جائیں۔

رسول کریمؐ کی بعثت کے وقت سے مسلمانوں میں تاریخ سے دلچسپی پیدا ہوگئی تھی اس کی ابتدا کس طریقے پر ہوئی۔ یہ سوال کرتے وقت ہمارا ذہن ان واقعات اور غزوات کی طرف جاتا ہے جن کو صحابہؓ سینہ بہ سینہ مختلف شہروں کے لوگوں تک پہونچاتے تھے اور اس طرح واقعات و کوائف کا ایک مستند ذخیرہ فراہم کر دیا جاتا تھا' جمع حدیث و تدوین حدیث اسی نوعیت کا واقعہ ہے اس کے بعد لوگوں نے سیرت و مغازی رسولؐ پر توجہ کی اور اس سلسلے میں سب سے پہلا نام محمد بن اسحاق اور ابنِ ہشام کا لیا جاتا ہے جن کی تصانیف تفوقِ زمانی اور بیانِ مطالب کے لحاظ سے دنیا بھر میں مستند سمجھی جاتی ہیں' اس کے بعد بنو امیہ کے دور میں ملوک و سلاطین کے بارے میں کتابیں لکھی جانی لگیں اور پھر ان کی اتنی کثرت ہوگئی کہ ان کی صحیح تعداد بتانا مشکل ہے' اس دور میں بعض شہروں میں ایسے بھی کتب خانے تھے جن میں تاریخ کے موضوع پر سینکڑوں کی تعداد میں کتابیں موجود تھیں لیکن زمانے نے ان کو محفوظ نہیں رکھا۔ جو محفوظ رہ گئیں اس میں اُن کی مقبولیت کا سب سے بڑا دخل تھا۔ ان کی نقلیں شہروں شہروں پہنچ گئی تھیں' لوگ ان کو بڑے بڑے کاتبوں سے لکھواتے اور اپنے اپنے کتب خانوں میں محفوظ کرتے رہتے تھے۔

ابنِ خلدون نے مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کا سفر کیا تھا وہاں کے رہنے والوں سے ملاقاتیں کی تھیں۔ سلاطین اور حاکموں کے درباروں میں شریک ہوا تھا اس لئے اس کو جو معلومات مہیا ہو سکتی تھیں۔ دوسروں کے لئے ممکن نہیں تھا' یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے بیانات ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالاتر ہیں۔ خصوصاً یہ جلد جو اس عہد کے حالات اور واقعات پر ہے'

اگر چہ اس میں کہیں کہیں آپ بیتی کا بھی گمان ہوتا ہے لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس سے پہلے اس طرح کی کوئی ہم عصر تاریخ نہیں لکھی گئی اور اس طرح تاریخ اور اسکے مقدمہ کی بناء پر ابنِ خلدون کو فلاسفۂ تاریخ کا امام کہا جاتا ہے۔

ابنِ خلدون کے آباؤ اجداد نے ساتویں صدی ہجری میں اشبیلیہ سے تیونس کی طرف ہجرت کی تھی اور وہاں آباد ہو گئے۔ ابنِ خلدون وہیں ۷۲۲ھ میں پیدا ہوا۔ بعض تذکرہ نویسوں نے اس کی تاریخ ولادت یکم رمضان ۷۳۲ھ بتائی ہے۔ ابنِ خلدون نے تیونس ہی میں نشوونما پائی اور علوم مروجہ کی طرف متوجہ ہوا۔ ابھی وہ تحصیل علم میں مصروف تھا کہ تیونس میں ایک وبا پھیلی' اس وباء کے خوف سے لوگ شہر چھوڑنے لگے۔ ابنِ خلدون نے بھی دوسروں کی طرح تیونس کو چھوڑا اور ہوارد کی طرف چل پڑا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا سفر اور پہلا تجربہ تھا۔ اس تجربے نے اس میں مشاہدہ کی گہرائی اور تجربے کی بصیرت پیدا کی۔ وہ ہوارد پہونچ کر وہاں کے حاکم کا مہمان ہوا۔ اس نے اس کی بہت خاطر تواضع کی اور بہت ناز ونعم سے رکھا' کچھ عرصہ کے بعد اس کو مغربی شہروں کے سفر کے لئے مالی امداد فراہم کی گئی چنانچہ اوائل عمر میں ہی اسے سیر وسیاحت کا لپکا پڑ گیا۔ اس نے والیٔ تیونس کے دربار میں پہونچ کر اظہارِ بندگی کی۔ اس نے اس کی خوش سلیقگی سے متاثر ہو کر اسے اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا اور عہدۂ کتابت اس کو تفویض کیا۔ کسی نو وارد کا اس طرح ترقی پا جانا اس کے حاسدوں پر بہت شاق گزرا اور وہ اس کے خلاف سازشیں کرنے اور اس کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کرنے لگے۔ بالآخر انہوں نے والیٔ تیونس کو یہ باور کروادیا کہ ابنِ خلدون محض مکر وفریب سے کام لے رہا ہے اور اس کا یہی حال رہا تو وہ چند دنوں میں والیٔ تیونس کے اقتدار کو خطرہ میں ڈال دے گا۔ والیٔ تیونس نے اس امر کو درست خیال کرتے ہوئے ابنِ خلدون کو قید میں ڈال دیا۔

بالآخر اس نے ۷۵۹ھ میں وفات پائی۔ اس کے وفات پانے کے بعد اس کے وزیر ابنِ عمر نے ابنِ خلدون کو آزاد کر دیا اور اس کے ساتھ انعام واکرام سے پیش آنے میں کسی قسم کی کمی نہیں کی۔

ابنِ خلدون نے اپنی زندگی بڑی عشرتوں اور بڑی مصیبتوں کے ساتھ گزاری' وہ کبھی رنج وبلا میں گرفتار ہوتا اور کبھی ناز ونعم میں پلتا رہا' کبھی اس کی تقدیر اس کو ایذا پہنچاتی اور کبھی شادکام کرتی رہی' اس نے تیونس اور اندلس کے کئی سلاطین کی درباداری اور مصاحبت کی۔ ان کے حالات اور واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا' کبھی کاتب اور کبھی قاضی القضاۃ کے فرائض انجام دیے۔ ۷۸۴ھ میں حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں اسکندریہ اور قاہرہ میں قیام کیا۔ جامع ازہر میں مسند درس بچھائی ۷۸۶ھ میں اسے قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ ۸۰۳ھ میں اس نے دمشق کی سیاحت کی اور اس موقع پر تیمور کے مقابلے پر بھی گیا اس نے تیمور سے ملاقات کی اور مصر کو اس کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا لیا اور آخر دم تک جامع ازہر میں درس دیتا رہا۔ اسی زمانے میں اس نے اندلس اور شمالی افریقہ کی سیاست میں بھی حصہ لیا اور ۲۵ رمضان ۸۰۸ھ میں وفات پائی۔

ابنِ خلدون نے اپنی تاریخ کو تین حصّوں میں لکھا ہے لیکن بعد میں خود ہی اس کی سات جلدیں کر دیں جس وقت ہم نے ان کی اشاعت کا ارادہ کیا تھا اس وقت اس کی ضخامت اور حجم کا ٹھیک سے اندازہ نہیں تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کرنے کے بجائے اسے بارہ حصّوں میں چھاپنے پر مجبور ہوئے۔ بارہواں حصّہ' اس کی تاریخ کا آخری حصّہ ہے اس طرح یہ تاریخ مکمل ہو کر اختتام کو پہونچ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ابنِ خلدون کا اپنی تاریخ کے حوالے سے کوئی

حصہ ایسا نہیں رہتا جس کو ہم نے شائع نہ کر دیا ہو۔

ابنِ خلدون کی تاریخ کا پہلا حصہ مقدمہ ابنِ خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ اس حصے میں ابنِ خلدون نے عمرانیات' اجتماعیات' اقتصادیات اور سیاسیات کے مسائل پر معلومات افزاء بحث ہی نہیں کی بلکہ ان کے بعض ایسے پہلوؤں اور گوشوں کا ناقدانہ انداز میں پوری بصیرت کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ جس پر اس سے پہلے کسی نے نظر نہیں ڈالی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے آنے والے ہر مؤرخ اور ہر وقائع نویس نے اسے اپنے لئے سند بنایا اور اس کی موجودگی کو فلسفۂ تاریخ کی بنیاد قرار دیا۔

یہ واقعہ ہے کہ تاریخ پر ایسا مقدمہ اس سے پہلے کبھی لکھا گیا ہے اور نہ آئندہ لکھا جائے گا۔ ساری دنیا کے تذکرہ نویس اور تاریخ نگار اس سے استفادہ کر رہے ہیں اور اسے ہی اپنی رہنمائی اور منزل سمجھتے ہیں۔

ابنِ خلدون نے دوسرے حصے میں مختلف عرب قبیلوں کی روایات اور اخبارات کو جمع کیا ہے اور عربوں نے زمانہ قدیم سے اس کے زمانے تک دنیا کے مختلف علاقوں اور حصوں میں جو حکومتیں اور سلطنتیں قائم کی ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات لکھے ہیں۔ اسی کے ساتھ اس نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ عرب قبیلوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دوسری متمدن اور مہذب قوموں کے حالات بھی منظر عام پر آ جائیں' چنانچہ اس حصہ میں ایرانیوں ترکوں' یونانیوں' رومیوں اور بنی اسرائیل کے حالات بھی پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ ملتے ہیں۔

ابنِ خلدون کی اس تاریخ کا تیسرا حصہ اقوامِ بربر کے حالات سے تعلق رکھتا ہے بربر قبائل نے شمالی افریقہ میں مختلف حکومتیں قائم کی تھیں اور نظم و نسق پر اختیار پایا تھا۔ ابنِ خلدون نے ان حکومتوں کو بنتے' پروان چڑھتے اور روبہ زوال ہوتے دیکھا تھا۔ ان کے واقعات اور حالات اس کے مشاہدے میں موجود تھے۔ ان کے لئے اس کو کسی اور سے چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ چنانچہ اس نے اپنی ذاتی تحقیق کو معیار مقرر کر کے شمالی افریقہ کی مسلم حکومتوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کر دیں اس طرح تاریخ کا ایک نفتہہ اور پنہاں گوشہ اس کی معلومات کی روشنی سے مالا مال ہو گیا۔

ابنِ خلدون نے جس طرح اپنی تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اسی طرح اس کی عملی اور سیاسی زندگی بھی تاریخ کے تین ادوار کا احاطہ کرتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنے حالات کو تاریخ کی بدلتی ہوئی قدروں کے ساتھ کس قدر ہم آہنگ کر لیا تھا اور کس طرح اپنی تاریخ نویسی کی بنیاد رکھی تھی اس کی عملی زندگی کا پہلا دور اس کی ۲۱ برس کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور اکتالیس برس کی عمر تک باقی رہتا ہے۔ یہ دور اس کی زندگی کا اہم دور ہونے کے علاوہ متعدد سیاسی تبدیلیوں اور حکومتوں کے عزل و نصب کے دعوے داروں کا دور ہے۔ اس دور میں ابنِ خلدون کو مختلف سیاسی مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ حالات کے تھپیڑوں اور طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دور میں اس نے فارس' اندلس اور دیگر ملکوں کے بادشاہوں اور امیروں کی نیابت کی۔ ان کے حاشیہ نشینوں اور زاویہ گزینوں کی حیثیت سے کام کیا۔ ان کے نظام حکمرانی کے طور طریقے دیکھے۔ ان کی معاملہ فہمی اور تدبر پر ناقدانہ نظر ڈالی' اس کا ایک نتیجہ اس کی عملی زندگی میں یہ نکلا کہ وہ کبھی قید خانوں اور عقوبت خانوں میں محبوس رہا۔ کبھی اس پر دربار شاہی سے انعام و اکرام کے موتی برسائے گئے' کبھی اس کو جلاوطنوں کی طرح دشت و بیاباں عبور کرتے ہوئے ملکوں اور شہروں شہروں آوارہ خراموں کی طرح گھومنا پڑا۔ کبھی اس نے مسافرت کی اذیت اٹھائی

کبھی ایوانوں میں عیش وعشرت میں انہاک رہا۔

ابنِ خلدون کی عملی اور سیاسی زندگی کا دوسرا رخ اندلس کے قلعۂ ابنِ سلامہ میں خانہ نشینی اور تنہائی کا دور ہے۔اس دور نے اس کے دل میں تاریخ نویسی کی مشعل روشن کی اور اس نے تنہائی اور خاموشی مسلسل کے جاں سوز لمحوں میں پوری سنجیدگی سے اس امر پر غور کیا کہ اسے قدیم اور جدید حالات وکوائف کو قلم بند کرنا چاہئے اس نے سوچا اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس کے تمام مشاہدے اور اس کے تمام حالات اور واقعات طاقِ نسیاں پر چلے جائیں گے اور پھر اس تیز رفتار دنیا کو ان کی بازگشت بھی سنائی نہیں دے گی۔دراصل یہی دور اس کی تصنیف وتالیف سے عبارت ہے۔اس دور ہی میں اس نے اپنی تاریخ نویسی کا آغاز کیا تھا اور حالات وواقعات کو مدون کرنے کی سعی کی تھی۔

ابنِ خلدون کی زندگی کا تیسرا اور آخری دور اس کی زندگی کے دوسرے دور سے کہیں زیادہ اہم ہے۔اس دور میں اس نے مقدمے کی تکمیل کی۔اس کے بعد اپنی تاریخ کے تین حصے‘ جن کو سات جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے‘ لکھے اور پھر انتہائی اطمینان وآرام اور فراغت کے ساتھ جامع ازہر میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیے۔اور وقتاً فوقتاً اپنی تحریروں پر نظر ثانی کی۔

جب ہم ابنِ خلدون کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے اس کی بعض ایسی خصوصیات آتی ہیں جو دوسری تاریخوں میں پائی جاتی ہیں۔چونکہ اس کی تاریخ پہلی آٹھ صدیوں پر محیط ہے اور پورے وسطی ایشیا کے مسلم سلاطین اور ملوک کے حالات پر روشنی ڈالتا ہے اس کو زمانی اور موضوعاتی تقدم اور فوقیت بھی حاصل ہے‘ ابنِ خلدون نے ایک طرف تسلسلِ زمانی کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے دوسری طرف حکمرانوں اور سلاطین کا ذکر زمانے کے تسلسل اور ترتیب کے مطابق کیا ہے جس کے باعث پڑھنے والوں کو کسی قسم کی دشواری اور الجھن نہیں ہوتی‘ ابنِ خلدون کے واقعات اور حوادث کے اسباب وعلل کا باہمی ربط متعین کرتا ہے‘ اس سے اس کی مورخانہ حیثیت ہی ظاہر نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے اور اس سے پہلے کے لکھنے والوں کے درمیان خطِ فاصل پیدا ہو جاتا ہے۔ابنِ خلدون نے اپنے مقدمہ میں تاریخ نویسی کے جو اصول اور قوانین مدون اور مرتب کئے ہیں اور قدیم مؤرخوں کی جن کوتاہیوں کا ذکر کیا ہے اپنی تاریخ میں ان سے احتراز کیا ہے اور روایت کے ساتھ ساتھ درایت سے کام لیا ہے‘ ابنِ خلدون کے یہاں اس کے ہم عصر اور پیش رو مؤرخوں کی طرح گنجلک اور پرازشوکتِ الفاظ نثر نہیں ملتی ہے۔مطالب میں ابہام اور الجھن پیدا نہیں ہوتی ہے۔وہ قدیم روش کے مطابق لکھنے کے بجائے آسان اور سلیس زبان کا سہارا لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے بیانات میں حقیقت کی چاشنی پیدا ہو جاتی ہے۔

ابنِ خلدون کی تاریخ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک حکومت کے اختتام کے بعد دوسری حکومت کا بیان نئی فصل سے کرتا ہے۔اس نئی فصل کے شروع میں فلسفیانہ تمہید ہوتی ہے۔جو یقیناً اس کے فلسفیانہ مقدمہ کا حصہ ہوتی ہے۔

ابنِ خلدون نے سیاست سے کنارہ کش ہو کر اس کتاب کا آغاز حلقہ بن سلامہ میں اپنے قیام کے دوران کیا تھا۔ کتاب کافی یعنی تاریخ عالم لکھنے کی ابتداء بھی کی تھی‘ لیکن اسے تکمیل کے مراحل تک پہونچانے کے لئے مختلف کتب خانوں سے رجوع کرنا پڑا۔چنانچہ تیونس میں پہنچ کر اس نے اپنے مواد کو آخری صورت دی۔

میں خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس نے مقدمہ ابنِ خلدون اور تاریخ ابنِ خلدون کو اس شایان شان

طریقے سے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور زیرِ نظر جلد سے اس کا پورا تاریخی سرمایہ سامنے آ گیا ہے اور آٹھویں صدی ہجری تک عالمِ اسلام کی مختلف سلطنتوں اور مملکتوں کا احوال آیا ہے۔ اس سے پہلے صرف اس کا مقدمہ اردو میں ملتا تھا' لیکن اب پوری تاریخ کی موجودگی سے اس مقدمہ کو سمجھا جا سکتا ہے اور اس میں ابنِ خلدون نے جس فلسفہ تاریخ کی وضاحت پیش کی ہے اور اپنے نظریات افکار اور احوال وطریق کو سمجھایا ہے۔ یہ تاریخ اس کی دلیل اور ثبوت ہے۔

نفیس اکیڈمی نے ہمیشہ اس امر کو پیش نظر رکھا ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کے سامنے مستند کتابیں پیش کرے چنانچہ اب تک اس کی جانب سے جتنی کتابیں چھاپی گئی ہیں' وہ سب ہماری تاریخ اور بالخصوص تاریخ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان تاریخوں میں تاریخِ طبری' تاریخ مسعودی' طبقات ابنِ سعد اس لحاظ سے بہت اہم ہیں کہ ان سے چوتھی صدی تک عالمِ اسلام کے خدوخال سامنے آتے ہیں لیکن ابنِ خلدون کی اس تاریخ کے ساتھ ہی مزید چار سو سال کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ تاریخ مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ دور کی بھرپور طریقے پر ترجمانی کرتی ہے۔

اور یہ واقعہ ہے کہ اس دور کے لئے اس کے مقابلے پر کسی دوسری کتاب کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے پڑھنے والے ہماری کوششوں کی قدر کریں گے کہ ہم نے اس تاریخ کو جس سرکاری سطح پر مختلف اداروں کی مدد سے شائع کیا جا سکتا تھا' اسے تنہا ہم نے شائع کیا اور ایک بہت بڑے طبقے کی آرزو پوری کی ہے۔

ابنِ خلدون آٹھویں صدی کا نابغۂ روزگار شخص تھا اس کی دوسری کتابوں پر اپنے فلسفیانہ مقدمات کے لحاظ سے تفوق رکھتی ہیں' اگرچہ بعض دانش وروں نے جو مغرب کے زیرِ اثر رہے ہیں' اس کمال فن کی ویسی قدر ومنزلت نہیں کی جیسی کہ کرنی چاہئے تھی۔ اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اس کی تاریخ اور مقدمہ دونوں کا دنیا کی ہر بڑی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کے ترجمے' انگریزی کے علاوہ فرانسیسی میں بھی ملتے ہیں۔ ہمیں ایسی کوئی تاریخ نظر نہیں آتی ہے جس میں اتنی جامعیت اور تفصیل کے ساتھ اہل فارس' اہل ہند' اہل نبط' اہل حبش' اہل سریان' اہل یونان' اہل روما اور اہل مصر کے حالات ملتے ہیں۔ ان حالات پر ناقدانہ اور مبصرانہ نظر بھی ڈالی گئی ہے ابنِ خلدون جہاں تاریخی حالات اور واقعات کو قلم بند کرتا ہے' وہاں سماجی' اقتصادی اور معاشرتی تقاضوں کی ترجمانی بھی کرتا ہے' بعض اوقات اس کے مباحث اس قدر تیکھے اور جامع ہوتے ہیں کہ ان پر فلسفہ کا گمان گزرنے لگتا ہے' ابنِ خلدون کی تاریخ کا سب سے اہم حصّہ' حالات وکوائف کے علاوہ فلسفۂ اجماع ہے جس سے اس کی تاریخ نویسی کے تاروپود درست ہوئے ہیں' چنانچہ اس نے مدنیت کے ظواہر خارجی اور ظواہر باطنی پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور یہ تفصیل ایسی ہے کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ اسی لئے تاریخ کے بزرگ ترین علماء اور ماہرین نے اس کو جدید علم اجتماع کا بانی قرار دیا ہے' اس نے اپنے فلسفے کی بنیاد اس نظریے پر رکھی ہے کہ انسان فطرتاً اجتماع کی طرف میلان رکھتا ہے اور اس نظریئے کے اثبات کے لئے اس نے ان عوامل سے جو اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں' سب سے پہلا عامل قرار دیا ہے۔ اس نے اقالیم کو سات حصّوں میں تقسیم کیا ہے' جن کی آب وہوا میں برودت سے لے کر انتہائی ضرورت تک نشوونما کے تمام خواص پائے جاتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ اطراف وجوانب کے ممالک کے رہنے والے تمازت سے عاری ہوتے ہیں اور اقلیم رابع جس کو حرارت کا نام دیا گیا ہے متعدی ہوتی ہے اور اس کے باشندوں' مدنیت' علوم' نشوونما اور ان کا ظہور قوانین اور احکام کی تشکیل ہوتی ہے اور ان لحاظ سے اس کو تمام طبقوں پر تفوق اور برتری حاصل ہے۔

ابنِ خلدون نے قوموں کے ارتقا اور ان کے تہذیبی اور فکری نشو ونما کا غور سے مشاہدہ اور مطالعہ کیا ہے اور اس مطالعے اور مشاہدے سے اس نے جو رائے اخذ کی ہے۔ وہ انتہائی حقیقت پسندانہ ہے اس کا کہنا ہے کہ عصبیت اور فضیلت قبائل کی قوت کو محفوظ رکھتی ہے' لیکن ان دونوں کے ساتھ ایک اختیار کی ضرورت پڑتی ہے اس اختیار کو ہم مذہب یا سیاست سے تعبیر کر سکتے ہیں' یہی اختیار قبیلے کو مثبت سمت میں ابھارتا ہے فروغ دیتا ہے اور اسی سے فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

قبیلہ کیسا ہی ہو قوی اس کے لئے ایک با اختیار کی ضرورت ہر لحہ ہوتی ہے اور وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

ابنِ خلدون نے قوی قبیلوں یا قوموں کی ترقی اور زوال کے اسباب و علل پر بھی بحث کی ہے اور ان کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اس نے کسی قوم یا قبیلے کے زوال کے جو اسباب بتائے ہیں ان میں ضعف اشراف' سپاہ کا تشدد اور عیش پسندی سرفہرست ہے' یہی تین اسباب ایسے ہیں جو قوموں کو ترقی کی ڈگر سے ہٹا کر زوال اور فلاکت کی پستی میں لے جاتے ہیں' اسی بناء پر اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ کوئی سلطنت کتنی ہی مستحکم اور پائیدار کیوں نہ ہو' تین صدی سے زیادہ عرصے تک ترقی پزیر نہیں رہ سکتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے ابتدائی دور میں رو بہ زوال ہو جائے۔ اگر ہم مختلف سلطنتوں کے قیام اور ان کے قیام اور ان کے ادوار کا جائزہ لیں تو ابنِ خلدون کی یہ رائے درست ثابت ہوگی۔

اگرچہ مسلمان علماء اور اہل فلاسفہ نے ابنِ خلدون کو فلسفیوں کے دائرے میں شامل نہیں کیا ہے۔ لیکن مغرب کے دانش وروں نے ایک فلسفی کی حیثیت سے اس کے علمی اور تاریخی کارناموں کو پرکھا اور جانچا ہے اور وہ اس لئے اس کی قدر کرتے ہیں کہ اس نے علوم اجتماعی کو فلسفہ کا درجہ دیا ہے اور ایک خاص مکتبۂ فکر کی بنیاد رکھی ہے' اس لحاظ سے وہ فلسفۂ تاریخ کا بانی بھی ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ابنِ خلدون فلسفہ سے واقف تھا' جب ہم اس کی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ وہ فلسفہ سے واقف تھا اس کو فلسفہ کی اولیات سے پوری آگاہی تھی یہی وجہ ہے کہ

وہ علوم جو تہذیبوں میں پیدا ہوتے ہیں اور جن کی تمدن میں کثرت ہوتی ہے' مذہب کے لئے بہت مضر ہیں پس ضروری ہے کہ اس کی حقیقت کو واضح کیا جائے اور ان کی سچائی کے جو لوگ معترف ہیں ان کی آنکھ سے پردہ اٹھایا جائے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ ابنِ خلدون کا مقدمہ اور تاریخ اسی مرکزی فکر کے گرد گھومتی ہے' اس نے جہاں قبیلوں' امیروں' بادشاہوں کے حالات اور ان کے عزل و نصاب کی داستانیں لکھی ہیں' وہیں اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ ان کی سلطنتوں کے تہذیبی اور تمدنی مظاہرے کئے تھے۔ ابنِ خلدون سے پہلے آٹھ صدیوں میں کسی بھی مؤرخ کو اس امر کا خیال نہیں تھا کہ وہ اپنے دور بلکہ اپنے موضوع کے تمدنی اور تہذیب نہاں خانوں میں جھانکے' ابنِ خلدون نے جہاں روایتیں جمع کی ہیں' وہیں مختلف دستاویزوں' خاندانوں روایتوں' مقبروں اور دوسرے آثار سے اپنے بیانات کا خمیر اٹھایا ہے اس کو فلسفہ سے قطع نظر تاریخ کی شکل و صورت دی ہے' یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے ذکر کے ساتھ اس کا نام بھی ذہن میں آتا ہے۔

ابنِ خلدون کے مقدمہ اور تاریخ کو دنیا میں جو اہمیت دی گئی ہے اور جس طریقے سے سراہا گیا ہے اس نے تاریخ نویسی کے بہت سے اہم گوشے نمایاں کر دیے ہیں جن پر پہلے کبھی نظر نہیں گئی تھی اور ابنِ خلدون کو اس فلسفۂ تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا۔ اور دنیا کے مختلف عالموں' دانش وروں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے لسان الدین ابنِ خطیب' ابنِ خلدون کو شاندار

الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ وہ علوم عقلیہ اور نقلیہ کا باکمال محقق تھا اور اس کے ثبوت کے طور پر اس کے مقدمے کے مندرجات اور موضوعات دیکھے جا سکتے ہیں' استاد احمد حسن زیات لکھے ہیں کہ ابنِ خلدون پہلا شخص ہے جس نے فلسفۂ تاریخ کا استنباط کیا اور تاریخ نویسی کے میدان میں حقیقت نگاری کی طرح ڈالی۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا کہنا ہے کہ ابنِ خدون کا مقدمۂ تاریخ یہ حق رکھتا ہے کہ دورِ جدید کے فلاسفہ اور علمائے اجتماعیات اس سے استفادہ کریں کیونکہ اس کے مطالعے کے بغیر اجتماعیات کے فلسفہ سے کما حقہٗ آگاہی نہیں ہوتی ہے۔

سید سلیمان ندوی اظہار خیال کرتے ہیں کہ ابنِ خلدون درحقیقت اس زمانے تک کے انسانی علوم اور خیالات پر سب سے پہلے تبصرہ کرتا ہے اور تاریخ کے واقعات کو سائنس بنانے کی سب سے پہلے کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اقتصادیات اور اجتماعیات پر ایک فن کی حیثیت سے سب سے پہلے اس کی نگاہ پڑتی ہے۔

ڈاکٹر عنایت اللہ کہتے ہیں کہ ایک فلسفی مؤرخ کی حیثیت سے کسی عہد یا کسی ملک میں ابنِ خلدون سے پہلے اس کا کوئی مقابل پیدا ہوا اور نہ ہی اس کی مثال ملتی ہے۔ بوشیودہ سلان کا بیان ہے کہ علمی دنیا میں ابنِ خلدون ہی پہلا شخص ہے جس کے دل میں پوری انسانیت کی تاریخ لکھنے کا ایک فلسفیانہ تصور پیدا ہوا اور اس نے اس تصور کو عملی شکل دے کر اپنے لئے تاریخ نویسی کی صف میں نمایاں جگہ پیدا کر لی۔ اس لحاظ سے وہی فلسفہ تاریخ کا بانی و مبانی ہے۔ فلنٹ کا کہنا ہے کہ فلسفۂ تاریخ میں افلاطون' ارسطو اور اگسٹائن ابنِ خلدون کے ہم رتبہ نہیں تھے۔ ان میں اور ابنِ خلدون میں کوئی ایسی مماثلت نہیں پائی جاتی ہے کہ ان کو ابنِ خلدون کا ہم آہنگ قرار دیا جا سکے اور یہ غلط ہوگا کہ ابنِ خلدون کا نام کسی دوسرے مؤرخ کے ساتھ لیا جائے۔ میکس میر ہاف کا کہنا ہے کہ ابنِ خلدون تاریخ کا سب سے عظیم فلسفی اور اپنی صدی کے جید عالم تھے۔ ان کی مثال ان سے پہلے کسی تاریخی دور میں نہیں ملتی ہے۔ چارلس عیسوی نے ابنِ خلدون کو علومِ عمرانی کی تاریخ میں ارسطو اور میکالے کا حریف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ علومِ عمرانی پر ابنِ خلدون سے بڑی کوئی شخصیت دکھائی نہیں دیتی ہے۔ یہ اور اس قسم کی آراء دنیا کے تمام ہی دانش وروں' فلسفیوں' تاریخ نویسوں نے ابنِ خلدون کے بارے میں دی ہیں۔ ان کے بعد یہ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے کہ تاریخ نویسی میں ابنِ خلدون کا کیا مقام ہے۔

طارق اقبال گاہندری

کراچی

فہرست عنوانات

حصہ دوازدہم

عنوان	صفحہ
۱: فصل	۵۱
بربری قبائل میں سے زناتہ اور ان کی غالب اقوام اور ان میں یکے بعد دیگرے قائم ہونے والی جدید وقدیم حکومتوں کے حالات	
۲: فصل	۵۲
زناتہ کی نسبت اور اس کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف اور ان کے قبائل کی تعداد کے حالات کا بیان	
البتراء	
زناتہ کے نسب	
زناتہ کے نسابوں کا حال	۵۳
پہلی روایت	
بخت نصر	
بربریوں کے نسب میں جالوت کو شامل کرنا	
بنو فلسطین اور بنو اسرائیل کی جنگ زناتہ کے نسابوں کا انہیں حمیر سے قرار دینا	۵۴
تعداد انبیاء	۵۵
زناتہ کا عمالقہ سے ہونا	
زناتہ کا عمالقہ سے ہونا	
زناتہ کے قبائل وبطون	

عنوان	صفحہ
ورسیک کے بیٹے	
فرنی بن جانا کے بیٹے	
الدیرت بن جانا کے بیٹے	
زاکیا کے بیٹے	
دمر کے بیٹے	۵۶
ابوبکر کے حالات	
بنو آنش کے حالات	
دمرواردیرن	
بنو توجین	
۳: فصل	۵۸
زناتہ کے نام اور اس لفظ کے معنیٰ کے بیان میں زناتہ کی تحقیق	
۴: فصل	۵۹
اس قوم کی اولیت اور طبقات کے بیان میں	
افرنگی	
فتح جلولاء	
۵: فصل	۶۰
کاہنہ اور زناتہ میں سے ان کی قوم جراوہ کے حالات اور فتح کے وقت مسلمانوں کے ساتھ اس	

عنوان	صفحہ
کا سلوک	
حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ	
حسان بن نعمان	
جراوہ کا موطن	
کسیلہ کا قتل	۶۱
فصل: ۶	
اسلام میں زناتہ کی حکومتوں کے آغاز کے حالات اور مغرب اور افریقہ میں انہیں حکومت کا ملنا	
یمنی حکومت	۶۲
آلِ ابوطالب کا آلِ عباس سے حسد	
زناتہ کا حسد	۶۳
فصل: ۷	۶۴
زناتہ کا طبقہ اولیٰ ہم اسی سے بنی یفرن اور ان کے انساب و قبائل کے حالات اور افریقہ اور مغرب میں ان کی حکومتوں کے واقعات سے آغاز کرتے ہیں ان کے قبائل	
خوارج کے دین کی اشاعت	
ابوقرہ	
فصل: ۸	۶۶
ابوقرہ اور اس کی قوم کو تلمسان میں جو حکومت حاصل تھی اس کے حالات اور اس کا آغاز و انجام	
میسرہ کا قتل	
ابن الاشعث	

عنوان	صفحہ
برابرہ کی بغاوت	
عمرو بن حفص کی بغاوت	۶۷
فصل: ۹	
بنی یفرن میں سے ابویزید خارجی صاحب الحمار کے حالات اور شیعوں کے ساتھ اس کے معاملے کا آغاز و انجام	
ابن الرقیق	
کیداد	
ابویزید کی گرفتاری	۶۸
اور اس کی آمد	
حاکم باغیہ کی نگرانی	
اربض پر قبضہ	۶۹
بشری الصقلی	
نواح افریقہ پر فوج کشی	
اہل قیروان کا وفد	
میسور کی روانگی	
ابوعمار کا ابویزید کو ملامت کرنا	۷۰
ایوب کی باجہ کو روانگی	
حسن بن علی	۷۱
سوسہ کا محاصرہ	
قیروان پر منصور کا قبضہ	
محمد بن خزر کا اطاعت کرنا	
طبنہ کی طرف روانگی	
بسکرہ کی طرف روانگی	
منصورہ کا تعاقب جاری رکھنا	
قلعہ جبل میں ابویزید کا محصور ہونا	۷۲

عنوان	صفحہ
ابوعمار نابینا کا قتل	
ابویزید کی وفات	
لواتہ کا فرار	
فضل کا فرار	
ایوب بن ابویزید کا قتل	۷۳
فصل: ۱۰	
مغرب اوسط اور اقصیٰ میں بنی یفرن کی پہلی حکومت کے حالات اوران کے امور کا آغاز و انجام	
ابوقرہ المنترنی	
محمد بن ذر	
عبدالرحمٰن الناصر	
تاہرت پر چڑھائی	۷۴
سلطان یعلیٰ کی عظمت	
جوہر الصقلی امیر زناتہ	
فصل: ۱۱	
مغرب اقصیٰ میں سلا میں بنی یفرن کی دوسری حکومت کے حالات اوراس کی اولیت اور گردش کا زمانہ	۷۵
الحکم المستنصر	
مغرب میں امویوں کی دعوت	
قرطبہ میں بربری فوج کا اجتماع	
جعفر پر مصیبت	۷۶
سجلماسہ پر چڑھائی	
بلکین بن زیری	
عسکلاجہ	

عنوان	صفحہ
حسن بن احمد	۷۷
بدوی بن یعلی	
ابویداس بن دوناس	
حسن بن عبدالودود	
ابوالبہار بن زیری	۷۸
زیری اور بدوی کے درمیان جنگ	
حمامہ بن زیری	
امیر ابوالکمال تمیم بن زیری	
حماد	۷۹
خلافت میں ابتری	
المستعین	
فصل: ۱۲	۸۱
ابونور بن ابوقرہ کے حالات اوراندلس میں اسے ایام الطوائف میں جو حکومت حاصل تھی اس کا تذکرہ	
ابن عباد	
ابونصر	
فصل: ۱۳	
بنی یفرن کے بطون میں سے مرنجیصہ کے حالات کی تفصیل	
الکعوب	۸۲
بنومرین	
فصل: ۱۴	۸۳
زناتہ کے طبقہ اولیٰ میں سے مفراوہ اورانہیں	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مغرب میں جوحکومتیں حاصل تھیں ان کے حالات اور		مقاتل کی وفات	
اس کا آغاز اور گردش حالات		ابن ابی عامر کے پاس شکایات	۹۱
ان کے شعوب وبطون		بدوی بن یعلی اور بنی یفرن	
صولات بن وزمار		ہشام المؤید کے نام کا خطبہ	۹۲
صولات کی وفات	۸۴	خلوف بن الاکبر	
مشرق میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ		بدوی کا قتل	
ادریس الاکبر		زیری اور ابوالبہار کی جنگ	۹۳
فلفول بن خزر		منصور کو فتح کی اطلاع	
حمید بن یعلی	۸۵	وجدہ شہر کی حد بندی	
تامرت پر قبضہ		منصور اور زیری کے درمیان بگاڑ	
اسماعیل	۸۶	واضح کی روانگی	۹۴
معبد بن خزر		اصیل اور نکور پر قبضہ	
فتوح بن الخیر		منصور کی قرطبہ کو واپسی	
الناصر المروانی کی وفات		عبدالملک کی طنجہ پر چڑھائی	
الحکم المستنصر		زیری کی فاس کو روانگی	
بلکین بن زیری		مغرب پر عبدالملک کی حکمرانی	۹۵
جعفر بن علی	۸۷	مظفر بن المعز بن زیری کی واپسی	
فصل:۱۵		ابوسعید بن خزرون	
	۸۹	زاوی بن زیری کا امان طلب کرنا	
مغراوہ کے طبقہ اولیٰ میں سے آل زیری بن عطیہ		زیری بن عطیہ کی علالت	۹۶
کے حالات جو فاس اور اس کے مضافات کے		المعز بن زیری کی بیعت	
بادشاہ تھے اور انہیں مغرب اقصیٰ میں بھی حکومت		منصور کی وفات	
ودولت حاصل تھی' اس کا آغاز اور گردش حالات		المعز کی شکست	۹۷
آل خزر کے امراء		حماد بن المعز	
محمد بن الخیر		ابوالکمال تمیم بن زیری کا فاس پر قبضہ	
الحکم بن ابی عامر	۹۰	ابوالعطاف کا فاس پر قبضہ	۹۸
مقاتل اور زیری		دوناس کی وفات	

عنوان	صفحہ
باب الحجیبہ	
مرابطین لمتوز	
معتصر بن حماد	
یوسف بن تاشفین	۹۹
تمیم بن معتصر	
۱۶: فصل	۱۰۱
مفراوہ کے طبقہ اولیٰ میں سے ملوک سجلماسہ بنی خزرون کے حالات اور ان کی حکومت کا آغاز و انجام	
خزرون بن فلفول	
مروانیوں کی پہلی حکومت	
زیری بن مناد	
دانودین بن خزرون کی غارت گری	
دانودین کا امان طلب کرنا	۱۰۲
المعز بن زیری کی مغرب کو واپسی	
مسعود بن دانودین	
عبداللہ بن یاسین	
۱۷: فصل	
طبقہ اولیٰ میں سے بنی خزرون بن فلفول کے ملوک طرابلس کے حالات اور ان کا آغاز و انجام	۱۰۴
حسن بن عبدالودود	
سعید بن خزر بن فلفول	
بادلیس بن منصور	۱۰۵
بادلیس کی قیروان کو واپسی	
فلفول بن سعید کا طرابلس پر قبضہ	
تمصولہ کا مصر جانا	۱۰۶
فتوح بن علی	
فلفول کی طرابلس میں آمد	
وردا بن سعید	
خزرون بن سعید	۱۰۷
ورداء بن سعید کی طرابلس پر چڑھائی	
مقاتل بن سعید	
سلطان اور حمار کی جنگ	
حسن بن محمد کی سازش	
عبیداللہ بن حسن کی بغاوت	۱۰۸
قصر عبداللہ میں خلیفہ کی آمد	
المعز کی زناتہ پر چڑھائی	
ابو محمد ایتجانی	
واقعہ میں اشتباہ	۱۰۹
المنتصر بن خزرون	
ضہاجہ کی حکومت میں اختلال	
۱۸: فصل	۱۱۰
طبقہ اولیٰ میں سے آل خزر کے ملوک تلمسان میں بنی یعلی کے حالات اور ان کی بعض حکومتوں کی آمد اور ان کا انجام	
محمد اور یعلی بن محمد	
زیری کی خود مختاری اور وفات	۱۱۱
المعز کی خود مختاری	
یعلی بن محمد کی تلمسان میں آمد	
ہلالی عربوں کی افریقہ میں آمد	
ابو سعید بن خلیفہ	

عنوان	صفحہ
مرابطین	۱۱۲
یوسف بن تاشفین کا تلمسان کو فتح کرنا	
فصل: ۱۹	
مفراوہ کے امرائے اغمات کے حالات	
اغمات پر مرابطین کا غلبہ	
فصل: ۲۰	
طبقہ اولیٰ کے قبائل مفراوہ میں سے بنی سنجاس‘ ریفہ اور بنی ورا کے حالات اور گردشِ احوال	۱۱۳
بنو سنجاس	
محمد بن ابی العرب	
بنو ریفہ	۱۱۴
ابن غانیہ	
مسعود بن عبداللہ	۱۱۵
لقواط	
بنو ورا	
فصل: ۲۱	
مفراوہ کے بھائیوں بنی یرنیان کے حالات اور گردشِ احوال	۱۱۶
بنو مطاط	
بنو مزین کی مغرب میں آمد	
الوزیر ابراہیم بن عیسیٰ	
فصل: ۲۲	
قبائل زناتہ میں سے وجدیجن اور اوغمرت کے	۱۱۷

عنوان	صفحہ
حالات اور ان کا آغاز اور گردشِ احوال	
وجدیجن	
امیر عنان	
اوغمرت	۱۱۸
فصل: ۲۳	۱۱۹
بطون زناتہ میں سے بنی دارکلا اور صحرائے افریقہ میں ان کی طرف منسوب شہر کے حالات اور ان کی گردشِ احوال	
امیر ابوزکریا بن ابی حفص کی خودمختاری	۱۲۰
فصل: ۲۴	۱۲۱
بطون زناتہ میں سے دمراوران میں سے اندلس میں حکمران بننے والوں کے حالات اور اس کا آغاز وانجام	
بنو ورغمہ	
بنی دانیدین	
المستعین کے خلاف بربریوں کی جتھہ بندی	
نوح الدمری	
المعتقد کی گرفتاری	۱۲۲
فصل: ۲۵	
بنی دمر کے بطن بنی برزال کے حالات اور اندلس میں قرمونہ اور اس کے مضافات میں ان کا حال اور آغاز اور انجام	
جعفر بن معد کی بغاوت	
منصور بن ابی عامر کی خودمختاری	۱۲۳

عنوان	صفحہ
جعفر بن یحییٰ کا قتل	
قرطبہ سے بنی حمود کی حکومت کا خاتمہ	
عبداللہ کی وفات	
محمد بن اسحاق اور المعتقد کے درمیان جنگ	۱۲۴
فصل: ۲۶	
طبقہ اولیٰ میں سے بنی وماتو اور بنی یلومی کے حالات اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت حاصل تھی اس کا آغاز وانجام	
الناصر بن علناس	۱۲۵
تلمسان پر مرابطین کا قبضہ	
عبدالمؤمن کی مغرب اوسط پر چڑھائی	
بنی وماتو پر حملہ	۱۲۶
زناتہ کی بغاوت	
بنو یلومی اور بنو توجین کا جھگڑا	
بنی وماتو کا بطن بنو یامدس	
عبیداللہ	۱۲۷
فصل: ۲۷	
زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے حالات اور ان کے انساب وقبائل کا تذکرہ اور ان کا آغاز وانجام	۱۲۸
ابویزید النکاری	
موسیٰ بن ابی العافیہ	
اس طبقہ کے بطون	
بنو ورتاجن	۱۲۹
بنو مرین	
بنو یادین	

عنوان	صفحہ
بنو واسین	۱۳۰
بنی عبدالواد کے متعلق مؤرخین کا قول	
فصل: ۲۸	۱۳۲
حکومت سے قبل اس طبقہ کے حالات اور ان کی گردشِ احوال اور سلطنت وحکومت پر ان کا غلبہ	
بنی ہلال بن عامر	
بنو راشد	۱۳۲
مغرب اوسط پر موحدین کا غلبہ	
بنو مرین اور بنو عبدالواد	
فصل: ۲۹	۱۳۴
طبقہ ثانیہ سے اولاد مندیل کے حالات اور انہوں نے اپنی مغراوہ قوم کو ان کے وطن اول شلب اور مغرب اوسط کے نواح میں جو دوبارہ حکومت لے کر دی اس کا ذکر	
ابوناس اور رجیع بن عبدالصمد	۱۳۵
عبدالرحمٰن	
مندیل اور تمیم	
اہل منیجہ	۱۳۶
یغمراسن بن زیان	
محمد بن مندیل	۱۳۷
بغاوت کا واقعہ	
محمد بن مندیل کی وفات	
بغاوت کا واقعہ	
محمد بن مندیل کی وفات	
ثابت بن مندیل	۱۳۸

عنوان	صفحہ
یغمراسن کی وفات	
معمر بن ثابت	۱۳۹
راشد بن محمد	
اہل مازونہ کی سازش	
علی اور حمو	۱۴۰
یوسف بن یعقوب	
ابوحمو موسیٰ بن عثمان	
سلطان کا الحضرۃ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کرنا	
یعقوب بن خلوف کی وفات	۱۴۱
بنو منیف اور ابن دیعزن	
علی بن راشد	
مغرب اوسط پر سلطان ابوالحسن کا غلبہ اور آل زیان کا خاتمہ	
سلطان ابوالحسن کی افریقہ اور بجایہ کی طرف آمد	
علی بن راشد کی خودکشی	۱۴۲
بنی مرین کی تلمسان کو دوبارہ واپسی	
بنی مرین کی تلمسان کی طرف تیسری بار آمد	
ابوبکر بن غازی	۱۴۳
فصل: ۳۰	
طبقہ ثانیہ میں سے بنی عبدالواد کے حالات اور تلمسان اور بلادِ مغرب میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا ذکر اور آغاز و انجام	۱۴۵
عبدالمومن اور موحدین تلمسان کے نواح میں	
ان کے بطون	

عنوان	صفحہ
بنو القاسم	
عبدالحق بن منغفاد	۱۴۶
بنو مطہر	
بنو علی	
بلادِ مغرب اوسط پر موحدین کا قبضہ	
بنو کمین کا فرار	۱۴۷
جابر بن یوسف	
سید ابوسعید	
عثمان بن یوسف	۱۴۸
بنو مطہر کا حسد	
فصل: ۳۱	
تلمسان اور اس کی فتح کے ہم تک پہنچنے والے حالات اور وہاں پر بنی عبدالواد کی مضبوط حکومت کا قیام	۱۵۰
ابوالمہاجر	
ادریس الاکبر	
سلیمان بن عبداللہ	۱۵۱
ادریس الاصغر کی وفات	
مغرب اوسط پر شیعوں کا قبضہ	
المعز بن زیری کی امارت	
عبدالمومن کا لمتونہ پر غلبہ	۱۵۲
سید ابوحفص	
سید ابوعمران موسیٰ بن امیر المومنین یوسف سید ابو زید	
ارشکول اور تاصرت کی بربادی	۱۵۳

عنوان	صفحہ
۳۲: فصل	۱۵۴
تلمسان اور اس کے مضافات میں یغمراسن بن زیان کے خود مختار حکومت قائم کرنے کے حالات نیز اس نے اپنی قوم کے لئے حکومت کو کیسے ہموار کیا اور اسے اپنے بیٹوں کی وراثت بنایا	
یغمراسن بن زیان کی امارت	
۳۳: فصل	۱۵۵
امیر ابوزکریا کا تلمسان پر قبضہ کرنا اور یغمراسن کا اس کی دعوت میں شامل ہونا	
یغمراسن کے خلاف فریاد	
شہر میں موحدین کی فوجوں کا ڈیرہ	۱۵۶
یغمراسن کی غارت گری	۱۵۷
۳۴: فصل	۱۵۸
حاکم مراکش السعید کی جبل تامزردکت میں یغمراسن کے ساتھ جنگ اور ہلاکت	
ملوک وعساکر کی تیاری	
یغمراسن کا وزیر سعید کے دربار میں چھاؤنی میں لوٹ مار اور مصحف عثمانی	
۳۵: فصل	۱۵۹
بقیہ دورِ حکومت میں اس کے اور بنی مرین کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات	۱۶۰
سعید کی وفات	
ابویحییٰ کا حملہ	
۳۶: فصل	۱۶۱
نصاریٰ کے واقعہ کے حالات	
یغمراسن کا ان پر حملہ	
نصاریٰ کا واقعہ	۱۶۲
۳۷: فصل	
سجلماسہ پر یغمراسن کے غلبے اور پھر اس کے بعد اس کے بنی مرین کی حکومت میں شامل ہونے کے حالات	
۳۸: فصل	۱۶۳
یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ یغمراسن کی جنگوں کے حالات	
بنی عبدالواد سے جنگ	۱۶۴
۳۹: فصل	
مغراوہ اور توجین کے ساتھ یغمراسن کے حالات اور ان کے درمیان ہونے والے واقعات	
بنو عبدالواد کا نواح تلمسان پر قبضہ	
امیر ابوزکریا ابن ابی حفص	۱۶۵
یغمراسن اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان جنگ	
مغراوہ کے ساتھ اس کے واقعات	۱۶۶
۴۰: فصل	
زعیم بن مکن کو مستغانم شہر کا اشتیاق	

عنوان	صفحہ
فصل: ۴۱	۱۶۸
یعقوب بن عبدالحق کی جنگ اوراس کے محاصرہ کے بارے میں یغمراسن کا ابن الاحمر اور طاغیہ کے ساتھ معاہدہ	
فصل: ۴۲	۱۶۹
خلفائے بنی حفص کے ساتھ یغمراسن کے واقعات' جوتلمسان میں ان کی دعوت کو قائم کرتا اوراپنی قوم کوان کی اطاعت میں لگاتا تھا	
امیر ابوزکریا کی وفات	
امیر ابواسحاق کی وفات	۱۷۰
محمد بن ابی ہلال کی بغاوت	
امیر ابوزکریا اور ابن امیر ابواسحاق کی تلمسان میں ملاقات	
امیر ابوزکریا کا فرار	
فصل: ۴۳	۱۷۱
یغمراسن کی وفات اور اس کے بیٹے عثمان کی ولایت اور اس کی حکومت میں ہونے والے واقعات	
فصل: ۴۴	۱۷۲
مفراوہ اور بنی توجین کے ساتھ عثمان بن یغمراسن کے حالات و واقعات اوران کی بہت سی عملداریوں اور قلعوں پراس کا قبضہ	
فصل: ۴۵	۱۷۴
بجایہ سے جنگ کے حالات اوراس کے اسباب	
فصل: ۴۶	۱۷۵
بنی مرین کے ساتھ دوبارہ جنگ کرنے اور تلمسان سے طویل محاصرے کے حالات و واقعات	
مفراوہ کا یوسف بن یعقوب کے پاس جانا	
ابو یحییٰ بن یعقوب کا ندرومہ پر قبضہ	
فصل: ۴۷	۱۷۶
ملک عثمان بن یغمراسن اوراس کے بیٹے ابوزیان کی حکومت کے حالات اور اس کا اس کے بعد محاصرہ کا اپنی انتہاء کو پہنچنا	
علامہ محمد بن ابراہیم ایلی	۱۷۷
زبردست گرانی	
بنی یغمراسن کے محافظوں کی فوج کی ہلاکت	۱۷۸
فصل: ۴۸	۱۷۹
محاصرہ کے بعد دورِ حکومت تک سلطان ابوزیان کے حالات	
السرسو پر حملہ	
فصل: ۴۹	۱۸۰
تلمسان کے منابر سے حفصی دعوت کے ناپید ہونے کے حالات	

عنوان	صفحہ
فصل: ۵۰	۱۸۱
ابوحمو الاوسط کی حکومت کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات	
فصل: ۵۱	۱۸۲
زیریم بن حماد کا برشک کی سرحد سے برطرف ہونا اور اس سے پہلے کے حالات	
فصل: ۵۲	۱۸۳
الجزائر کی اطاعت اور وہاں سے ابن علان کی دستبرداری کے حالات اور اس کی اولیت کا بیان	
ابوزکریا الاوسط	۱۸۴
ابن علان	
فصل: ۵۳	۱۸۵
فرمانروائے مغرب کی تلمسان پر چڑھائی اور اس کی اوّلیت	
فصل: ۵۴	۱۸۹
آغازِ محاصرۂ بجایہ کے حالات اور اس کے سبب کی وضاحت	
ابن خلوف کی وفات	
فصل: ۵۵	۱۸۷
بلادِ توجین میں محمد بن یوسف کی بغاوت کے حالات اور سلطان کی اس کے ساتھ معرکہ آرائی	

عنوان	صفحہ
فصل: ۵۶	۱۸۹
سلطان ابوحمو کے قتل ہونے اور اس کے بعد اس کے بیٹے ابوتاشفین کے حکمران بننے کے حالات	
ابوتاشفین	
بنوملاح	۱۹۰
ابوتاشفین کا حملہ	
سالارِ افواج موسیٰ بن علی	
فصل: ۵۷	۱۹۱
سلطان ابوتاشفین کا جبل وانشریس میں محمد بن یوسف پر حملہ کرنا اور اس پر غالب آنا	
فصل: ۵۸	۱۹۲
بجایہ کے محاصرے اور موحدین کے ساتھ ان طویل جنگوں کا بیان، جن میں اس کی موت واقع ہوئی اور اس کی سلطنت جاتی رہی اور کچھ عرصے کے لئے ان کی قوم سے حکومت کا خاتمہ ہوگیا	
سلطان ابویحییٰ کا جنگ کرنا	۱۹۳
موسیٰ بن علی	
ظاہر الکبیر کی وفات	۱۹۴
حمزہ بن علی کا ابوتاشفین کے پاس فریاد کرنا	
منصور ابویحییٰ	
سلطان ابوتاشفین کے ساتھ اہل بجایہ کی سازباز	
فصل: ۵۹	۱۹۵
بنی مرین کے درمیان دوبارہ جنگ ہونے اور تلمسان میں	

عنوان	صفحہ
ان کے محصور ہونے اور سلطان ابوتاشفین کے قتل ہونے کے حالات اور اس کا انجام	
سلطان ابو یحییٰ کے بیٹے کا سلطان ابوسعید پر غالب آنا	
ابوعلی کی بغاوت	۱۹۶
سلطان ابوالحسن کا اپنے بھائی پر غالب آکر اسے قتل کرنا	
ابوتاشفین کے جاسوس	۱۹۷
ابوزیان اور ابوثابت کا قتل ہونا	
فصل: ۶۰	۱۹۸
اس کی حکومت کے رجال' موسیٰ بن علی اور اس کے غلام ہلال کے حالات اور ان کی اولیت اور ان کے امور کا انجام اور ان کی شہرت کی وجہ سے ان کے ذکر کا اختصاص	
تاتاریوں کا بغداد پر قبضہ	
محمد بن عبدالعزیز	۱۹۹
سلمان کی وفات	
ہلال کا حسد	۲۰۰
ہلال پر ناراضگی	
یحییٰ بن موسیٰ	
ہلال	۲۰۱
فصل: ۶۱	۲۰۲
قیروان میں سلطان ابوالحسن کی مصیبت کے بعد عثمان بن جرار کے تلمسان کی حکومت پر حملہ کرنے کے حالات	

عنوان	صفحہ
فصل: ۶۲	۲۰۳
آل یغمراسن میں سے ابوسعید اور ابوثابت کی حکومت کے حالات اور اس میں ہونے والے واقعات کا بیان	
سلطان ابوالحسن کا افریقہ سے جنگ کرنا مفراوہ کا اپنے امیر علی بن راشد کے پاس اجتماع	۲۰۴
جبل الزاب میں برابرہ کا ان پر حملہ	
ابن عثمان کا تلمسان کی طرف فرار	
سلطان ابوثابت کی پہلی جنگ	۲۰۵
فصل: ۶۳	۲۰۶
الناصر بن سلطان ابوالحسن کے ساتھ ابوثابت کی جنگ اور اس کے بعد فتح دہران کے حالات	
عریف بن یحییٰ کا مغرب اقصیٰ کو جانا	
فصل: ۶۴	۲۰۸
تونس سے سلطان ابوالحسن کے پہنچنے اور الجزائر میں اترنے اور اس کے اور ابوثابت کے درمیان ہونے والی جنگوں کے حالات اور شکست کے بعد اس کے مغرب چلے جانے کے واقعات	
ونزمار کا فرار	۲۰۹
الناصر کا المریہ پر قبضہ	
فصل: ۶۵	۲۱۰
مفراوہ کے ساتھ ان کی جنگوں اور ابوثابت کے ان کے بلاد اور پھر الجزائر پر قبضہ کرنے کے	

عنوان	صفحہ
حالات اور اس کے بعد تنس میں علی بن راشد کے قتل کے واقعات	
الناصر کی افریقہ میں آمد	
مفراوہ کا محاصرہ	۲۲۱
فصل: ۶۶	
سلطان ابو عنان کے تلمسان پر قبضہ کرنے اور دوسری بار بنو عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات	
بنو عبدالواد کا جنگ پر اتفاق کرنا	۲۱۲
فصل: ۶۷	۲۱۳
سلطان ابو حمو الاخیر جس نے تیسری بار اپنی قوم کو حکومت دلوائی' اس کی حکومت اور اس کے عہد میں ہونے والے واقعات کے مفصل حالات	
ابو حمو اور اس کی فوج کا تلمسان کے میدان میں پڑاؤ	۲۱۴
فصل: ۶۸	
مغرب کی فوجوں کے آگے ابو حمو کے تلمسان سے بھاگنے اور پھر دوبارہ وہاں آنے کے حالات	
فصل: ۶۹	۲۱۵
عبداللہ بن مسلم کے اپنی عمل داری درعہ سے آنے اور بنی مرین کی حکومت سے ابو حمو تک وہاں قیام کرنے اور اس کے اسے وزارت دینے کے حالات اور اس کی اولیت اور انجام کے واقعات	

عنوان	صفحہ
عبداللہ بن مسلم	
ابو الفضل کی بغاوت	۲۱۶
فصل: ۷۰	۲۱۷
سلطان ابو سالم کے تلمسان پر قبضہ کرنے اور سلطان ابو تاشفین کے پوتے ابو زیان کو وہاں کا حاکم بنانے کے بعد اکیلے مغرب کی طرف واپس جانے کے حالات اور اس کی حکومت کا آغاز و انجام	
سلطان ابو حمو اور عبداللہ بن مسلم کا تلمسان جانا	۲۱۸
فصل: ۷۱	
ابو زیان بن سلطان ابو سعید کے مغرب سے اپنی حکومت کی جستجو میں آنے کے حالات اور اس کے کچھ واقعات	
عبدالحلیم کی فاس پر چڑھائی	۲۱۹
فصل: ۷۲	۲۲۰
سلطان ابو تاشفین کے پوتے ابو زیان کے دوسری بار مغرب سے تلمسان کی حکومت کی جستجو میں آنے کے حالات اور اس کے کچھ واقعات	
عبداللہ بن مسلم پر طاعون کا حملہ	
فصل: ۷۳	۲۲۱
مغرب کی سرحدوں پر سلطان ابو حم کی چڑھائی کے حالات	

عنوان	صفحہ
فصل: ۷۴	
سلطان ابوحمو کی بجایہ پر چڑھائی اور اس کا اس پر مصیبت ڈالنا	۲۲۲
ابوزیان کے حالات	
ابوزیان کے حالات	
ابوالعباس کا حملہ	۲۲۳
ابوحمو کا حملہ	
فصل: ۷۵	
بلادِ حصین کی شرقی جانب ابوزیان کے بغاوت کرنے اور المریہ' الجزائر اور ملیانہ پر متغلب ہو جانے اور اس کے ساتھ جو معرکے ہوئے ان کے حالات وواقعات	۲۲۴
سلطان ابوحمو کا بلادتوجین پر حملہ	۲۲۵
سلطان ابوحمو اور خالد کی جنگ	۲۲۶
سلطان ابوحمو اور ابوبکر کی جنگ	
فصل: ۷۶	
سلطان عبدالعزیز کے تلمسان پر چڑھائی کر کے اس پر قابض ہونے اور بلادِ الزاب میں الدوس مقام پر ابوحمو اور بنی عامر کے مصیبت میں پڑ جانے اور ابوزیان کے تیطری سے نکل کر ریاح کے قبائل میں جانے کے حالات	۲۲۷
سلطان عبدالعزیز کا تلمسان پر حملہ	۲۲۸
فصل: ۷۷	۲۲۹
مغرب اوسط کے اضطراب اور ابوزیان کے تیطری کی طرف واپس آنے اور ابوحمو کے تلمسان پر چڑھائی کرنے' پھر ان دونوں کے شکست کھانے اور بقیہ نواح میں دھتکارے جانے کے حالات	
سلطان عبدالعزیز کا خالد کی طرف فوج بھیجنا	۲۳۰
سلطان عبدالعزیز کی وفات	
فصل: ۷۸	۲۳۱
سلطان ابوحمو الاخیر کی تلمسان کی طرف واپسی اور بنی عبدالواد کو تیسری بار حکومت ملنے کے حالات	
فصل: ۷۹	۲۳۲
ابوزیان بن سلطان ابی سعید کی بلادحصین کی طرف واپسی اور پھر وہاں سے اس کے خروج کے حالات	
محمد بن عریف کی سفارت	
فصل: ۸۰	۲۳۳
عبداللہ بن صغیر کے حملہ کرنے اور ابوبکر بن عریف کے بغاوت کرنے اور ان دونوں کے امیر ابوزیان کی بیعت کرنے اور ابوبکر کے اطاعت کی طرف رجوع کرنے کے حالات	
فصل: ۸۱	۲۳۴
مغرب سے خالد بن عامر کے پہنچنے اور اس کے اور سوید اور ابی تاشقین کے درمیان جنگ برپا ہونے اور اس میں عبداللہ بن صغیر اور اس کے	

عنوان	صفحہ
بھائیوں کے ہلاک ہونے کے حالات	
فصل: ۸۲	۲۳۵
سالم بن ابراہیم کے بغاوت کرنے اور باوجود اختلاف کے خالد بن عامر کی مدد کرنے اور دونوں کے امیر ابوزیان کی بیعت کرنے، پھر خالد کی وفات پا جانے اور سالم کے اطاعت کی طرف مراجعت کرنے اور ابوزیان کے بلاد الجرید کی طرف جانے کے حالات	
ملیانہ کا محاصرہ	۲۳۶
ابوحمو کی تلمسان واپسی	۲۳۷
ملیانہ اور دھران پر المنتصر اور ابوزیان کی تقرری	
ابوزیان کا تونس جانا	۲۳۸
فصل: ۸۳	
سلطان کا مضافات کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کرنا اور ان کے درمیان حسد کا پیدا ہونا	
فصل: ۸۴	۲۳۹
ابوتاشفین کا اپنے باپ کے کاتب یحییٰ بن خلدون پر حملہ کرنا	
فصل: ۸۵	۲۴۰
مغرب اوسط کی سرحدوں پر ابوحمو کی چڑھائی اور اس کے بیٹے ابوتاشفین مکناسہ میں جہات میں داخلہ	
یوسف بن علی کی بغاوت	

عنوان	صفحہ
ابوحمو کا محاصرۂ تازی	
فصل: ۸۶	۲۴۱
حاکم مغرب سلطان ابوالعباس کا تلمسان پر حملہ کرنا اور اس پر قبضہ کرنا اور ابوحمو کا جبل تاجموت میں قلعہ بند ہونا:	
فصل: ۸۷	۲۴۲
سلطان ابوالعباس کی مغرب کی طرف واپسی اور اس کی حکومت میں اختلال اور سلطان ابوحمو کا اپنی سلطنت تلمسان کی طرف واپس آنا	
فصل: ۸۸	۲۴۳
سلطان ابوحمو کی اولاد کے درمیان از سرنو حسد کا پیدا ہونا اور ابوتاشفین کا اس وجہ سے ان سے اور اپنے باپ سے کھلم کھلا مقابلہ کرنا	
فصل: ۸۹	۲۴۴
سلطان ابوحمو کی دستبرداری اور اس کے بیٹے ابوتاشفین کا حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لینا اور اسے قید کر دینا:	
فصل: ۹۰	۲۴۵
سلطان ابوحمو کا قید سے نکلنا پھر اس کا گرفتار ہونا اور مشرق کی طرف جلاوطن ہونا	

عنوان	صفحہ
فصل: ۹۱	۲۴۶
سلطان ابوحمو کا کشتی سے بجایہ اترنا اور تلمسان پر اس کا قبضہ کرنا اور ابوتاشقین کا مغرب جانا	
سلطان ابوحمو کا متیجہ میں اترنا	
فصل: ۹۲	۲۴۷
بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ ابوتاشقین کا حملہ کرنا اور سلطان ابوحمو کا قتل ہونا	
ابوتاشقین کا محمد بن یوسف سے معاہدہ	
فصل: ۹۳	۲۴۸
ابوزیان بن ابوحمو کا تلمسان کے محاصرہ کے لئے جانا' پھر وہاں سے اس کا بھاگنا اور حاکم مغرب کے پاس چلا جانا	
فصل: ۹۴	
ابوتاشقین کی وفات اور حاکم مغرب کا تلمسان پر قبضہ کرنا	۲۴۹
یوسف بن ابی حمو	
فصل: ۹۵	
حاکم مغرب ابوالعباس کی وفات اور ابوزیان بن ابوحمو کا تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کرنا	۲۵۰
فصل: ۹۶	۲۵۲
بنو القاسم بن عبدالواد کے بطن بنی کمی کے حالات کہ وہ بنی مرین کی طرف کیسے آئے اور نواح	

عنوان	صفحہ
مراکش اور ارضِ سوس میں انہیں جو ریاست حاصل تھی اس کا بیان	
عبداللہ بن کندوز' المنتصر کے دربار میں	۲۵۳
تارودنت کی تباہی	
یعقوب بن موسیٰ کی وفات	
فصل: ۹۷	۲۵۴
بنو راشد بن محمد بن یادین کے حالات اور ان کی اولیت اور گردشِ احوال کا بیان	
مقاتل بن وترمار	۲۵۵
فصل: ۹۸	۲۵۷
بنو یادین کے قبائل میں سے بنی توجین کے حالات جو زناتہ کے طبقہ ثالثہ میں سے تھے اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت حاصل تھی اس کا بیان اور اس کا آغاز و انجام	
لقمان بن المعتز	
عطیۃ الحیو کی وفات	۲۵۸
بنو توجین کے مشہور بطون	
قلعہ مرات	
ابوزکریا کی تلمسان پر چڑھائی	۲۵۹
عبدالقوی کی وفات	
یغمراسن اور محمد بن عبدالقوی کی جنگ	
افرنجہ کے نصاریٰ	۲۶۰
یعقوب بن عبدالحق کا تلمسان پر حملہ	
یغمراسن کی وفات	۲۶۱
لمدیہ کے قلعے پر محمد کا قبضہ	

عنوان	صفحہ
بنی یدللقن کا قلعہ جعبات اور قلعہ تادغزدت پر قبضہ	
عثمان اور محمد بن عبدالقوی کے درمیان جنگ	۲۶۲
موسیٰ بن محمد امیر توجین	
عمر بن اسماعیل بن محمد	
موسیٰ بن زرارہ	
عثمان کا لمدیہ پر حملہ	
یوسف بن زیان کی بیعت	۲۶۳
یوسف بن یعقوب کی وفات	
بنو مرین کا مغرب اوسط پر قبضہ	۲۶۴
نصر بن عمر	۲۶۵
فصل: ۹۹	۲۶۶
بنو سلامہ جو قلعہ تادغزوت کے مالک اور اس طبقہ ثانیہ میں سے بطون توجین کے بنی یدللقن کے رؤسا تھے کے حالات اوران کی اولیت اور انجام	
عثمان بن یغمراسن	
سلیمان بن سعد کی امارت	۲۶۷
فصل: ۱۰۰	۲۶۸
طبقہ ثالثہ میں سے بنی توجین کے بطن بنی یرناتن کے حالات اور انہیں جو تصرف اور امارت حاصل تھی اس کا اور ان کی اولیت اور انجام کا بیان	
نصر بن علی	۲۶۹
فصل: ۱۰۱	۲۷۱
بنی مرین اور ان کے انساب وشعوب اور مغرب میں انہوں نے جو حکومت وسلطنت حاصل کی جس نے بقیہ زناتہ کو شاہی کاموں پر متعین کیا اور دونوں کناروں میں تخت ہائے حکومت کا انتظام اوران کے حالات اور آغاز وانجام	
فصل: ۱۰۲	۲۷۲
سجلماسہ اور بلاد قبلہ کی فتح کے حالات اور اس میں ہونے والے حالات	
فصل: ۱۰۳	۲۷۴
عبدالحق بن محیو کی امارت جو اس کے بیٹوں میں بھی قائم رہی اور اس کے بعد اس کے بیٹے عثمان کی امارت پھر ان دونوں کے بعد اس کے بھائی محمد بن عبدالحق کی امارت کے حالات اور اس میں ہونے والے حالات	
بنو مرین کا تازی پر حملہ	۲۷۵
عبدالحق کی وفات	
عثمان بن عبدالحق کی امارت	
ضواعن زناتہ سے جنگ	۲۷۶
عبدالحق کی امارت	
محمد بن عبدالحق اور رومی سالار کا مقابلہ	۲۷۷
رشید بن مامون کی وفات	
فصل: ۱۰۴	۲۷۸
امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کی حکومت کے حالات جو اپنی قوم بنی مرین کی عمارت دینے والا اور شہروں کا فاتح اور اپنے بعد آنے والے امراء کے لئے	

عنوان	صفحہ
شاہانہ مثانیوں یعنی آلہ وغیرہ کا قائم کرنے والا تھا	
ابو یحییٰ کی خود مختاری	۲۷۹
بنو واطاس کا ابو یحییٰ پر حملہ کا ارادہ کرنا	
امیر عبداللہ بن سعید کی وفات	۲۸۰
ابو محمد الفشتالی	۲۸۱
تازی سے جنگ	
امیر ابو یحییٰ کا فاس پر قبضہ	
عبدالحق کی ہلاکت	۲۸۲
فصل: ۱۰۵	۲۸۳
امیر ابو یحییٰ کے شہر سلا پر متغلب ہونے اور اس کے قبضے سے اس کے واپس ہونے اور اس کے بعد مرتضیٰ کے شکست کھانے کے حالات	
محمد کے لڑکے	
حمامہ کی امارت	
عبدالمؤمن کی تاشقین پر چڑھائی	
محیو کی وفات	۲۸۴
فصل: ۱۰۶	
ابو یحییٰ کی وفات کے حالات اور اس کے بعد اس کے بھائی یعقوب بن عبدالحق کے حکومت کو مخصوص کر لینے سے جو واقعات رونما ہوئے ان کا بیان	۲۸۵
یعقوب اور عمر کی جنگ	۲۸۶
فصل: ۱۰۷	
شہر سلا پر دشمن کے اچانک حملے اور اسے اس کے ہاتھوں سے چھڑانے کے حالات	
سلا پر حملہ	۲۸۷
یعقوب بن عبداللہ قلعہ علودان میں	
فصل: ۱۰۸	۲۸۸
سلطان یوسف کے دارالخلافہ مراکش اور عناصر حکومت سے جنگ کرنے اور ابو دبوس کے اس کے پاس آنے کے اثرات اور اس کے اسے امیر مقرر کرنے اور اس کے ہاتھوں مرتضیٰ کے ہلاک ہونے اور پھر اس کے خلاف بغاوت کرنے کے حالات	
مرتضیٰ پر حملہ	۲۸۹
فصل: ۱۰۹	
ابو دبوس کے اکسانے پر سلطان یعقوب بن عبدالحق اور یغمراسن بن زیان کے درمیان جنگِ تلاغ کے برپا ہونے کے حالات	
فصل: ۱۱۰	
سلطان یعقوب بن عبدالحق اور آلِ ابی حفص میں سے خلیفہ تونس المنتصر کے درمیان سفارت و مصالحت	۲۹۰
المنتصر	۲۹۱
فصل: ۱۱۱	
فتح مراکش اور ابو دبوس کی وفات اور مغرب سے	۲۹۲

عنوان	صفحہ
موحدین کی حکومت کے خاتمے کے حالات	
سلطان ابو یوسف کا مراکش کی طرف کوچ	
فصل: ۱۱۲	۲۹۳
سلطان کا اپنے بیٹے ابو مالک کو حاکم مقرر کرنا اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس کے بیٹوں میں سے القرابہ کا اس کے خلاف بغاوت کرنا اور ان کے اندلس جانے کا حال	
فصل: ۱۱۳	۲۹۵
سلطان ابو یوسف کے تلمسان کی طرف مارچ کرنے اور ایسلی مقام پر اس کے یغمراسن اور اس کی قوم پر حملہ کرنے کے حالات	
وادی ایسلی میں جنگ	۲۹۶
تلمسان کا محاصرہ	
امیر ابو مالک	
فصل: ۱۱۴	۲۹۷
شہر طنجہ کے فتح ہونے اور اہل سبتہ کے اطاعت کرنے اور ان پر ٹیکس لگنے اور ان کے ساتھ ہونے والے واقعات	
المنتصر کے خلاف اہل سبتہ کی بغاوت	
طنجہ	۲۹۸
ابن الامیر کا فرار	
فصل: ۱۱۵	۲۹۹
سجلماسہ کے دوسری بار فتح ہونے اور بنی عبد الواد اور مقعلی عربوں میں سے المنبات کے پاس بزور قوت جانے کے حالات	
یغمراسن کی عہد شکنی	۳۰۰
سلطان ابو یوسف کا بلاد مغرب کو فتح کرنا	
فصل: ۱۱۶	۳۰۱
جہاد اور سلطان ابو یوسف کے نصاریٰ پر غالب آنے اور ان کے لیڈر ذننہ کے قتل ہونے اور ان سے ملتے جلتے واقعات کے حالات	
طاغیہ کا اندلس پر حملہ	۳۰۲
ابن اوفونش کا قرطبہ پر قبضہ	۳۰۴
ابن الاحمر کا اپنے بیٹے کو امیر مقرر کرنا	
ابن اشقیلولہ اور ابو اسحاق	۳۰۵
ابن الاحمر کی ناراضگی	
تعاقب کی اطلاع	
ذننہ کا سر ابن الاحمر کے دربار میں	۳۰۶
امیر المسلمین کی جنگ سے واپسی	
فصل: ۱۱۷	۳۰۷
فاس میں جدید شہر کی حد بندی کرنے کے حالات اور اس کے بقیہ واقعات ابن عطوش کی ہلاکت	
جبل وانشریس پر عثمان بن یغمراسن کا حملہ	۳۰۸
جبل وانشریس کا محاصرہ	
لمدیہ کی فتح	
اشبیلیہ سے جنگ	۳۰۹
شریش سے جنگ	
قرطبہ سے جنگ	۳۱۰

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۱۸	
ابن اشقیلولہ کے ہاتھ سے چھین کر سلطان کے شہر مالقہ پر قبضہ کرنے کے حالات	
ابن الاحمر کی وفات	۳۱۱
فصل: ۱۱۹	
ابن الاحمر کی اجازت سلطان ابو یوسف کے روکنے کے لئے ابن الاحمر اور طاغیہ کے ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ماوراء البحر سے یغمراسن بن زیان کے ان کے ساتھ اسے روکنے پر معاہدہ کرنے اور خرزوزہ میں سلطان کے یغمراسن پر حملہ کرنے کے حالات	۳۱۲
سلطان یعقوب بن عبدالحق کا دوبارہ اندلس جانا	۳۱۴
سلطان کا مراکش پر قبضہ	۳۱۵
ابن الاحمر اور طاغیہ کا اتحاد	۳۱۶
مسعود بن کانون کی بغاوت	
ابن الاحمر کے ساتھ جنگ کے حالات	۳۱۷
ابو یعقوب کا اپنے باپ کے دربار میں	
ابن الاحمر کا غرناطہ سے جنگ کرنا	
امیر المسلمین اور یغمراسن کی جنگ	۳۱۸
فصل: ۱۲۰	
طاغیہ کے خلاف اس کے بیٹے شانجہ کے بغاوت کرنے اور سلطان ابو یوسف کے طاغیہ کی مدد کے لئے جانے اور نصاریٰ کے پراگندہ ہو جانے کے حالات اور اس میں ہونے والی جنگوں کے	۳۱۹
واقعات	
فصل: ۱۲۱	
ابن الاحمر کے ساتھ مصالحت کرنے اور اس کی خاطر سلطان کے مالقہ سے دستبردار ہونے اور اس کے بعد از سر نو جنگ ہونے کے حالات	۳۲۱
طلیطلہ سے جنگ	
طاغیہ کی بغاوت	
فصل: ۱۲۲	
سلطان ابو یوسف کے چوتھی بار اندلس جانے اور شریش کے محاصرہ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے غزوات کے حالات	۳۲۲
اشبیلیہ سے جنگ	۳۲۳
قرمونہ پر غارت گری	۳۲۴
جزیرہ کیوثر سے جنگ	
فصل: ۱۲۳	
طاغیہ شانجہ کے آنے اور صلح کے طے ہونے اور اس کے زیر سایہ سلطان کے وفات پانے کے حالات	۳۲۵
ابن الاحمر کے ایلچیوں کا طاغیہ کے پاس جانا	۳۲۶
امیر المسلمین اور طاغیہ کی ملاقات	
فصل: ۱۲۴	
سلطان کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات اور اس کی حکومت کے آغاز	۳۲۷

عنوان	صفحہ
میں خوارج کے حالات	
محمد بن ادریس کی بغاوت	۳۲۸
عمر بن عثمان کی بغاوت	
فصل:۱۲۵	
وادیٔ آش کے سلطان کی اطاعت میں داخل ہونے اور پھر اس کے ابن الاحمر کی اطاعت میں واپس جانے کے حالات	۳۲۹
فصل:۱۲۶	
امیر ابو عامر کے بغاوت کرنے اور مراکش کی طرف جانے اور پھر اطاعت کی طرف واپس آنے کے حالات	۳۳۰
فصل:۱۲۷	
عثمان بن یغمراسن کے ساتھ از سر نو فتنہ پیدا ہونے اور سلطان کے شہر تلمسان کے ساتھ جنگ اور مقابلہ کرنے کے حالات	۳۳۱
یغمراسن بن زیان کی وفات	۳۳۲
یعقوب بن عبدالحق کی وفات	
فصل:۱۲۸	
طاغیہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جانے کے حالات	۳۳۳
فصل:۱۲۹	
ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور طریف کے معاملے میں اس کے طاغیہ کی مدد کرنے کے حالات	۳۳۴
قلعہ اصطبونہ سے جنگ	۳۳۵
فصل:۱۳۰	
ابن الاحمر کے سلطان کے پاس آنے اور طنجہ میں ان دونوں کے ملاقات کرنے کے حالات	۳۳۶
فصل:۱۳۱	
ریف کی جہات میں وزیر وساطی کے قلعہ تازوطا کو روندنے اور سلطان کے اس سے دستبردار ہونے کے حالات	۳۳۷
عمر کا منصور پر حملہ	۳۳۸
فصل:۱۳۲	
سلطان کے بیٹے ابو عامر کے بلاد الریف اور جہات غمارہ کی طرف آنے کے حالات	
فصل:۱۳۳	
تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات	۳۳۹
طاغیہ شانجہ کی وفات	
تلمسان سے جنگ	۳۴۰
فصل:۱۳۴	۳۴۱
تلمسان کے بڑے محاصرے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات	
محاصرہ دہران	
زیری باغی کی اطاعت	

عنوان	صفحہ
اہل مازونہ کی بغاوت	
راشد کی جنگ	
فصل: ۱۳۵	۳۴۲
بلاد مفرادہ کے فتح ہونے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات	
فصل: ۱۳۶	۳۴۴
بلاد توجین کے فتح ہونے اور اس سے ملے جلے واقعات کے حالات	
فصل: ۱۳۷	۳۴۵
تونس اور بجایہ کے افریقی ملوک کی زناتہ سے خط وکتابت کرنے کے حالات وواقعات	
سلطان یوسف بن یعقوب کا تلمسان کی ناکہ بندی کرنا	
فصل: ۱۳۸	۳۴۷
مشرقِ وسطیٰ کے ملوک کی خط وکتابت تحائف اور سلطان کے پاس امرائے ترک کی آمد کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات	
سلطان کے تحائف کا حاکم مصر الناصر محمد بن قلادون الصالحی کے پاس پہنچنا	
صحرا میں لوٹ مار	۳۴۸
ملک الناصر کا عتاب نامہ	۳۴۹

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۳۹	۳۵۰
ابن الاحمر کے بغاوت کرنے اور رئیس سعید کے ستبہ پر قبضہ کرنے اور غمارہ میں عثمان بن العلاء کے خروج کرنے کے حالات	
سلطان کا اندلس کے پیادوں اور تیر اندازوں سے مدد دینا	
ابن الاحمر کا سلطان کی مدافعت کیلئے تیاری کرنا	۳۵۱
رئیس ابوسعید کی خودمختاری	۳۵۲
فصل: ۱۴۰	
بنی عبدالواد میں سے بنی کمی کے بغاوت کرنے اور ارضِ سوس میں ان کے خروج کرنے کے حالات	
کندوز کا قتل	
عبداللہ بن کندوز کی وفات	۳۵۳
ابن خلدون سے اولادِ عبدالرحمٰن کے ایک بڑے شیخ کی ملاقات	
فصل: ۱۴۱	۳۵۴
ابوالملیانی کی تلبیس سے مصاعدہ کے مشائخ کی وفات کے حالات	
احمد بن الملیانی کا امیر مراکش کو خط لکھنا	
سلطان یعقوب کا بچپن	۳۵۵
ابن خلدون کے شیخ کا بیان	۳۵۶
فصل: ۱۴۲	
سلطان ابو یعقوب کی وفات کے حالات	

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۴۳	
سلطان ابو ثابت کی حکومت کے حالات	
جدید شہر پر حملہ	
ابوسالم اور جمال الدین کے قتل کا حکم	۳۵۸
یعیش بن یعقوب اور اس کے بیٹے کا فرار	
ابوثابت کا مغرب جانا	۳۵۹
یوسف بن ابی عیاد کا جبال ہسکورہ میں جانا	
یعقوب بن آضاد کا زکنہ کا تعاقب کرنا	۳۶۰
فصل: ۱۴۴	۳۶۱
بلاد الہبط میں عثمان بن ابو العلاء کی مزاحمت کے لئے سلطان کے جنگ کرنے اور غلبے کے بعد طنجہ میں اس کے وفات پا جانے کے حالات	
اصیلا اور العریش پر قبضہ	
عثمان بن ابو العلاء کا فرار	۳۶۲
فصل: ۱۴۵	۳۶۳
سلطان ابو الربیع کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات ابو یحییٰ بن ابو البصر کا اندلس پہنچنا	
ابوشعیب بن مخلوف	
فصل: ۱۴۶	۳۶۵
اندلسیوں کے خلاف اہل سبتہ کے بغاوت کرنے اور سلطان کی دوبارہ اطاعت اختیار کرنے کے حالات	

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۴۷	۳۶۶
وزیر اور مشائخ کی مدد سے عبدالحق بن عثمان کے بیعت کرنے اور سلطان کے ان پر غالب آنے پھر اس کے بعد اس کے وفات پانے کے حالات	
وزیر کا حسن بن علی سے سازش کرنا	۳۶۷
فصل: ۱۴۸	۳۶۸
سلطان ابو سعید کی حکومت اور اس میں ہونے والے واقعات کے حالات	
فصل: ۱۴۹	۳۶۹
سلطان ابو سعید کے تلمسان پر پہلے حملے کے حالات	
فصل: ۱۵۰	۳۷۰
امیر ابو علی کے بغاوت کرنے اور اس کے اور اس کے باپ کے درمیان ہونے والے واقعات	
سلطان ابو سعید کی تلمسان کی جنگ سے واپسی	
امیر ابو علی کی فاس کی طرف واپسی	۳۷۱
امیر ابو علی کی سجلماسہ میں آمد	
فصل: ۱۵۱	۳۷۲
مندیل الکتانی کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات	
ابوسعید کا مغرب کا حکمران بننا	۳۷۳

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۵۲	
سبتہ میں الغرنی کے بغاوت کرنے اور جنگ کرنے پھر سلطان کی وفات کے بعد سبتہ کے اس کی اطاعت میں آنے کے حالات	۳۷۴
اندلس سے عبدالحق بن عثمان کی آمد	۳۷۵
عبدالحق کا وزیر کے خیمے پر حملہ	
محمد کی امارت	
فصل: ۱۵۳	
کتابت اور علامت کے لئے عبدالمہیمن کے آنے کے حالات	۳۷۶
سلطان ابوسعید کا مغرب پر قبضہ	
فصل: ۱۵۴	۳۷۷
غرناطہ کے خلاف اہل اندلس کے فریاد رس ہونے اور بطرہ کے وفات پانے کے حالات	
ابن الاحمر کا عثمان بن ابی العلاء کو سالار مقرر کرنا	۳۷۸
فصل: ۱۵۵	
موحدین کے رشتہ کرنے اور اس کے پیچھے تلمسان پر حملہ کرنے کے حالات اور ان دوران میں ہونے والے واقعات	۳۷۹
ابوحمو کا الجزائر پر حملہ	
زناتہ کا تونس پر قبضہ	۳۸۰
فصل: ۱۵۶	۳۸۱
سلطان ابوسعید عفی اللہ عنہ کی وفات اور سلطان ابوالحسن کی ولایت اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات	
فصل: ۱۵۷	۳۸۲
سلطان ابوالحسن کے سجلماسہ پر چڑھائی کرنے اور اپنے بھائی کے ساتھ صلح اور اتفاق کرنے کے بعد وہاں سے تلمسان کی طرف واپس جانے کے حالات	
فصل: ۱۵۸	۳۸۴
امیر ابوعلی کے بغاوت کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر حملہ کر کے اس پر فتح پانے کے حالات	
فصل: ۱۵۹	۳۸۵
جبل فتح سے جنگ کرنے اور امیر ابو مالک اور مسلمانوں کے اسے مخصوص کر لینے کے حالات	
طاغیہ کا الجزیرہ کے قلعوں پر قبضہ کرنا	
جبل سے جنگ	۳۸۶
فصل: ۱۶۰	
تلمسان کا محاصرہ کرنے اور سلطان ابوالحسن کے اس پر متغلب ہونے اور ابوتاشقین کی وفات سے بنی عبدالواد کی حکومت کے ختم ہونے کے حالات	

عنوان	صفحہ
ندرومہ سے جنگ	
ابوتاشفین کے دو بیٹوں کا قتل	۳۸۹
فصل: ۱۶۱	۳۹۰
متیجہ میں امیر عبدالرحمٰن کی مصیبت اور سلطان کے اسے گرفتار کرنے اور بالآخر اس کے ہلاک ہونے کے حالات	
فصل: ۱۶۲	۳۹۱
ابن ہیدور کے خروج کرنے اور ابو عبدالرحمٰن سے تلبیس کرنے کے حالات	
سلطان کا عزم جہاد	۳۹۲
امیر ابو مالک کا طاغیہ کے علاقے میں دور تک چلے جانے	
بحری بیڑوں کی تیاری کے لئے وزراء کی روانگی	۳۹۳
فصل: ۱۶۳	۳۹۴
جنگ طریف اور مسلمانوں کی آزمائش کے حالات	
طاغیہ کا نصرانی قوموں کو جمع کرنا	
طریف سے طاغیہ کی واپسی	۳۹۵
اشبیلیہ سے طاغیہ کی آمد	
عثمان بن ابی العلاء	۳۹۶
سلطان کا قتل	
ابوالعلاء کے بیٹوں کی گرفتاری	۳۹۷
فصل: ۱۶۴	۳۹۸
مشرق کی طرف سلطان کے تحائف بھیجنے اور حرمین اور قدس کی جانب اپنے تحریر کردہ مصحف کے بھیجنے کے حالات	
حرم شریف میں اپنا تحریر کردہ قرآن مجید رکھنا	
فصل: ۱۶۵	۴۰۰
مغرب کے پڑوسی سوڈانیوں میں شاہ مالی کی خدمت میں سلطان کے تحفہ بھیجنے کے حالات	
فصل: ۱۶۶	
حاکم تونس کے ساتھ سلطان کے رشتہ داری کرنے کے حالات	۴۰۱
حاجب ابوعبداللہ کی سلطان سے سازش	
فصل: ۱۶۷	۴۰۲
افریقہ پر سلطان کے چڑھائی کرنے اور اس پر غالب آنے کے حالات	
افریقہ پر چڑھائی	
ابو زید کی بیعت	
ابوالقاسم بن عتو کی گرفتاری	۴۰۳
سلطان کا محل میں داخل ہونا	۴۰۴
	۴۰۵
فصل: ۱۶۸	۴۰۸
قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ عربوں کے	

عنوان	صفحہ
جنگ کرنے اور اس دوران میں ہونے والے واقعات کے حالات	
ابن غانیہ کی بغاوت	
ابوالہول بن حمزہ کا قتل	۴۰۹
اولاد ابواللیل اور اولاد قوس کے وفد کی گرفتاری	۴۱۰
سلطان ابو یحییٰ کا انہیں گرفتار کرنا	
ابن تافراکین کا ان کے پاس جانا	۴۱۱
تونس کی فصیلوں کی درستی	
فصل: ۱۶۹	۴۱۲
مغربی سرحدوں کے بغاوت کرنے اور موحدین کی دعوت کی طرف ان کے رجوع کرنے کے حالات	
عوام کی بغاوت	۴۱۳
فصل: ۱۷۰	۴۱۴
مغرب اوسط و اقصیٰ میں اولاد سلطان کے بغاوت کرنے اور پھر مغرب کی حکومت میں ابو عنان کے خودمختار ہونے کے حالات	
حسن بن یریزیکن کی وزارت	۴۱۵
تسالہ سے جنگ	
وزیر حسن بن سلیمان کے متعلق چغلی	
اولاد ابوالعلاء کی رہائی	۴۱۶
فصل: ۱۷۱	۴۱۷
نواح کی بغاوت اور بنی عبدالواد کے تلمسان میں اور مغراوہ کے شلف میں اور توجین کے المرایہ میں بغاوت کرنے کے حالات	

عنوان	صفحہ
بنوعبدالواد اور مغراوہ کا معاہدہ	
بنوعبدالواد اور ان کے سلطان کی چڑھائی	۴۱۸
ابن جرار کی موت	
دہران پر حملہ	
فصل: ۱۷۲	۴۱۹
بجایہ اور قسطنطنیہ کے امرائے موحدین کو مغربی سرحدوں کے واپس ملنے کے حالات	
نبیل کا قسطنطنیہ سے باہر اترنا	
فصل: ۱۷۳	۴۲۰
الناصر بن سلطان اور اس کے دوست عریف بن یحییٰ کے تونس سے مغرب اوسط پر حملہ کرنے کے حالات	
وادیٔ ورک میں جنگ	
فصل: ۱۷۴	۴۲۱
سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف جانے اور مولیٰ فضل کے تونس پر متغلب ہونے اور اس کی طرف دعوت دینے والے واقعات کے حالات	
سلطان کی تونس کو روانگی	
مولیٰ فضل کی تونس سے جنگ	
سلطان کی تونس سے روانگی	
الناصر کا بسکرہ سے اس کے پاس جانا	۴۲۳
فصل: ۱۷۵	۴۲۴
سجلماسہ پر سلطان کے غلبہ پانے پھر وہاں سے	

عنوان	صفحہ
اپنے بیٹے کے آگے مراکش کی طرف بھاگنے اور اس پر قبضہ کرنے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات	
فصل: ۱۷۶	۴۲۵
مراکش پر سلطان کے غالب آنے پھر امیر ابو عنان کے آگے شکست کھانے اور جبل ہنتاتہ میں وفات پانے کے حالات	
امیر ابوعنان اور سلطان کی جنگ	۴۲۶
سلطان کی جبل ہنتاتہ کی طرف روانگی	
فصل: ۱۷۷	۴۲۷
سلطان ابوعنان کے تلمسان کی طرف جانے اور انکاد میں بنی عبدالواد پر حملہ کرنے اور ان کے سلطان سعید کے وفات پانے کے حالات	
فصل: ۱۷۸	۴۲۸
ابو ثابت کے حال اور وادی شلف میں بنی مرین کے اس پر حملہ کرنے اور بجایہ میں موحدین کے اس کو گرفتار کرنے کے حالات	
فصل: ۱۷۹	۴۹۹
بجایہ پر سلطان ابوعنان کے قبضہ کرنے اور وہاں کے حکمران کے مغرب کی طرف جانے کے حالات	
فصل: ۱۸۰	۴۳۰
اہل بجایہ کے بغاوت کرنے اور حاجب کے فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات	
ابوعبداللہ کی گرفتاری	۴۳۱
منصور کا فرار	
ابن خلدون کی عزت افزائی	
فصل: ۱۸۱	۴۳۲
حاجب بن ابی عمرو کے واقعات اور سلطان کے اسے بجایہ کی سرحد پر امیر مقرر کرنے اور قسطنطنیہ سے جنگ کرنے پر سالار مقرر کرنے کے لئے اس کے تیار ہونے کے حالات	
محمد بن ابی عمرو کا رتبہ	۴۳۳
جنگ قسطنطنیہ	
فصل: ۱۸۲	۴۳۵
ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن کے جبل سکسیوی میں بغاوت کرنے اور درعہ کے گورنر کے اس کے ساتھ فریب کرنے اور اس کے فوت ہونے کے حالات	
فارس کا سوس پر قبضہ کرنا	۴۳۶
فصل: ۱۸۳	
جبل الفتح میں عیسیٰ بن حسین کی بغاوت اور اس کی وفات کے حالات	
فاس اور تلمسان کی بغاوت	۴۳۷
ابن ابی عمر سے ملاقات	
عمارہ کا عیسیٰ پر حملہ	۴۳۸

عنوان	صفحہ
فصل:۱۸۴	۴۳۹
قسطنطنیہ اور تونس کی فتح کے لئے سلطان کی روانگی کے حالات	
مولانا ابوالعباس کا قسطنطنیہ میں اپنی دعوت دینا	
قسطنطنیہ سے جنگ	۴۴۰
تونس کی طرف جانے کا عزم	۴۴۱
فصل:۱۸۵	
سلیمان بن داؤد کی وزارت اور فوجوں کے ساتھ افریقہ پر اس کے حملہ کرنے کے حالات	۴۴۲
فصل:۱۸۶	۴۴۳
سلطان ابوعنان کے وفات پانے اور وزیر حسن بن عمر وکے بے قابو ہو جانے سے سعید کو امارت پر مقرر کرنے کے حالات	
حسن بن عمر کی خود مختاری	
فصل:۱۸۷	
مراکش کی طرف فوجیں بھیجنے اور وزیر سلیمان بن داؤد کے عامر بن محمد سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہونے کے حالات	۴۴۴
وفات سے قبل سلطان کے چھوٹے بیٹوں کو والی بنانا	۴۴۵
فصل:۱۸۸	۴۴۶
تلمسان کے نواح میں ابوحمو کے غالب آنے اور اس کی مزاحمت کے لئے فوجیں تیار کرنے اور پھر اس پر متغلب ہو جانے کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات	
سلطان کی فوجوں کا تونس پر قبضہ	
حسن بن عمر کا تلمسان کے لئے فوج تیار کرنا	۴۴۷
فصل:۱۸۹	۴۴۸
وزیر مسعود بن ماسی کے تلمسان پر حملہ کرنے اور اس پر متغلب ہونے پھر اس کے بغاوت کرنے اور سلیمان بن منصور کے امیر مقرر کرنے کے حالات	
مسعود بن رحو کا فوج بھیجنا	
فصل:۱۹۰	۴۵۰
مولیٰ ابو سالم کے جبال غمارہ میں آنے اور مغرب کی حکومت پر اس کے قابض ہونے اور منصور بن سلیمان کے قتل ہونے کے حالات	
وزیر اور مشائخ کا قتل	
آبنائے جبرالٹر میں بحری بیڑوں کا اجتماع	
منصور بن سلیمان کا دفاع کے لئے فوج تیار کرنا	۴۵۱
جدید شہر میں سلطان کا داخلہ	۴۵۲
فصل:۱۹۱	۴۵۳
غرناطہ کے حکمران ابن الاحمر کے معزول ہونے اور رضوان کے قتل ہونے اور اس کے سلطان کے پاس آنے کے حالات	
قصیدہ	۴۵۴

عنوان	صفحہ
فصل: ۱۹۲	۴۵۶
حسن بن عمرو کے تادلہ میں خروج کرنے اور سلطان کے اس پر متغلب ہونے اور وفات پانے کے حالات	
مجلس میں ابن خلدون کی موجودگی	
فصل: ۱۹۳	۴۵۷
سوڈانی وفد اور اس کے ہدیے اور اس میں نادر زرافے کے حالات	
فصل: ۱۹۴	۴۵۹
سلطان کے تلمسان کی طرف آنے اور اس پر قابض ہونے اور ابوتاشفین کے پوتے ابوزیان کو اس پر قبضہ کرنے کے لئے ترجیح دینے اور اس کے ساتھ امرائے موحدین کے ان کے بلاد کی طرف جانے کے حالات	
سلطان ابوسالم کا عبداللہ بن مسلم کے بارے میں پیغام بھیجنا	
فصل: ۱۹۵	۴۶۱
سلطان ابوسالم کے وفات پانے اور مغرب کی حکومت پر عمر بن عبداللہ کے قابض ہونے اور اس کے یکے بعد دیگرے ملوک کو مقرر کرنے اور وفات پانے کے حالات	
وزیر عبداللہ بن علی کی وفات	۴۶۲
عمر اور غریسہ کی سازش	
فصل: ۱۹۶	۴۶۳
ابن انطول کے نصاریٰ کی فوج کے سالار پر حملہ کرنے پھر یحییٰ بن رحو اور بنی مرین کے اطاعت سے خروج کرنے کے حالات	
ابن انطول کی سازش	
فصل: ۱۹۷	۴۶۷
امیر محمد بن امیر عبدالرحمٰن کے آنے اور عمر بن عبداللہ کی کفالت میں جدید شہر میں اس کی بیعت ہونے کے حالات	
فصل: ۱۹۷	۴۶۸
سلطان عبدالحلیم اور اس کے بھائیوں کے مکناسہ کی جنگ کے بعد سجلماسہ کی طرف جانے کے حالات	
فصل: ۱۹۸	۴۶۹
عامر بن محمد اور مسعود بن ماسی کے مراکش سے آنے اور ابن ماسی کی وزارت کے واقعات اور عامر کے مراکش میں خودمختار بن جانے کے حالات	
عبدالحلیم کا تازی سے بھاگنا	
فصل: ۱۹۹	۴۷۰
وزیر عمر بن عبداللہ کے سجلماسہ پر حملہ کرنے کے واقعات	

عنوان	صفحہ
فصل: ۲۰۰	۴۷۱
عربوں کے عبدالمؤمن کی بیعت کرنے اور عبدالحلیم کے مشرق کی طرف جانے کے حالات	
فصل: ۲۰۱	۴۷۲
ابن ماسی کے فوجوں کے ساتھ سجلماسہ پر حملہ کرنے اور اس پر قابض ہونے اور عبدالمؤمن کے مراکش جانے کے حالات	
فصل: ۲۰۲	۴۷۳
عامر کے بغاوت کرنے اور اس کے بعد وزیر بن ماسی کے بغاوت کرنے کے حالات	
عامر کا ان کی طرف فوج بھیجنا	
فصل: ۲۰۳	۴۷۴
وزیر عمر اور اس کے سلطان کے مراکش پر حملہ کرنے کے حالات	
فصل: ۲۰۴	۴۷۵
سلطان محمد بن عبدالرحمٰن کے وفات پانے اور عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کی بیعت ہونے کے حالات	
عبدالعزیز کی محل میں آمد	۴۷۶
فصل: ۲۰۵	
وزیر عمر بن عبداللہ کے قتل ہونے اور سلطان عبدالعزیز کے خودمختار ہونے کے حالات	
فصل: ۲۰۶	۴۷۷
ابوالفضل بن مولیٰ ابی سالم کے بغاوت کرنے پھر سلطان کے اس پر حملہ کرنے اور وفات پانے کے حالات	
ابوالفضل کی فوجوں کی شکست	۴۷۸
فصل: ۲۰۷	۴۷۹
وزیر یحییٰ بن میمون بن معمود کی مصیبت اور اس کے قتل کے حالات	
فصل: ۲۰۸	۴۸۰
سلطان کے عامر بن محمد کی طرف جانے اور اس کے جبل میں اس سے جنگ کرنے اور اس پر فتح پانے کے حالات	
عامر کا گھیراؤ	
مقانہ پر فارس کی امارت	۴۸۱
فصل: ۲۰۹	۴۸۲
جزیرہ خضرار کی واپسی کے حالات	
القحط کی آمد	
ابن الاحمر کا مسلمانوں فوجوں کے ساتھ اس کا تعاقب کرنا	
فصل: ۲۱۰	۴۸۳
سلطان کے تلمسان کی طرف جانے اور اس پر اور	

عنوان	صفحہ
اس کے بقیہ بلاد پر غالب آنے اور ابوحمو کے وہاں سے بھاگ جانے کے حالات	
ابوحمو کی مغرب کی طرف روانگی	۴۸۴
سلطان کی تلمسان کو روانگی	
سلطان عبدالعزیز کی تازا میں آمد	
ابن خلدون کا ابوحمو کے پاس جانا	۴۸۵
الدوسن میں وزیر کا قیام	
فصل: ۲۱۱	
مغرب اوسط کے اضطراب اور ابی زیان کے تیطری کی طرف واپس آنے اور عربوں کے ابی حمو کو تلمسان لانے اور سلطان کے ان سب کو حکومت پر غالب کرنے اور ملک کے اس کے لئے منظم ہو جانے کے حالات	۴۸۶
حمزہ بن علی کا شب خون	۴۸۷
لمدیہ کے مضافات میں جنگ	
باغیوں اور خوارج سے وزیر کی جنگ	
سلطان کا ابن خلدون سے مذاکرات کرنا	
سلطان عبدالعزیز کے ساتھ سازش	۴۸۸
فصل: ۲۱۲	۴۸۹
ابن الخطیب کے اپنے سلطان حاکم اندلس ابن الاحمر کو چھوڑ کر تلمسان میں سلطان کے پاس آنے کے حالات	
سلطان ابوالحجاج کی وفات	۴۹۰
قاضی ابوالقاسم شریف کا بیان	
ابن الخطیب کی اسیری	۴۸۱
سلطان ابوسالم کی سفارش	
ابن خلدون کے ساتھ مخلوع کی گفتگو	۴۹۲
شیخ الغزاۃ علی بن بدرالدین کی وفات	
ابویحییٰ بن مدین کو اس کے اہل وعیال کی تلاش میں روانہ کرنا	۴۹۳
سلطان عبدالعزیز کی وفات	
فصل: ۲۱۳	۴۹۴
سلطان عبدالعزیز کے فوت ہونے اور اس کے بیٹے سعید کی بیعت ہونے اور ابوبکر بن غازی کے اس پر قابو پانے اور بنی مرین کے مغرب کی طرف واپس جانے کے حالات	
فصل: ۲۱۴	۴۹۵
تلمسان اور مغرب اوسط پر ابوحمو کے قابض ہونے کے حالات	
فصل: ۲۱۵	۴۹۶
امیر عبدالرحمٰن بن یغلوس کے مغرب کی طرف جانے اور بطویہ کے اس کے پاس آنے اور اس کے کام کے ذمہ دار بننے کے حالات	
امیر عبدالرحمٰن کا اندلس پہنچنا	
سلطان اور ابن الاحمر کے درمیان عداوت	۴۹۷
جبل الفتح پر حملہ	
فصل: ۲۱۶	۴۹۸
سلطان ابوالعباس احمد بن ابی سالم کی بیعت ہونے اور حکومت میں اس کے خودمختار ہونے اور	

عنوان	صفحہ
درمیان ہونے والے واقعات	
محمد بن عثمان کی سبتہ کو روانگی	
قیدی بیٹوں کو اندلس بھیجنا	۴۹۹
امیر عبدالرحمٰن کا حملہ	۵۰۰
سلطان ابوالعباس کا جدید شہر میں داخلہ	
فصل: ۲۱۷	
ابن الخطیب کے قتل کے حالات	۵۰۱
سلطان ابوالعباس کا وزیر ابوبکر کو شکست دینا	
سلطان کو ابن الخطیب کی گرفتاری کی اطلاع ملنا	
فصل: ۲۱۸	
سلیمان بن داؤد کے اندلس جانے اور ٹھہرنے اور وہاں پر وفات پانے کے حالات	۵۰۲
سلطان کی دارالخلافہ میں آمد	۵۰۳
فصل: ۲۱۹	
وزیر ابوبکر بن غازی اور اس کے ماریقہ کی طرف جلاوطن کئے جانے پھر واپس آنے اور اس کے بعد بغاوت کرنے کے حالات	۵۰۴
وترمار کی سازش	۵۰۵
ابوبکر بن غازی کا قتل	
فصل: ۲۲۰	
حاکم مراکش امیر عبدالرحمٰن اور حاکمِ فاس سلطان ابوالعباس کے درمیان مصالحت کے خاتمے اور عبدالرحمٰن کے ازمور پر قابض ہونے اور اس	۵۰۶

عنوان	صفحہ
کے عامل حسون بن علی کے قتل ہونے کے حالات	
سلطان کا جدید شہر کو فتح کرنا	
امیر عبدالرحمٰن کا ازمور پر حملہ	۵۰۷
صبیحیوں کے حالات	
فصل: ۲۲۱	۵۰۸
حاکم فاس اور حاکمِ مراکش کے درمیان تعلقات کا بگاڑ اور حاکم فاس کا جا کر اس کا محاصرہ کرنا اور پھر دونوں کا دوبارہ صلح کرنا	
فصل: ۲۲۲	۵۰۹
شیخ الھساکرہ علی بن زکریا کے امیر عبدالرحمٰن کے خلاف بغاوت کرنے اور اس کے غلام منصور پر حملہ کرنے اور امیر عبدالرحمٰن کے قتل ہونے کے حالات	
سلطان کا مراکش پر حملہ	۵۱۰
وزیر محمد بن عمر کا سلطان ابوالحسن کے پاس جانا	
فصل: ۲۲۳	۵۱۱
سلطان کی غیر حاضری میں ابوعلی کے بیٹوں اور ابو تاشفین کی غیر حاضری میں ابوعلی کے بیٹوں اور ابو تاشفین بن ابی حمو حاکمِ تلمسان کی خواہش پر عربوں کے مغرب پر حملہ کرنے اور ابوحمو کے ان کے پیچھے آنے کے حالات	
فصل: ۲۲۴	۵۱۲
سلطان کے تلمسان پر حملہ کرنے، اسے فتح کرنے	

عنوان	صفحہ
اوراسے برباد کرنے کے حالات	
فصل: ۲۲۵	۵۱۳
سلطان موسیٰ بن سلطان ابوعنان کے اندلس سے مغرب کی طرف جانے اور بادشاہت پر قابض ہونے اور اپنے عم زاد سلطان ابوالعباس پر فتح پانے اور اسے اندلس کی طرف بھگانے کے حالات	
سلطان کا تلمسان پر حملہ	
عبدالرحمن کی مراکش کو روانگی	۵۱۴
سلطان کی فاس کو روانگی	۵۱۵
فصل: ۲۲۶	
وزیر محمد بن عثمان کی مصیبت اوراس کا قتل	
فصل: ۲۲۷	۵۱۷
غمارہ میں حسن بن الناصر کے بغاوت کرنے اور وزیر بن ماسی کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کے حالات	
فصل: ۲۲۸	۵۱۸
سلطان موسیٰ کے وفات پانے اور منتصر بن سلطان ابوالعباس کی بیعت ہونے کے حالات	
فصل: ۲۲۹	۵۱۹
اندلس سے واثق محمد بن ابی الفضل بن سلطان ابوالحسن کی روانگی اوراس کی بیعت کے حالات	

عنوان	صفحہ
احمد بن محمد الصبیحی کی آمد	
وزیر مسعود بن ماسی کی فوجوں کے ساتھ روانگی	۵۲۰
فصل: ۲۳۰	۵۲۱
وزیر ابن ماسی اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان جنگ اور سلطان ابوالعباس کے اپنی حکومت کی جستجو میں سبتہ کی طرف آنے اور اس پر قبضہ کرنے کے حالات	
فصل: ۲۳۱	۵۲۲
سبتہ سے سلطان ابوالعباس کے اپنی فاس کی حکومت کے طلب کرنے کے لئے چلنے اور ابن ماسی کے اس کے دفاع کے لئے تیار ہونے اور شکست کھا کر واپس آنے کے حالات	
ابن ماسی کا ابوالعباس کا محاصرہ کرنا	
فصل: ۲۳۲	۵۲۴
مراکش میں سلطان ابوالعباس کی دعوت کے غالب آنے اوراس کے مددگاروں کے اس پر قبضہ کرنے کے حالات	
فصل: ۲۳۳	
مراکش پر المنتصر بن سلطان ابوعلی کی حکومت اور وہاں پراس کے بااختیار ہونے کے حالات	
فصل: ۲۳۴	۵۲۵
جدید شہر کے محاصرے، اس کی فتح وزیر ابن ماسی	

عنوان	صفحہ
کی مصیبت اوراس کے قتل کے حالات	
فصل: ۲۳۵	۵۲۶
محمد بن علال کی وزارت	
فصل: ۲۳۶	۵۲۷
سجلماسہ میں محمد بن سلطان عبدالحلیم کے غلبہ کے حالات	
مسعود بن ماسی کے خلاف عرب المعقل کی بغاوت	۵۲۸
فصل: ۲۳۷	
ابن ابی عمر کی مصیبت اور ہلاکت اور ابن حسون کے دستے	
ابن ابی عمر کی گرفتاری	۵۲۹
فصل: ۲۳۸	۵۳۰
جبل الہساکرہ میں علی بن زکریا کی مخالفت اور اس کی مصیبت	
فصل: ۲۳۹	۵۳۱
ابوتاشفین کا اپنے باپ کے خلاف فریادی بن کر سلطان ابوالعباس کے پاس جانا اور فوجوں کے ساتھ اس کی روانگی اوراس کے باپ سلطان ابو حمو کا قتل ہونا	
ابوزیان کا فرار اور ابوحمو کا تعاقب	
ابوحمو کی تلمسان سے روانگی	۵۳۲
ابوحمو کا قتل	
فصل: ۲۴۰	۵۳۳
ابوتاشفین کی وفات اور حکمرانِ مغرب کا تلمسان پر قبضہ کرنا	
فصل: ۲۴۱	۵۳۴
حاکم مغرب ابوالعباس کی وفات اور ابوزیان بن ابی حمو کا تلمسان اور مغرب اوسط پر قبضہ کرنا	
فصل: ۲۴۲	۵۳۶
اندلس کے مجاہد غازیوں میں سے آلِ عبدالحق کے ان نمائندہ القرابہ کے حالات جنہوں نے ابن الاحمر کی حکومت میں حصہ داری کی اور اس کے جہاد کی بے نظیر سیادت کی:	
عامر بن ادریس کا اذنِ جہاد حاصل کرنا	۵۳۷
فصل: ۲۴۳	۵۳۸
اندلس میں اس ریاست کے فاتح موسیٰ بن رحو اور اس کے بعد اس کے بھائی عبدالحق اور ان دونوں کے بعد اس کے بیٹے حمو بن عبدالحق کے حالات	
موسیٰ کا امیر مقرر ہونا	
مندیل کی گرفتاری	
ابراہیم بن عیسیٰ کا قتل	۵۳۹

عنوان	صفحہ
فصل:۲۴۴	
اندلس کے شیخ الغزاۃ عبدالحق بن عثمان کے حالات	
ابوالولید کی بغاوت	۵۴۰
عبدالحق بن عثمان کی افریقہ روانگی	
مقررکردہ سلطان ابن عمران کا فرار	
فصل:۲۴۵	۵۴۱
اندلس کے مجاہد غازیوں کے امراء میں سے عثمان بن ابی العلاء کے حالات	
یعقوب بن عبداللہ کی وفات	
غمارہ پر حملہ	۵۴۲
غرناطہ سے طاغیہ کی جنگ	
فصل:۲۴۶	۵۴۳
اس کے بعد اس کے بیٹے ابو ثابت کی ریاست اور ان کے انجام کے حالات	
تلمسان کی فتح کی تکمیل	۵۴۳
امیر ابوعنان کی بغاوت	
فصل:۲۴۷	۵۴۵
اندلس کے غازیوں پر پہلی اور دوسری بار یحییٰ بن عمر بن رحو کی امارت کے حالات اور اس کا آغاز وانجام	
عمر بن رحو کی وفات	
ابوالحجاج کی وفات	۵۴۶
ادریس کا غازیوں کا امیر بننا	
سلطان ابوسالم کا اسے تیار کرنا	۵۴۷
فصل:۲۴۸	
ادریس بن عثمان بن ابوالعلاء اور اندلس میں اس کی امارت کے حالات اور اس کا انجام	
یحییٰ بن عمر کا طاغیہ کے پاس جانا	۵۴۸
فصل:۲۴۹	۵۴۹
اندلس کے غازیوں پر علی بن بدرالدین کی امارت کے حالات اور اس کا انجام	
سلطان یوسف بن یعقوب کی وفات	
بدرالدین	
مجاہد غازیوں پر امیر یوسف کا امیر بننا	۵۵۰
فصل:۲۵۰	۵۵۱
اندلس کے غازیوں پر عبدالرحمٰن بن علی ابی یغلوسن بن سلطان ابی علی کی مارت اور اس کے انجام کے حالات	
وزیر اندلس کی حاکم مغرب کے ساتھ سازباز	
فصل:۲۵۱	۵۵۳
مولف کتاب ابن خلدون کے حالات	
ابن خلدون کا نسب نامہ	
اندلس میں اس کے اسلاف	۵۵۴
ابوعبدہ کا گھرانہ	
بنوخلدون کا گھرانہ	

عنوان	صفحہ
بنوحجاج کا گھرانہ	
کرنیت' رعیت پر ظلم کرتا تھا	۵۵۵
ابن عباد کا اشبیلیہ پر قبضہ	۵۵۶
افریقہ میں اس کے اسلاف	
ابن الاحمر کا حملہ	
المستنصر کی حکمرانی	۵۵۷
الدعی بن ابی عمارہ کا تونس پر قبضہ	
امیر خالد کی حکومت	
سلطان ابو یحییٰ	۵۵۸
میری پیدائش	
معرکہ قیروان	۵۶۱
زریم بن حماد کا الزام	۵۶۲
سلطان ابوالحسن کی افریقہ کو روانگی	۵۶۳
السطی	
الیلی	۵۶۴
عبدالمہیمن	۵۶۶
ابن رضوان	۵۶۷
افریقہ میں اس کے ساتھی	۵۶۸
تلمسان میں ابوسعید کی خودمختاری	۵۷۱
ابن مرزوق کی گرفتاری	۵۷۲
سلطان ابوالعباس کی تونس پر چڑھائی	۵۷۳
فصل:۲۵۲	۵۷۴
تونس میں علامت پر متصرف ہونا پھر اس کے بعد مغرب کی طرف سفر کرنا اور سلطان ابوعنان کی کتابت پر مقرر ہونا	
بنومرین کی مغرب کو واپسی	

عنوان	صفحہ
سلطان ابوعنان کی فاس کو واپسی	۵۷۵
سلطان ابوتاشفین کا تلمسان میں مدرسہ تعمیر کرنا	۵۷۶
سلطان ابوالحسن کی وفات	۵۷۸
فصل:۲۵۳	۵۷۹
سلطان ابوعنان کی مصیبت کا بیان	
فصل:۲۵۴	۵۸۰
سلطان ابوسالم کے بھید اور انشاء کے بارے میں کتابت کرنا	
فصل:۲۵۵	۵۸۲
سفر اندلس	
فصل:۲۵۶	۵۹۳
اندلس سے بجایہ کی طرف سفر اور حجابت پر تقرر	
ابن خلدونؒ کا سلطان ابوعنان کے پاس جانا	۵۹۴
ابن خلدون کا حاجب بننا	
فصل:۲۵۷	۵۹۶
حاکم تلمسان ابوحمو کی مشایعت	
سلطان ابوحمو کو میرے بجایہ سے جانے کی اطلاع کا پہنچنا	۵۹۷
ابوزیان کی تلمسان میں آمد	
فصل:۲۵۸	۶۰۹
مغرب کے حکمران سلطان عبدالعزیز کا بنی	

عنوان	صفحہ
عبدالواد کی مدد کرنا	۶۰۹
ابن خلدون کا المسیلہ پہنچنا	۶۱۰
اندلس سے وزیر ابن الخطیب کے فرار کی اطلاع	۶۱۱
فصل: ۲۵۹	۶۱۷
مغرب اقصیٰ کی طرف واپسی	
علی بن حسون کی فوجوں کے ساتھ آمد	۶۱۸
وزیر ابوبکر بن غازی اور سلطان ابن الاحمر کے درمیان منافرت کا پیدا ہونا	
غرناطہ سے اندلسی فوجوں کے ساتھ ابن احمر کی آمد	۶۱۹
سلطان ابن الاحمر کی محمد بن عثمان کو وصیت	۶۲۰
سلطان ابوالعباس کی دارالخلافہ میں آمد	
فصل: ۲۶۰	۶۲۱
اندلس کی طرف دوبارہ روانگی' پھر تلمسان کی طرف روانگی اور عرب قبائل کے پاس پہنچنا اور اولاد عریف کے پاس قیام کرنا	
ابن الخطیب کا قتل	۶۲۲
فصل: ۲۶۱	
تونس میں سلطان ابوالعباس کی طرف واپسی	۶۲۳
ابن خلدون کا سلطان ابوالعباس کے پاس جانا	۶۲۴
چغل خوروں کی شکایات میں اضافہ	۶۲۹
فصل: ۲۶۲	۶۳۰
مشرق کی طرف سفر کرنا اور مصر کا قاضی بننا	
جامعہ ازہر میں ابن خلدون کا پڑھانا	
قاضی مالکی کی معزولی	۶۳۱
فصل: ۲۶۳	
سفر ادائیگی حج	۶۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل

بربری قبائل میں سے زناتہ اوران کی غالب اقوام اوران میں یکے بعد دیگرے قائم ہونے والی جدید و قدیم حکومتوں کے حالات

یہ قوم' مغرب کی ایک معزز اور صاحبِ اثر ورسوخ قدیم قوم ہے اوراس زمانے تک یہ لوگ خیموں میں سکونت اختیار کرنے اور گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہونے اور زمین پر غلبہ حاصل کرنے اور دونوں سفروں سے مانوس ہونے اور آبادیوں سے لوگوں کو اُٹھا کرلے جانے اور خادموں کی اطاعت اختیار کرنے سے انکار کرنے کی اُن عادات پر قائم ہیں جو عربوں کا شعار ہیں اور بربریوں کے درمیان ان کا شعار وہ عجمی زبان ہے جس کے ذریعے وہ بات چیت کرتے ہیں اور وہ زبان اپنی نوع میں دیگر بربری زبانوں سے اوران کے مواطن افریقہ اور مغرب میں دیگر بربری مواطن سے مشہور ومعروف ہیں' پس ان میں سے کچھ لوگ غدامس اور سوس اقصیٰ کے درمیان بلادِ نخیل میں رہتے ہیں حتیٰ کہ ان کے صحرائے لوگ بے گیاہ بستیوں کے عوام بھی انہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

اوران میں سے ایک قوم طرابلس کے پہاڑوں میں اور افریقہ کے نواح میں رہتی ہے اوران کے بقیہ لوگ اس زمانے میں جبل اوراس میں ہلالی عربوں کے ساتھ سکونت پزیر ہو گئے ہیں اوران کی حکومت کے اطاعت گزار ہیں اوران کی اکثریت مغرب اوسط میں رہتی ہے یہاں تک کہ مغرب اوسط انہی میں سے منسوب اور معروف ہے اور اُسے زناتہ کا وطن کہا جاتا ہے اوران میں سے کچھ دیگر اقوام مغرب اقصیٰ میں رہتی ہیں اور وہ اس زمانے میں مغربین میں صاحبِ حکومت ہیں اور قدیم زمانے میں ان کی یہاں کچھ اور حکومتیں بھی تھیں اور حکومت ہمیشہ انہی کے قبائل میں باری باری آتی رہی جیسا کہ ہم ان میں سے ہر قبیلے کے حالات کو بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

زناتہ کی نسبت اوراس کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف اوران کے قبائل کی تعداد کے حالات کا بیان

بربریوں کے درمیان ان کے نسب کے بارے میں ان کے نسابوں کے درمیان کوئی اختلاف پایا جاتا کہ وہ شانا کی اولاد سے ہیں اور شانا کے بارے میں ابومحمد بن حزم نے اپنی کتاب؟ میں بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ وہ جانا بن یحیٰ بن صولات بن درماک بن ضری بن رجیک بن ماذغیس بن بربر ہے۔

اسی طرح وہ کتاب الجمہرۃ میں بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس یوسف الوراق نے ایوب بن ابی یزید سے جب وہ ناصر کے دورِ حکومت میں اپنے انقلابی باپ کی جانب سے قرطبہ آیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جانا بن یحیٰ بن صولات بن ورساک بن ضری بن مقبود بن قروال بن یملا بن ماذغیس بن رحیک بن همرحق بن کراد بن مازیغ بن هراک بن هرک بن برا بن بربر بن کنعان بن حام ہے اس بات کو ابن حزم نے بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماذغیس' بربر سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اور قبل ازیں ہم اس کے متعلق پائے جانے والے اختلاف کو بیان کر چکے ہیں اور اس بارے میں جو کچھ منقول ہے یہ اس سے اصح ہے۔ کیونکہ ابن حزم ثقہ ہے اور کوئی دوسرا اس کی برابری نہیں کر سکتا۔

اور زناتہ کے عظیم شخص ابن ابی یزید سے جو کچھ منقول ہے اس کی بناء پر بربریوں کو فقط برنس کی نسل سے قرار دیا جا سکتا ہے۔

البتراء: البتراء وہ لوگ ہیں جو ماذغیس الابتر کے بیٹے ہیں اور یہ بربریوں میں سے نہیں ہیں' اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ زناتہ وغیرہم انہی میں سے ہیں' لیکن یہ بربریوں کے بھائی ہیں کیونکہ یہ سب کنعان بن حام کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسا کہ اس نسب سے ظاہر ہوتا ہے۔

زناتہ کا نسب: اور ابومحمد بن قتیبہ سے ان زناتہ کے نسب کے بارے میں منقول ہے کہ یہ زناتہ' جالوت کی اولاد میں سے ہیں

اور ایک روایت میں ہے کہ زناتہ جانا ابن یحییٰ بن ضریس بن جالوت ہے اور جالوت' ونور بن جربیل بن جدیلان بن جالد بن دیلان بن حصی بن یاد بن رحیک بن مادغیس بن الابز بن قیس بن عیلان ہے۔

اور اسی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جالوت بن جالود بن بردنال بن قحطان بن فارس ہے اور فارس مشہور آدمی ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ وہ جالوت بن بردنال بن بالود بن دبال بن برنس بن سفک ہے اور سفک تمام بربریوں کا باپ ہے۔

زناتہ کے نسابوں کا خیال: اور خود زناتہ کے نسابوں کا خیال ہے کہ یہ لوگ حمیر سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر ان میں سے کچھ لوگ تبابعہ میں سے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ عمالقہ میں سے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ جالوت' عمالقہ میں سے ان کا جد ہے اور ان کے بارے میں سچ بات وہی ہے جسے سب سے پہلے ابو محمد ابن حزم نے بیان کیا ہے اور جو کچھ بعد میں بیان کیا گیا ہے اس میں سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔

پہلی روایت: پہلی روایت جسے ابو محمد بن قتیبہ سے بیان کیا گیا ہے وہ مختلط ہے اور اس میں متداخل شامل ہیں اور مادغیس کا نسب جسے قیس عیلان تک بیان کیا گیا ہے اس کے متعلق کتاب البربر کے شروع میں ان کے انساب کے تذکرہ کے موقع پر پہلے بیان ہو چکا ہے اور نسابوں کے ہاں قیس کے بیٹے مشہور و معروف ہیں۔

اور جالوت کا نسب جسے قیس تک بیان کیا گیا ہے یہ ایک دور از قیاس بات ہے اور اس کی شہادت اس امر سے ملتی ہے کہ معد بن عدنان خامس' قیس کے آباء میں سے ہے جو بخت نصر کا معاصر تھا جیسا کہ ہم نے کتاب کے شروع میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بخت نصر: اور جب بخت نصر' عربوں پر غالب آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبی ارمیا کی طرف وحی کی کہ وہ معد کو رہائی دلائے اور اسے اپنے علاقے میں لے جائے اور بخت نصر' حضرت داؤد علیہ السلام کے تقریباً چار سو پچاس سال بعد ہوا ہے اور اس نے بیت المقدس کو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے تعمیر کرنے کے بعد اتنی ہی مدت میں تباہ و برباد کر دیا تھا۔

پس معد' اتنی ہی مدت حضرت داؤد سے متاخر ہے اور اس کا بیٹا قیس خامس' حضرت داؤد علیہ السلام سے اس سے بھی زیادہ مدت متاخر ہے' اور جالوت جسے قیس کے بیٹوں میں سے بیان کیا گیا ہے وہ اس سے بھی دگنا زمانہ حضرت داؤد علیہ السلام کے متاخر ہے اور یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے حالانکہ نص قرآنی کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے ہی جالوت کو قتل کیا تھا۔

بربریوں کے نسب میں جالوت کو شامل کرنا: اب رہی بات جالوت کو بربریوں میں شامل کرنے کی' کہ وہ مادغیس یا سفک کی اولاد میں سے ہے تو یہ ایک غلط بات ہے اور اسی طرح جن لوگوں نے اُسے عمالقہ کی طرف منسوب کیا ہے انہوں نے بھی غلطی کی ہے' حق بات یہ ہے کہ جالوت بنی فلسطین بن کسلوحیم بن مصرایم بن حام میں سے ہے جو حام بن نوح کا ایک قبیلہ ہے اور یہ لوگ قبط' بربر' حبشہ اور نوبہ کے برادران ہیں جیسا کہ ہم نے حام کے بیٹوں کے نسب میں اس کا ذکر

کیا ہے۔

بنو فلسطین اور بنو اسرائیل میں جنگ: ان بنو فلسطین اور بنو اسرائیل میں بہت سی جنگیں ہوتی رہتی تھیں اور شام میں ان کے بہت سے بربری بھائی تھے اور کنعان کی دیگر اولاد بھی کثرت میں ان کے مشابہ تھی اور اس زمانے میں فلسطینی اور کنعانی قوم اور ان کے قبائل ہلاک ہو گئے اور بربریوں کے سوا اور کوئی باقی نہ بچا اور فلسطین کا نام ان کے اس وطن سے مخصوص ہو گیا اور جالوت کے ذکر کے ساتھ بربریوں کا نام سننے والے نے خیال کر لیا کہ جالوت ان میں سے تھا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

زناتہ کے نسابوں کا انہیں حمیر سے قرار دینا: اور زناتہ کے نسابوں کا جو یہ خیال ہے کہ وہ حمیر سے تعلق رکھتے ہیں اس کا انکار دو حافظوں ابو عمرو بن عبدالبر اور ابو محمد بن حزم نے کیا ہے اور ان دونوں کا کہنا ہے کہ بلادِ بربر کی طرف حمیر کے آنے کا ذکر صرف مؤرخین یمن کی اکاذیب میں ہی پایا جاتا ہے اور مؤرخین زناتہ کو بربری نسب سے ترفع حاصل کرنے نے ہی حمیر کی طرف منسوب ہونے پر آمادہ کیا ہے کیونکہ وہ اس زمانے میں خراج کے اکٹھا کرنے کے لئے خادم اور غلام بنے ہوئے تھے۔ حالانکہ یہ ایک وہم ہے جب کہ بربری قبائل میں ایسے لوگ بھی تھے جو عصبیت میں زناتہ سے مقابلہ کرتے تھے یا اُن سے بھی زیادہ سخت تھے جیسا کہ ہوارہ اور مکناسہ ہیں اور ان میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے عربوں کی حکومت پر قبضہ کر لیا تھا جیسے کتامہ اور صنہاجہ ہیں اور وہ بھی تھے جنہوں نے صنہاجہ کے ہاتھوں سے ایک مدت تک حکومت چھین لی تھی جیسے کہ مصامدہ میں یہ سب قبائل زناتہ سے بہت زیادہ طاقتور اور زیادہ جمعیت والے تھے پس جب یہ لوگ فنا ہو گئے تو یہ مغلوب ہو گئے اور انہیں تاوان کی تکلیف برداشت کرنی پڑی اور اس دور میں بربریوں کا نام تاوان ادا کرنے والوں سے مخصوص ہو گیا پس زناتہ نے مظلومیت سے فرار کرتے ہوئے اس نام سے برا منایا اور عربی نسب کے خالص ہونے کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ اس میں متعدد انبیاء کی فضیلت بھی پائی جاتی ہے اس میں داخل ہونے کو اچھا سمجھا' خصوصاً مضر کے نسب میں شامل ہونے کو بہتر خیال کیا کیونکہ وہ اسماعیل بن ابراہیم بن نوح بن شیث بن آدم یعنی پانچ انبیاء کی اولاد میں سے ہیں' لیکن بربری جب حاکم کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو ان میں یہ فضیلت نہیں پائی جاتی حالانکہ وہ بھی اس ابراہیم کی نسل سے ہیں جو مخلوقات کا تیسرا باپ ہے جب کہ اس دور میں دنیا کی اکثر اقوام آپ کی نسل سے تعلق رکھتی ہیں اور اس دور میں آپ کے نسب سے بہت تھوڑے لوگ نکلے ہیں حالانکہ صحرا میں الگ رہنے کی وجہ سے عربوں میں بھی مخلوق کی مذموم عادات سے وحشت اور بچاؤ کا جذبہ پایا جاتا ہے پس زناتہ کو اپنا نسب اچھا لگا اور ان کے نسابوں نے ان کے سامنے اسے خوبصورت کر کے پیش کیا حالانکہ حقیقت کچھ اور ہے اور عمومی نسب کے لحاظ سے ان کا بربر ہونا ان کے عزت و غلبہ کے شعار کے منافی نہیں ہے جب کہ بہت سے بربری قبائل اس کی مانند اور اس سے بہت بڑے بھی ہیں۔ اسی طرح مخلوق کئی اوصاف میں ممتاز اور متباین ہے حالانکہ سب بنو آدم ہیں اور حضرت نوحؑ آپ کے بعد ہوئے ہیں اسی طرح عرب اور ان کے قبائل بھی ممتاز اور متبائن ہیں حالانکہ سب سام کی اولاد ہیں اور حضرت اسماعیل اس کے بعد ہوئے ہیں۔

تعداد انبیاء علیہم السلام: اب رہی بات نسب میں متعدد انبیاء کے آنے کی' تو یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے عطا کرتا ہے اور جب حالات کے بدل جانے سے لوگوں میں رنگی نہ پائی جائے تو کسی قوم کے عمومی نسب میں اشتراک سے تجھے کچھ نقصان نہ ہوگا حالانکہ بربریوں کو جو ذلت حاصل ہوئی وہ قلتِ تعداد اور ان حکمران اقوام کے ہلاک ہو جانے کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی جو حکومت اور ترفہ کی راہ میں جامِ مرگ نوش کر گئے تھے جیسا کہ قبل ازیں ہم نے آپ کے لئے اپنی مولفہ پہلی کتاب میں بیان کیا ہے' وگرنہ انہیں کثرت' غلبہ' حکومت اور دولت سب کچھ حاصل تھا۔

زناتہ کا' عمالقہ سے ہونا: اور زناتہ قوم کا شامی عمالقہ سے ہونا ایک مرجوح قول اور حقیقت سے دُور بات ہے کیونکہ شام میں رہنے والے عمالقہ کی دو قسمیں ہیں ایک عمالقہ وہ ہیں جو عیصو بن اسحاق کی اولاد سے ہیں جنہیں نہ کثرت حاصل ہے اور نہ حکومت' اور نہ ہی ان میں سے کسی کے بارے میں یہ منقول ہے کہ وہ مغرب کی طرف گیا تھا بلکہ وہ اپنی تعداد کی کمی اور اپنی اقوام کی ہلاکت کی وجہ سے پوشیدہ سے پوشیدہ تر ہیں اور دیگر عمالقہ بنی اسرائیل سے قبل' شام میں صاحبِ حکومت و دولت تھے اور اریحاء ان کا دارالسلطنت تھا اور بنی اسرائیل نے ان پر غلبہ پا کر شام اور حجاز میں ان سے حکومت چھین لی اور وہ ان کی تلواروں کا کھاجا بن گئے پس یہ قوم ان ہلاک شدہ عمالقہ میں سے کیسے ہو سکتی ہے اور اگر یہ روایت بیان کی جاتی تو اس سے شک پڑ جاتا ہے' پس جب اسے بیان ہی نہیں کیا گیا تو یہ شک کیسے پیدا ہو سکتا ہے اور یہ عادۃً بھی بعید ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوق کو بہتر جانتا ہے۔

زناتہ کے قبائل و بطون: زناتہ کے قبائل اور بطون بہت سے ہیں اب ہم ان میں سے مشہور قبائل و بطون کا ذکر کرتے ہیں زناتہ کے نساب اس امر پر متفق ہیں کہ ان کے تمام بطون' جانا کے تین بیٹوں کی طرف راجع ہیں اور وہ ورسیک' فرنی اور الدیرات ہیں' زناتہ کی انساب کی کتب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

ورسیک کے بیٹے: اور ابو محمد بن حزم نے اپنی کتاب الجمہرۃ میں ورسیک کے بیٹوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے نسابوں کے نزدیک وہ مسارت' رغائی اور واشروجن ہیں اور واشروجن سے داریعن بن واشروجن ہے اور ابو محمد بن حزم ورسیک کے بیٹوں کے متعلق کہتا ہے کہ وہ مسارت' ناجرت اور واسین ہیں۔

فرنی بن جانا کے بیٹے: اور زناتہ کے نسابوں کے نزدیک فرنی بن جانا کے بیٹے نیرمرتن' مرنجیصہ' ورکلہ' نمالہ اور سبرترہ ہیں اور ابو محمد بن حزم نے سبرترہ کا ذکر نہیں کیا اور باقی چاروں بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔

الدیرت بن جانا کے بیٹے: اور زناتہ کے نسابوں کے نزدیک الدیرت بن جانا کا بیٹا جداو بن الدیرت ہے' لیکن ابن حزم نے اس کا ذکر نہیں کیا' اس نے الدیرت کے ذکر پر صرف اتنا کہا ہے کہ اس کے قبائل میں سے بنو ورسیک بن الدیرت بھی ہیں جو دمر بن ورسیک کے دو بطن ہیں' وہ بیان کرتا ہے کہ دمر' لقب ہے اور اس کا نام العانا ہے۔

زاکیا کے بیٹے: وہ بیان کرتا ہے کہ زاکیا کے بیٹوں میں سے بنو بفراد' بنو یفرن اور بنو واسین ہیں اس کا کہنا ہے کہ ان کی ماں واسین' مفراد کی ماں کی مملوکہ تھی اور یہ بنو یصلتن بن مسرا بن زاکیا اور یزید کا تیسرا حصہ ہیں اور ان میں زناتہ کے نساب

مفراد کے بھائی یرنیات بن یصلتن' یفرن اور واسین ہیں اور ابن حزم نے واسین کا ذکر نہیں کیا۔

دمر کے بیٹے: وہ بنو ورنید بن وانتن بن وار دیرن بندمر کو دمر کے بیٹے قرار دیتا ہے اور اس نے بنی دمر کے سات قبائل کا ذکر کیا ہے اور وہ عرازول' لغورۃ اور زناتین ہیں اور یہ تینوں دمر' برزال' یصدر بن وضعان اور لطوفت کے نسب کے ساتھ مخصوص ہیں' ابو محمد بن حزم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ ابوبکر بن یکنی البرزالی الاباضی کی تحریر ہے۔

ابوبکر کے حالات: ابوبکر بن یکنی کے متعلق ابن حزم کا کہنا ہے کہ وہ ایک زاہد تھا جوان کے انساب کا عالم تھا اور اس نے بیان کیا ہے کہ بنو داسین اور بنو برزال اباضی تھے اور بنی یفرن اور مفرادہ سنی تھے اور سابق بن سلیمان مطماطی اور ہانی بن یصدور الکومی اور کہلان بن ابی لوا جیسے بربری نسابوں کے نزدیک ان کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ بنی ورسیک بن الدیرت بن جانا تین بطن ہیں جو بنوزاکیا' بنودمر اور آنشہ ہیں۔

بنو آنش: بنو آنش اور وہ سب کے سب بنووار دیرن بن ورسیک ہیں اور زاکیا دار ویرن سے تین بطن مفرادہ' بنو یفرن اور بنو یرنیان ہیں۔

بنو واسین: اور بنو واسین سب کے سب بنو اسیلتن بن مسر بن زاکیا بن آنش بن وار دیرن ہیں۔

دمر وار دیرن: اور دمر وادیرن سے تین بطن' بنو تغورت' بنو عزرول اور بنو ورتابین ہیں یہ سب کے سب بنو دنید بن دمر ہیں۔ اس بات کا تذکرہ بربری نسابوں سے کیا ہے جو ابن حزم کے بیان کے خلاف اور دیگر زناتہ کے نساب بھی جوان کے قبائل ہیں سے یہی بات بیان کرتے ہیں اور وہ مکفش کی طرح ان کا نسب بیان نہیں کرتے حالانکہ وہ جبل قازاز کے باشندے ہیں جو مکناسہ' سجاسن' ربعان' تحلیلہ' قیسیات' داغمرت' تیفراض' وجدیجن' بنو بلولو اور بنو دمانی اور بنو توجین کے قریب ہے۔

بنو توجین: بنو توجین بلا شک وشبہ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہے ظاہری طور پر صحیح نسب کے لحاظ سے بنی واسین کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور وجدیجن' داغمرت اور بنو ورتیص کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ وہ برانس میں سے ہیں۔ جو بربر کا ایک بطن ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ابن عبدالحکم نے اپنی کتاب فتح مصر میں خالد بن حمید زناتی کا ذکر کیا ہے اور اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ شورہ میں سے ہے جو زناتہ کا ایک بطن ہے اور ہماری بھی اس کے متعلق یہی رائے ہے۔

یہ زناتہ کے قبائل اور انساب کے متعلق مختصر بیان ہے جو کسی کتاب میں موجود نہیں۔ واللّٰہ الهادی الی مسالک التحقیق لا رب غیره

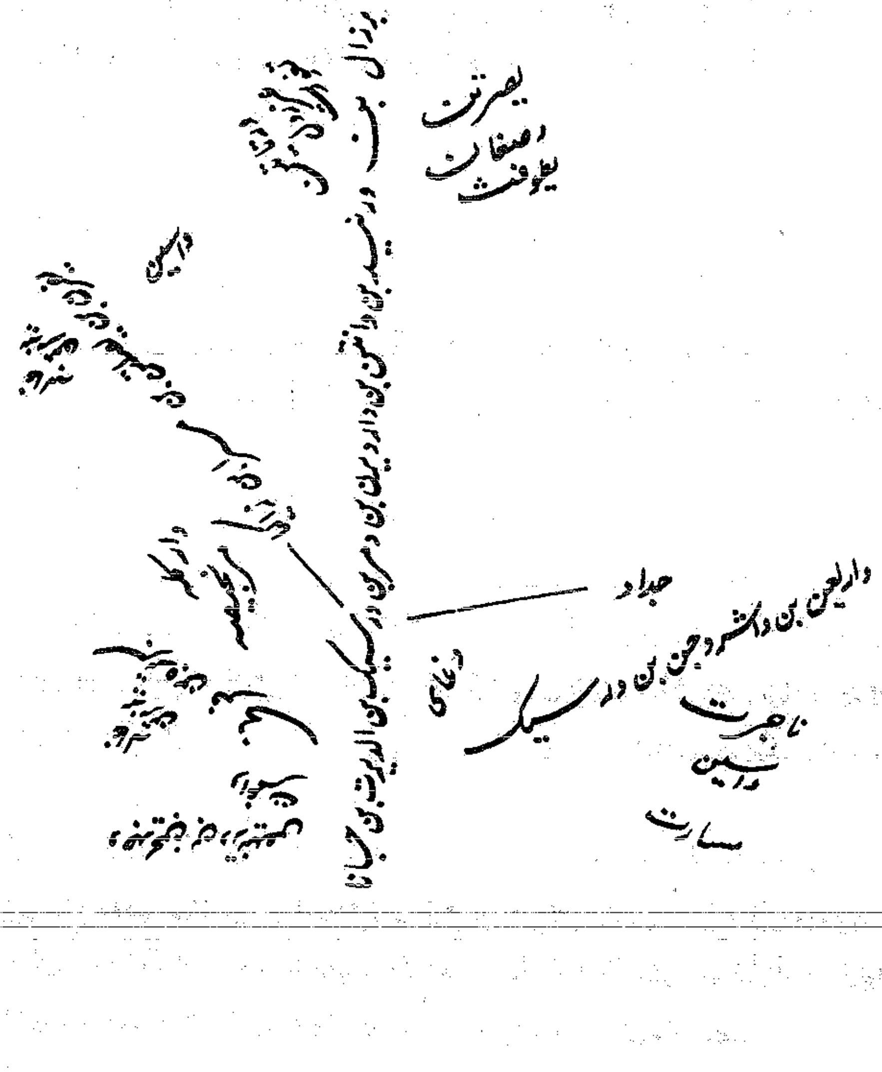

فصل

زناتہ کے نام اور اس لفظ کے مبنیٰ کے بیان میں

بہت سے لوگ اس لفظ کے مبنیٰ اور اشتقاق کے بارے میں اس طور پر تحقیق کرتے ہیں جو نہ ہی عربوں اور نہ ہی خود اہل قوم کے نزدیک معروف ہے' کہتے ہیں کہ یہ ایک نام ہے جسے عربوں نے اس قوم کے لئے وضع کیا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود اس قوم نے اس نام کو اپنے لئے وضع کیا ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے' کہتے ہیں کہ وہ نام زانا بن جانا ہے اور وہ نسب میں بھی کچھ اضافہ کرتے ہیں جس کا نسابوں نے ذکر نہیں کیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مشتق ہے اور عربوں کی زبان میں اسماء میں سے کوئی ایسا مستعمل معلوم نہیں ہوتا جو اپنے مادی حروف پر موجود ہو اور بعض اوقات بعض جہلاء زنا کے لفظ سے اس کا اشتقاق کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کی تائید ایک معمولی سی حکایت سے کرتے ہیں جسے حقیقت دھکے دیتی ہے اور یہ سب اقوال اس طرح اشارہ کرتے ہیں کہ عربوں نے ہر چیز کے لئے اسماء وضع کئے ہیں اور ان کا استعمال صرف ان اوضاع کی وجہ سے ہوتا ہے جو ان کی لغت نے ارتجالاً اور اشتقاقاً قائم کئے ہیں اور اکثر یہی ہوتا ہے۔

وگرنہ عربوں نے بہت سے ان اسماء کو بھی استعمال کیا ہے جو اپنی مسمیٰ میں ان کی زبان سے تعلق نہیں رکھتے' پس ابراہیم' یوسف اور اسحاق جیسے ناموں کو علم ہونے کی وجہ سے عبرانی زبان سے تبدیل نہیں کیا جائے گا اور یا زبان زدعام ہونے کی وجہ سے استعانت و تخفیف کے لئے ایسا نہیں کیا جائے گا جیسے لجام' دیباج' زنجبیل' نیروز' یاسمین اور اجر جیسے نام ہیں' پس یہ عربوں کے استعمال کی وجہ سے یوں ہو گئے ہیں گویا یہ ان کے اوضاع میں سے ہیں اور وہ انہیں معربہ کا نام دیتے ہیں اور کبھی وہ حرکات یا حروف میں کچھ تبدیلی بھی کرتے ہیں اور یہ بات ان کے ہاں مشہور و معروف ہے کیونکہ یہ بمنزلہ وضع جدید کے ہیں۔

اور کبھی لفظ کا حرف ایسا بھی ہوتا ہے جو ان کی زبان کے حروف میں سے نہیں ہوتا تو وہ اسے قریب المخرج حرف سے بدل دیتے ہیں' بلاشبہ حروف کے مخارج' کثیر اور منضبط ہوتے ہیں اور ان میں سے عربوں نے صرف اٹھائیس حروف ابجد کو بولا ہے اور ان میں سے ہر دو مخرجوں کے درمیان ایک سے زائد حروف آتے ہیں جن میں سے کچھ کو اقوام نے بولا ہے اور کچھ کو نہیں بولا نیز ان میں سے کچھ کو چند عربوں نے بولا ہے جیسا کہ اہل زبان کی کتب میں مذکور ہے۔

زناتہ کی تحقیق: پس جب یہ بات ثابت ہوگئی تو جان لیجئے کہ زناتہ کے لفظ کی اصل جانا کے صیغے سے ہے جو سب کے قوم کے باپ کا نام ہے اور وہ جانا بن یحییٰ ہے جس کا ذکر ان کے نسب میں مذکور ہے اور جب وہ تعمیم میں جنس کا ارادہ کرتے ہیں تو مفرد اسم کے ساتھ تاء ملا دیتے ہیں اور کہتے ہیں جانات اور جب تعمیم چاہتے ہیں تو تاء کے ساتھ نون زائد کر دیتے ہیں اور وہ

جاناتن بن جاتا ہے اور ان کا اس جیم کو بولنا عربوں کے نزدیک جیم کے مخرج سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اسے جیم اور شین کے درمیان بولتے ہیں جو سین کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور بعض چھوٹوں سے ان مخارج کو سننا آسان ہوتا ہے پس انہوں نے سین کے ساتھ زاء کے مخرج کے اتصال کی وجہ سے اُسے زاء میں بدل دیا اور وہ جنس پر دلالت کرنے والا مفرد لفظ زانات بن گیا۔ پھر انہوں نے اس کے ساتھ ھاء نسبت لگا دی اور زبان زدعام ہونے کی وجہ سے تخفیف کی خاطر زاء کے بعد الف کو حذف کر دیا۔ واللہ اعلم

فصل

اِس قوم کی اولیت اور طبقات کے بیان میں

افریقہ اور مغرب میں اس قوم کی اولیت' طویل صدیوں سے بربریوں کی اولیت سے مساوی ہے جس کے آغاز کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ان کے قبائل شمار سے زیادہ ہیں جیسے مغرادہ بنی یفرن' جرادہ' بنی یرسان' وجدیجن' عمرہ' تحصر ورتید اور بنی زنداک وغیرہ اور ان میں ہر ایک قبیلے کے متعدد بطن ہیں اور اس قوم کے مواطن اطراف طرابلس سے لے کر جبل اوراس تک اور الزاب سے تلمسان کی جانب تک اور پھر وادی ملویہ تک ہیں۔

اور اسلام سے قبل جراوہ کو ان میں کثرت اور ریاست حاصل تھی پھر وہ مغرادہ اور بنی یفرن کو حاصل ہوئی۔

افرنگی: اور جب افرنگیوں نے ان کے نواح میں بلادِ بربر پر قبضہ کر لیا تو یہ انہیں مقررہ ٹیکس ادا کرنے لگے اور ان کی اطاعت کرنے لگے اور ان کی جنگوں میں ان کے ساتھ پڑاؤ کرنے لگے اور دیگر امور میں بھی ان کی حمایت کرنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا اور مسلمانوں نے دھیرے دھیرے افریقہ کی طرف بڑھنا شروع کیا' ان دونوں افرنگیوں کا بادشاہ گریگوری تھا پس زناتہ اور بربریوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں گریگوری کو مدد دی مگر یہ سب پراگندہ اور منتشر ہو گئے اور گریگور قتل ہو گیا اور ان کے اموال غنائم بن گئے اور ان کی عورتیں قیدی بن گئیں اور سبیطلہ فتح ہو گیا۔

فتح جلولاء: پھر مسلمان افریقہ کی جنگ سے واپس آ گئے اور انہوں نے جلولاء اور دیگر شہروں کو فتح کیا اور وہ افرنگی بھی جوان کی اولادوں پر حکومت کرتے تھے' سمندر کے پیچھے اپنے وطنوں کو واپس لوٹ آئے اور بربریوں نے اپنے آپ کو عربوں کے لئے مقاومت خیال کر لیا اور وہ اکٹھے ہو کر پہاڑی قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے اور زناتہ' کاہنہ اور ان کی قوم جراوہ کے ساتھ جبل اوراس میں جا ملے جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس عربوں نے ان میں خوف' خونریزی کی اور میدانوں' پہاڑوں اور جنگلوں میں ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ طوعاً وکرہاً اسلام میں داخل ہو گئے اور مصری حکومت کے مطیع ہو گئے اور انہوں نے ان امور کو سنبھال لیا جنہیں افرنگی سنبھالا کرتے تھے یہاں تک کہ مغرب میں عربی حاکم کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور اس نے انہیں کتامہ وغیرہ بربریوں کے افریقہ سے نکال دیا اور اس زناتی قوم نے زناد الملک پر قدح کی پس اس نے ان سے پوشیدگی اختیار کی اور انکے دو طبقوں میں نسلاً بعد نسلٍ باری باری حکومت چلتی رہی جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فصل

کاہنہ اور زناتہ میں سے ان کی قوم جراوہ کے حالات اور فتح کے وقت مسلمانوں کے ساتھ اُن کا سلوک

افریقہ اور مغرب میں یہ بربری قوم بڑی قوت وکثرت اور جمعیت کی مالک تھی اور یہ لوگ اپنے شہروں میں افرنگیوں کے اطاعت گزار تھے اور نواح کے تمام حکمران بھی ان کے ساتھ تھے اور بوقت ضرورت افرنگیوں کی مدد کرنا ان پر واجب تھا' جب مسلمان افریقہ کی فتح کے لئے اپنی فوجوں کے ساتھ سایہ فگن ہوئے تو انہوں نے مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کے لئے گریگوری کو مدد دی' یہاں تک کہ مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور ان کی جمعیت پراگندہ ہوگئی اور ان کی حکومت منتشر ہوگئی اور اس کے بعد افریقہ میں مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے اور ان کو جمع کرنے والی کوئی جگہ نہ رہی' کیونکہ وہ تمام بربری اقوام سے ان کے مواطن ونواح میں جنگ کررہے تھے اور جو لوگ افرنگیوں میں سے ان کے ساتھ آملے تھے ان سے بھی برسرِ پیکار تھے۔

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ: اور جب مسلمان حضرت علیؓ اور معاویہؓ کی جنگ میں مشغول ہو گئے تو انہوں نے افریقہ کے معاملہ کو خیر باد کہہ دیا پھر حضرت معاویہؓ نے عام الجامعہ کے بعد عقبہ بن نافع فہری کو اس کا والی بنایا تو اس نے اپنی ولایت ثانیہ میں مغرب میں خونریزی کی اور سوس تک پہنچ گیا اور واپسی پر الزاب میں قتل ہوگیا اور بربریوں نے اوربہ کے عظیم آدمی کسیلہ پر اتفاق کرلیا اور اس کے بعد عبدالملک بن مروان کے زمانے میں زہیر بن قیس بلوی نے اس پر چڑھائی کی تو اس نے اسے شکست دی اور قیروان پر قابض ہوگیا اور اس نے مسلمانوں کو افریقہ سے نکال باہر کیا۔

حسان بن نعمان: پھر عبدالملک نے حسان بن نعمان کو مسلمان فوجوں کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے بربریوں کو شکست دی اور کسیلہ کو قتل کر دیا اور قیروان' قرطاجنہ' افریقہ' افرنجہ اور روم کو سسلی اور اندلس تک واپس لے لیا اور رومیوں کی حکومت ان کے قبائل میں بکھر گئی اور زناتہ' بربریوں کے تمام قبائل سے بڑے اور جموع وبطون کے لحاظ سے زیادہ تھے۔

جراوہ کا موطن: اور ان میں سے جراوہ کا موطن' جبل اوراس میں تھا۔ جو کہ کراد بن الدیرت بن جانا کی اولاد میں سے ہیں اور ان کی حکومت کاہنہ کے پاس تھی اور ذہیا بنت۔۔۔بن نیعان بن بارد بن مصکری بن افرد بن وصیلا بن جراد ان کی حکمرانی تھی' جس کے تین بیٹے تھے' جنہوں نے اپنی قوم کی حکومت کو اپنے اسلاف سے وراثت میں حاصل کیا اور اس کی گود

میں پرورش پائی' پس وہ ان کی وجہ سے ان پر اوران کی قوم پراپنے آپ کو ترجیح دینے لگی نیز اس وجہ سے بھی کہ اسے کہانت و معرفت سے ان کے احوال غیبیہ اورعواقب امور کو جاننے کا ادعاء تھا پس اس نے ان کی حکومت حاصل کر لی۔

ہانی بن بکور ضریسی بیان کرتا ہے کہ اس نے ان پر پینتیس سال حکومت کی اور ایک سو ستائیس سال تک زندہ رہی اور جبل اوراس کی جانب عقبہ بن نافع کا قتل بھی میدان اوراس کی انگیخت سے ہوا تھا کیونکہ اس نے برابرہ کو اس کے خلاف اکسایا تھا اور مسلمانوں کو اس کی یہ بات معلوم تھی۔

کسیلہ کا قتل: پس جب تمام بربریوں کا خاتمہ ہو گیا اور کسیلہ قتل ہو گیا تو انہوں نے جبل اوراس میں اس کاہنہ کی پناہ کی طرف رجوع کیا اور بنو یفرن اور افریقہ کے قبائل زناتہ اور البتر اء کے باقی ماندہ لوگ اس سے آ ملے پس اس نے اپنے پہاڑ کے سامنے ان سے میدان میں ملاقات کی اور مسلمانوں کو شکست ہوگئی اوراس نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا' یہاں تک کہ انہیں افریقہ سے نکال دیا۔

اور حسان نے برقہ پہنچ کر اقامت اختیار کر لی یہاں تک کہ عبدالملک کی طرف سے مدد آ گئی' پس اس نے ۷۴ھ میں ان پر چڑھائی کر کے ان کی فوجوں کو منتشر کر دیا اوران پر حملہ کر کے کاہنہ کو قتل کر دیا اور بزور قوت جبل اوراس میں گھس گیا اور اس میں تقریباً ایک لاکھ آدمیوں کو قتل کیا اور کاہنہ کے دو بیٹے' حسان سے جا ملے تھے جو اچھی طرح اسلام لائے تھے اوران دونوں کی اطاعت بھی ٹھیک ٹھاک تھی اور حسان نے انہیں ان کی قوم جراوہ پر اور جو لوگ جبل اوراس میں اُن کے ساتھ آ ملے تھے ان پر حاکم مقرر کر دیا۔

پھر اس کے بعد ان کی جمعیت پریشان ہوگئی اوران کی حکومت جاتی رہی اور جراوہ' بربری قبائل کے درمیان مختلف جماعتوں میں بٹ گئے اوران میں سے ایک قوم'ملیلہ کے سواحل پر رہتی تھی' جس کے آثار ان کے پڑوسیوں کے درمیان موجود ہیں اور جب چوتھی صدی کے شروع میں تلمسان میں موسیٰ بن ابوالعافیہ نے ابوالعیس کی حکومت پر غلبہ حاصل کیا تو وہ بھی انہی کی طرف گیا تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس یہ ان کے ہاں مہمان بن کر اترا اوراس نے وہاں ایک قلعہ تعمیر کیا یہاں تک کہ وہ بعد میں تباہ و برباد ہو گیا اوراس دور تک اس وطن کی ایک جماعت اس کے بطون اوران کی اس طرف آنے والے قبائل غمارہ میں داخل ہیں۔ واللہ وارث الارض و من علیھا

فصل

اسلام میں زناتہ کی حکومتوں کے آغاز کے حالات

اور مغرب اور افریقہ میں انہیں حکومت کا ملنا

جب وہ افریقہ اور مغرب میں مرتدین کے معاملات سے فارغ ہوا اور بربری' اسلام کی حکومت کے مطیع ہو گئے اور عرب

قابض ہو گئے اور بنوامیہ دمشق میں کرسی اقتدار پر بیٹھ کر عربوں کی حکومت اور خلافت کے بلاشرکت غیرے حکمران بن گئے اور دیگر اقوام اور علاقوں پر بھی قابض ہو گئے تو انہوں نے مشرق میں ہندوچین' اور شمال میں فرغانہ' اور جنوب میں حبشہ اور مغرب میں بربر اور اندلس میں بلاد افرنجہ اور جلالقہ تک خوب خونریزی کی اور اسلام نے اپنے قدم جما لئے اور عربوں کی حکومت' اقوام پر چھا گئی۔

پھر بنی امیہ نے بنو ہاشم کی ناک کاٹ دی جو عبد مناف کے نسب میں ان کے حصہ دار تھے اور وصیت کے مطابق حکومت کے استحقاق کے مدعی تھے' انہوں نے دوبارہ ان کے خلاف خروج کیا تو انہوں نے ان میں خوب خونریزی کی اور انہیں قیدی بنایا یہاں تک کہ سینے' کینے سے بھر گئے اور عداوت مستحکم ہو گئی اور حضرت علیؓ سے لے کر ان کے بعد آنے والے ہاشمی خلیفوں کی خلافت کے مسئلہ میں اختلاف کے باعث' شیعہ متعدد فرقے بن گئے۔

پس کچھ لوگ خلافت کو آلِ عباسؓ کی طرف اور کچھ آل حسنؓ کی طرف لے گئے اور دیگر لوگ اسے آلِ حسینؓ کی طرف لے گئے۔

یمنی حکومت: پس شیعہ آلِ عباس نے خراسان میں حاضر ہونے کا پروپیگنڈہ کیا اور وہاں یمنی حکومت قائم ہو گئی۔ یہ عظیم حکومت خلافت کی جامع تھی' انہوں نے بغداد آ کر امویوں کے قتل کرنے اور انہیں قیدی بنانے کو مباح قرار دے دیا اور ان کے مسافروں میں سے عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام بچ کر اندلس چلا گیا اور اس نے وہاں پر از سرِ نو امویوں کی دعوت دی اور ہاشمی بادشاہ سے ماوراء البحر کا علاقہ لے لیا پس ان کا جھنڈا وہاں نہیں لہرایا۔

آلِ ابوطالب کا آلِ عباس سے حسد: اللہ تعالیٰ نے آلِ عباس کو جس خلافت وحکومت سے سرفراز فرمایا تھا' آلِ ابو طالب اس پر حسد کرنے لگے تو آلِ ابوطالب میں سے مہدی محمد بن عبداللہ نفس زکیہ نے ابوجعفر منصور کے خلاف خروج کیا جن کے حالات بیان ہو چکے ہیں۔ بنی عباس کی فوجوں نے متعدد معرکوں میں انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا اور مہدی کا بھائی ادریس بن عبداللہ ایک جنگ میں مغرب اقصیٰ کی طرف بھاگ گیا' پس اور بہ اور قبیلہ کے بربریوں نے اس کی دعوت کا جواب دیا اور وہ اس کی دعوت اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کی دعوت کے ذمہ دار بن گئے اور انہوں نے اسے حکومت دے دی اور مغربِ اقصیٰ اور اوسط پر غالب آ گئے اور انہوں نے ادریس کی دعوت کو وہاں کے باشندوں میں پھیلایا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کی دعوت کو زناتہ کے باشندوں میں پھیلایا جو بنی یفرن اور مغراوہ میں سے تھے اور انہوں نے بنی عباس کے مقبوضات میں سے بھی کچھ علاقہ اُسے لے کر دیا اور ان کی حکومت عبیدیوں کے ہاتھوں تباہ ہونے تک قائم رہی اور اس دوران میں طالبی ہمیشہ ہی مشرق میں خلافت کے مشتاق رہے اور اپنے داعیوں کو قاصیہ سے بھیجتے رہے یہاں تک کہ ابوعبداللہ محتسب نے افریقہ میں امام اسماعیل بن جعفر صادق کے بیٹے مہدی کی طرف دعوت دی تو کتامہ کے بربری اور ان کے ساتھ ضہاجہ کے جو آدمی تھے انہوں نے کھڑے ہو کر اغالبہ کے ہاتھوں سے افریقہ کو چھین کر اس پر قبضہ کر لیا اور عرب مشرق میں اپنی حکومت کے مرکز کی طرف واپس آ گئے اور مغرب کے نواح میں ان کی حکومت باقی نہ رہی اور جب عربوں میں مذہب راسخ ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے مغرب کی حکومت اور مضر کو پامال کرنے کی ذمہ داری کو اپنے کندھوں سے اُتار پھینکا اور ایمانی بشاشت ان کے دلوں میں رچ بس گئی اور انہوں نے خدائے برحق کے وعدے پر یقین کر لیا کہ

''زمین اللہ کی ملکیت ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے''۔

پس حکومت کے جانے سے مذہب نہیں جاتا اور نہ ہی حکومت کے نشانات مٹنے سے مذہب کی بنیادیں اکھڑتی ہیں۔

یہ اللہ کا وعدہ ہے جسے وہ اپنے امر کی تکمیل اور تمام ادیان پر اپنے دین کے غالب کرنے کے بارے میں ضرور پورا کرے گا' پس اس وقت بربریوں نے حکومت کے حاصل کرنے اور بنی عبدمناف میں سے اعیاض کی دعوت کے قیام کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ کیا' وہ ان کے ارتقاء سے حسد کے باعث لوگوں کو روکتے تھے یہاں تک کہ وہ افریقہ میں کتامہ جیسے اور مغرب میں مکنامہ جیسے قبیلوں کو ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔

زناتہ کا حسد: اور اس بارے میں زناتہ نے ان سے حسد کیا اور یہ جمعیت اور قوت کے لحاظ سے ان سب سے بڑھ کر تھے پس انہوں نے اس کے لئے تیاری کی یہاں تک کہ ان کے ساتھ حصہ دار بن گئے اور مغرب اور افریقہ میں بنی یفرن کو صاحب الحمار اور پھر یعلی بن محمد اور اس کے بیٹوں کے ہاتھ پر عظیم حکومت حاصل تھی' پھر مفرادہ کو بنی خزر کے ہاتھ پر ایک دوسری حکومت حاصل تھی جس کے بارے میں انہوں نے بنی یفرن اور ضہاجہ سے تنازعہ کیا پھر یہ اقوام مٹ گئیں اور ان کے بعد مغرب میں ان کی ایک اور قوم نے حکومت حاصل کر لی اور مغرب اقصیٰ میں بنی مزین کو ایک حکومت حاصل تھی اور مغرب اوسط میں بنی عبدالواد کو ایک دوسری حکومت حاصل تھی جس میں بنوتوجین اور مفرادہ کی ایک جماعت بھی ان کی حصہ داری تھی جیسا کہ ہم اسے مفصل بیان کریں گے اور ہم ان کے ایام اور بطون کو اس طریق پر بیان کریں گے جیسے ہم نے بربریوں کے حالات میں اختیار کیا ہے۔

واللہ المعین سبحانہ لا رب سواہ و لا معبود الاّ ایاہ.

فصل

زناتہ کا طبقہ اُولیٰ ___ ہم اسی سے بنی یفرن اور اوران کے انساب وقبائل کے حالات اورافریقہ اور مغرب میں ان کی حکومتوں کے واقعات سے آغاز کرتے ہیں

بنویفرن' زناتہ کے قبائل میں سے ہیں اوران سے وسیع تر بطون والے ہیں اوران کے نسابوں کے نزدیک یہ بنو یفرن بن یصلتن بن مسرابن زاکیابن ورسیک بن الدیرت بن جانا ہیں اور مفرادہ اور بنویرنیان اور بنوداسین کے بھائی ہیں اور بربریوں کی زبان میں تمام بنویصلتن اور یفرن' تارکول ہیں اوران کے بعض نسابوں کا قول ہے کہ یفرن' ورتینذ بن جانا کا بیٹا ہے مفرادہ اور غمرت اور وجدیجن اس کے بھائی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ یفرن بن مرہ بن ورسیک بن جانا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ جانا کا صلبی بیٹا ہے اور صحیح بات وہی ہے جسے ہم نے ابوبکر محمد بن حزم سے بیان کیا ہے۔

<u>ان کے قبائل</u>: ان کے قبائل بہت سے ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور بنووارکو اور مرنجیصہ ہیں اور فتح کے زمانے میں بنویفرن' زناتہ کے سب سے بڑے اور طاقتور قبائل تھے اور افریقہ اور جبل ادراس اور مغرب اوسط میں بھی ان کے بطون قبائل موجود تھے۔ جب افریقہ فتح ہوا تو افریقہ اور وہاں کے رہنے والے بربریوں پر اللہ کی فوجیں یعنی عرب مسلمان چھا گئے اور انہوں نے ان کی قوت کا خاتمہ کر دیا یہاں تک کہ دین نے اپنے قدم جمالئے اور وہ لوگ اچھی طرح اسلام لے آئے۔

<u>خوارج کے دین کی اشاعت</u>: جب عربوں میں خوارج کے دین کی اشاعت ہوئی اور مشرق میں خلفاء نے عربوں کو غالب کر دیا اور انہوں نے ان سے جنگیں کیں تو یہ قاصیہ کی طرف آ گئے اور وہاں پر بربریوں میں اپنے دین کی اشاعت کرنے لگے تو ان کے رؤسا نے اس دین کے مذاہب کے اختلاف کے باوجود اسے جلدی جلدی اختیار کر لیا' کیونکہ خوارج کے رؤسا' اباضیہ اور صفریہ وغیرہ سے اپنے احکام میں اختلاف رکھتے تھے جیسا کہ ہم نے اس کے باب میں اسے بیان کیا ہے'

پس بربریوں میں یہ دین پھیل گیا اور یفرن نے بھی اس میں حصہ لیا اور اسے اختیار کر لیا اور اس کی خاطر جنگیں کیں۔

ابوقرہ :اور مغرب اوسط کے باشندوں میں سے سب سے پہلے ابوقرہ نے ان میں سے لوگوں کو اس امر کے لئے اکٹھا کیا پھر اس کے بعد ابو یزید صاحب الحمار اور اس کی قوم بنو دار کو اور مرنجیصہ نے انہیں اکٹھا کیا پھر انہیں خوارج کے دین کو چھوڑنے کے بعد مغرب اقصیٰ میں یعلی بن محمد صالح اور اس کے بیٹوں کے ہاتھ پر دو حکومتیں ملیں جسے ہم مفصل بیان کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

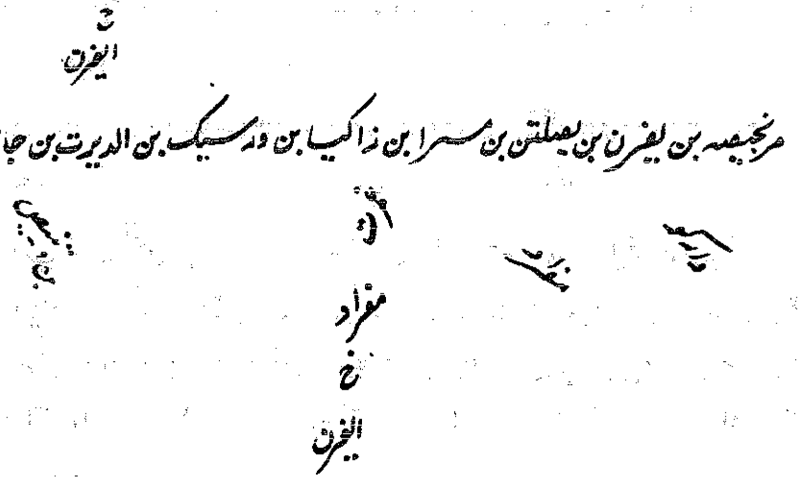

فصل

ابوقرہ اور اُس کی قوم کو تلمسان میں جو حکومت حاصل تھی اُس کے حالات اور اُس کا آغاز وانجام

مغرب اوسط میں بنی یفرن کے بہت سے بطون' تلمسان کے نواح میں جبل بنی راشد تک پائے جاتے ہیں اور وہ اس زمانے تک انہی سے معروف و مشہور ہے' اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تلمسان کی حد بندی کی تھی جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور جس زمانے میں خلافت بنو اُمیہ سے بنوعباس میں منتقل ہوئی اس وقت ان کا سردار ابوقرہ تھا اور ہمیں اس کے نسب کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں کہ وہ انہی میں سے تھا۔

میسرہ کا قتل: اور جب مغرب اقصیٰ میں برابرہ کی حالت خراب ہوگئی اور میسرہ اور اس کی قوم خوارج کی دعوت دینے لگے تو برابرہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کی جگہ زناتہ میں سے خالد بن حمید کو اپنا لیڈر بنالیا اور جیسا کہ مشہور ہے اس نے کلثوم بن عیاض سے جنگیں کیں اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد ابوقرہ' زناتہ کا لیڈر بن گیا اور جب بنی امیہ کی حکومت مضبوط ہوگئی تو خارجیت' بربریوں' ملک' ریخومۃ القیروان' ہوارہ' طرابلس کے زناتہ' سلجماسہ کے مکناسہ اور ابن رستم تاہرت میں بکثرت پھیل گئی۔

ابن الاشعث: اور ابوجعفر منصور کی جانب سے ابن الاشعث افریقہ آیا تو بربر اس سے خوفزدہ ہو گئے پس اس نے تمام اسباب کا خاتمہ کر کے جنگوں کو بند کر دیا' پھر بنو یفرن' تلمسان کے نواح میں بگڑ گئے اور خارجیت کی دعوت دینے لگے اور انہوں نے ۱۴۸ھ میں اپنے عظیم لیڈر ابوقرہ کی بیعت خلافت کرلی' ابن الاشعث نے ان کی طرف اغلب بن سوادہ تمیمی کو بھیجا تو وہ الزاب تک پہنچ گیا اور ابوقرہ مغرب اقصیٰ کی طرف بھاگ گیا اور اغلب کے واپس آ جانے کے بعد پھر وہ اپنے وطن میں واپس آ گیا۔

برابرہ کی بغاوت: اور جب ۱۵۰ھ میں برابرہ نے عمرو بن حفص بن ابی صفرہ جس کا لقب ہزار مرد تھا' کے خلاف بغاوت کی اور طنبہ میں اس کا محاصرہ کرلیا تو محاصرہ کرنے والوں میں ابوقرہ الیفرنی بھی اپنی صفریہ قوم کے چالیس ہزار جوانوں کے ساتھ شامل تھا جب اس پر محاصرہ تنگ ہو گیا تو اس نے ابوقرہ سے ساز باز کی کہ وہ اس سے اس شرط پر اپنے بیٹے کے ہاتھ پر چھوڑ دے کہ وہ اسے چالیس ہزار اور اس کے بیٹے کو چار ہزار دے دے گا' پس وہ اپنی قوم کے ساتھ چلا گیا اور برابرہ' طنبہ سے منتشر ہو گئے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے قیروان میں اس کا محاصرہ کرلیا اور اس کے خلاف اکٹھے ہو گئے اور ابوقرہ بھی تین لاکھ

پچاس ہزار تین سو جوانوں کے ساتھ ان میں شامل تھا' جن میں پچاس ہزار گھڑ سوار تھے۔

عمرو بن حفص کی وفات: اس محاصرہ میں عمرو بن حفص مرگیا اور یزید بن حاتم افریقہ کا والی بن کر آیا پس اس نے ان کی فوجوں کو اوران کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا اور جب خوارج کا لیڈر ابو حاتم کندی قتل ہوگیا تو اس کے بعد ابوقرہ اور بنو یفرن تلمسان میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلے گئے اور اس نے بنی یفرن سے جنگ کی اور یزید بن حاتم' مغرب کے نواح میں دور تک چلا گیا اور اس کے باشندوں میں اس قدر خونریزی کی کہ وہ مطیع اور سیدھے ہوگئے' اس کے بعد بنی یفرن نے کوئی بغاوت نہیں کی اور ابو یزید کو افریقہ میں بنی دار کو اور مرنجیصہ میں بڑی قدر و منزلت حاصل ہوگئی۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

بنی یفرن میں سے ابو یزید خارجی صاحب الحمار کے حالات اور شیعوں کے ساتھ اس کے معاملے کا آغاز وانجام

یہ شخص بنی دارکو میں سے تھا جو مرنجیصہ کے بھائی ہیں اور یہ سب بنی یفرن کے بطون میں سے ہیں' اس کی کنیت ابو یزید اور نام مخلد بن کیداد تھا' اس کے نسب کے بارے میں اس کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہوا۔

> ''ابو محمد بن حزم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو یوسف الوراق نے ایوب بن ابی یزید سے بیان کیا ہے کہ اس کا نام مخلد بن کیداد بن سعد اللہ بن مغیث بن کرمان بن مخلد بن عثمان بن ورغت بن حویفر بن سمران بن یفرن بن جانا ہے جسے زناتہ کہتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بعض بربریوں نے بھی زائدہ بن یفرن اور جانا کے ناموں کے بارے میں بتایا ہے''۔

ابن الرقیق: اور اسی طرح ابن الرقیق نے بھی اسے بنی واسین بن ورسیک بن جانا کی طرف منسوب کیا ہے اور ان کے نسب کے متعلق اس فصل کے آغاز میں بیان کیا جاچکا ہے۔

کیداد: اور اس کا باپ کیداد' بلاد سوڈان میں تجارت کے لئے آیا جایا کرتا تھا۔ وہیں پر کرکو شہر میں ابو یزید اس کے ہاں پیدا ہوا اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام سیکہ تھا' یہ اسے ساتھ لے کر بلاد قصطیلہ میں قیطون زناتہ میں واپس آیا اور توزر اور تقیوس کے درمیان پھرتا پھراتا توزر میں فروکش ہوگیا اور اس نے قرآن پڑھا اور تربیت پائی اور نکاریہ سے میل ملاپ کیا اور ان کے

مذاہب کی طرف مائل ہو گیا اور ان سے ان کے مذاہب کا علم حاصل کیا اور ان کا لیڈر بن گیا اور تیہرت میں ان کے مشائخ کے پاس گیا اور جن دنوں عبید اللہ مہدی سلجماسہ میں قید تھا اس نے ان میں سے ابوعبیدہ سے علم حاصل کیا اور اس کا باپ کیداد اسے فقر وافلاس کی حالت میں ہی چھوڑ کر مر گیا۔

اور اہل قیطون اسے اپنے زائد اموال دینے لگے اور یہ ان کے بچوں کو قرآن اور مذاہب نکاریہ کی تعلیم دینے لگا اور اس کے متعلق یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ اہل ملت کی تکفیر کرتا ہے اور حضرت علیؓ کو گالیاں دیتا ہے تو یہ خوف زدہ ہو کر تقیوس چلا گیا اور توزر اور تقیوس کے درمیان پھرتے پھراتے والیوں پر حملے کرنے لگا اور اس کے متعلق یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ سلطان کے خلاف بغاوت کا اعتقاد رکھتا ہے تو والیوں نے اسے قصطیلہ میں قتل کرنے کی منت مانی تو یہ ۳۱۰ھ میں حج کو چلا گیا مگر اس کو تلاش وتعاقب نے زچ کر دیا تو یہ طرابلس کے نواح سے تقیوس واپس آ گیا۔

ابو یزید کی گرفتاری: اور جب عبداللہ وفات پا گیا تو قائم نے اہل قصطیلہ کو اس کے گرفتار کرنے پر مجبور کیا تو یہ مشرق میں چلا گیا اور اپنا مقصد پورا کر کے اپنے وطن واپس آ گیا اور ۳۲۵ھ میں پوشیدہ طور پر توزر میں داخل ہو گیا اس کے متعلق ابن فرقان نے والی کے پاس شکایت کی تو اس نے اُسے گرفتار کر لیا اور زناتہ فوراً اپنے علاقے میں آ گئے اور ان کے ساتھ نکاریہ کا لیڈر ابوعمار نابینا بھی تھا اور جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے اس کا نام عبدالحمید تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جن سے ابو یزید نے علم حاصل کیا تھا پس انہوں نے والی سے اُسے رہا کرنے کا مطالبہ کیا تو اس نے ان سے بہانہ کیا کہ وہ اس سے ٹیکس لینا چاہتا ہے' پس وہ ابو یزید کے بیٹوں فضل اور یزید کے پاس گئے اور قید خانے پر حملہ کر کے محافظوں کو قتل کر دیا اور اسے قید خانے سے نکال کر لے گئے پس وہ بنی دارکلا کے علاقے میں چلا گیا اور ایک سال تک وہاں ٹھہرا رہا اور جبل اوراس میں اور بنی برزال کے موطن میں جو جبال میں مسیلہ کی جانب واقع ہیں آتا جاتا رہا نیز مفرادہ میں سے بنی زنداک کے پاس آتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا۔

اوراس میں آمد: پس یہ بارہ سواروں کے ساتھ ابوعمار کی معیت میں اوراس آیا اور یہ لوگ نوالات میں نکاریہ کے ہاں فروکش ہو گئے اور اس کے اقرباء اور خوارج اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کے ساتھی ابوعمار نے ان کی ان شرائط پر اس کی بیعت لی وہ شیعوں سے جنگ کریں گے اور غنائم کو لوٹیں گے اور انہیں قیدی بنائیں گے نیز اگر وہ مہدیہ اور قیروان میں کامیاب ہو گئے تو ان کی حکومت شوریٰ سے ہو گی۔ یہ واقعہ ۳۳۱ھ کا ہے۔

حاکم باغیہ کی نگرانی: اور یہ لوگ حاکم باغیہ کی پوشیدہ طور پر بعض راستوں پر نگرانی کرنے لگے اور انہوں نے اس کے علاقے پر قبضہ کر لیا اور ۳۳۲ھ میں وہاں کے بعض محلات کو بھی لوٹ لیا اس طرح اس نے بربریوں کو بھی فتنہ میں ملوث کر دیا پھر یہ انہیں ساتھ لے کر حاکم باغیہ کی طرف بڑھا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی' پس وہ جبل کے علاقے میں چلے گئے اور حاکم باغیہ نے ان پر چڑھائی کی اور شکست کھا کر اپنے علاقے کی طرف واپس آ گیا تو ابو یزید نے اس کا محاصرہ کر لیا۔

اور ابوالقاسم نے باغیہ کے حکمران کانون کی مدد کے لئے قائم کو مجبور کر کے کتامہ کی طرف بھیجا' جب فوجوں کی

مڈبھیڑ ہوئی تو ابو یزید اور اس کے ساتھیوں نے ان پر شبخون مارا اور انہیں شکست دی لیکن وہ باغیہ کو سر نہ کر سکا۔

اور ابو یزید نے بنی واسین کے ان بربریوں کو خط لکھا جو قصطیلہ کے ارد گرد رہتے تھے تو انہوں نے ۳۳۳ھ میں توزر کا محاصرہ کر لیا اور وہ تبسہ کی طرف چلا گیا اور اس میں صلح سے داخل ہو گیا پھر اسی طرح وہ بجایہ اور مرماجنہ میں بھی داخل ہو گیا اور انہوں نے اُسے سیاہی مائل سفید رنگ گدھا ہدیۃً دیا پس وہ ہمیشہ اس پر سوار ہوتا رہا یہاں تک کہ صاحب الحمار مشہور ہو گیا۔

اربض پر قبضہ: اور اربض میں اس کی اطلاع کتامہ کی فوجوں کو پہنچی تو وہ منتشر ہو گئیں اور اس نے اربض پر قبضہ کر کے اس کے امام الصلوٰۃ کو قتل کر دیا اور اس نے تبسہ کی طرف بھی ایک فوج بھیجی جس نے اس پر قبضہ کر کے اس کے گورنر کو قتل کر دیا اور مہدیہ میں قائم کو خبر پہنچی تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور اس نے شہروں اور سرحدوں کے کنٹرول کے لئے فوجوں کو بھیجا۔

بشری الصقلی: اور اس نے اپنے غلام بشری الصقلی کو باجہ کی طرف بھیجا اور میسور کو فوجوں کا سالار مقرر کیا تو اس نے مہدیہ کی جانب پڑاؤ ڈال دیا اور خلیل بن اسحاق کو قیروان کی طرف بھیجا تو اس نے وہاں پڑاؤ ڈال دیا اور ابو یزید باجہ میں بشری کی طرف گیا اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور ابو یزید اپنے گدھے پر سوار ہوا اور اپنا عصا پکڑا تو نکاریہ اس کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے پڑاؤ تک بشری کی مخالفت کی تو وہ شکست کھا کر تونس کی طرف چلا گیا اور ابو یزید باجہ میں داخل ہو گیا اور اسے لوٹا اور بشری تونس کی طرف چلا گیا اور ہر طرف کے بربری مرتد ہو گئے پس اس نے تونس کو خیر باد کہہ دیا اور سوسہ چلا گیا اور اہل تونس نے ابو یزید سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور ان پر والی مقرر کر کے وادئ مجدرہ میں پہنچ کر پڑاؤ ڈال دیا اور وہاں اسے فوجیں آملیں اور لوگ اس سے ڈر کر قیروان کی طرف بھاگ گئے اور جھوٹی افواہوں میں اضافہ ہو گیا۔

نواحِ افریقہ پر فوج کشی: اور ابو یزید نے اپنی فوجوں کو نواحِ افریقہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے وہاں پر غارت گری کی اور بے شمار لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا پھر وہ رفادہ کی طرف گیا تو وہاں کے کتامہ منتشر ہو کر مہدیہ چلے گئے اور ابو یزید ایک لاکھ فوج کے ساتھ رفادہ گیا پھر وہ قیروان کی طرف بڑھا تو وہاں پر خلیل بن اسحاق محصور ہو گیا پھر اس نے اسے صلح کا چکمہ دے کر پکڑ لیا اور اسے قتل کرنا چاہا تو ابو عمار نے اسے مشورہ دیا کہ اسے زندہ رہنے دیا جائے مگر اس نے اس کی بات نہ مانی اور اُسے قتل کر دیا اور انہوں نے قیروان میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا اور مشائخ نے اس سے ملاقات کی تو اس نے ڈانٹ ڈپٹ کے بعد اس شرط پر انہیں امان دے دی کہ وہ شیعوں کے مددگاروں کو قتل کر دیں۔

اہل قیروان کا وفد: اور اس نے اہل قیروان میں سے اپنے ایلچیوں کا ایک وفد قرطبہ کے حاکم ناصر اموی کے پاس بھیجا۔ جو اس کا اطاعت گزار اور اس کی دعوت قائم کرنے والا اور اس کی مدد کا طالب تھا تو وہ وفد کامیابی کے ساتھ اور کچھ وعدے لے کر اس کے پاس واپس آیا اور فتنہ کے دیگر ایام میں بھی وہ ہمیشہ ہی ان باتوں کو دہراتا رہا۔ یہاں تک کہ ۳۳۵ھ کے آخر میں اس نے اپنے بیٹے ایوب کو بھیجا اور ناصر کے باقی ماندہ عہد میں بھی اس کا اس کے ساتھ رابطہ رہا۔

میسور کی روانگی: اور میسور مہدیہ سے فوجوں کے ساتھ گیا اور ہوارہ کے بنو کلان بھاگ کر ابو یزید سے جا ملے اور انہوں

نے اسے میسور سے جنگ کرنے کی ترغیب دی تو وہ اس کے مقابلہ میں گیا اور خوب جنگ ہوئی اور ابویزید اور نکاریہ نے بے جگری سے جنگ کی پس میسور کو شکست ہوئی اور ابوکملان نے میسور کو قتل کر دیا اور اس کے سر کو قیروان اور پھر مغرب کی طرف بھیج دیا اور اس کی چھاؤنی کو لوٹ لیا۔

اور ابویزید نے اپنی فوجوں کو شہر کی طرف بھیجا جو بزور قوت اس میں داخل ہو گئیں اور انہوں نے بہت قتلام اور مثلہ کیا اور افریقہ کے نواح میں بھی بہت قتلام ہوا اور بستیاں اور گھر خالی ہو گئے اور جو تلوار سے بچ گئے انہیں بھوک نے تباہ کر دیا میسور نے قتل کے بعد ابویزید لوگوں کو حقیر سمجھنے لگا پس وہ ریشم پہننے لگا اور چالاکیاں کرنے لگا اس کے ساتھیوں نے اس بات سے برا منایا اور شہروں کے رؤسا نے بھی اسے لکھا اس دوران میں قائم مہدیہ میں پیچ و تاب کھا رہا تھا اور کتامہ اور ضہاجہ کو اپنے ساتھ محاصرہ کے لئے جمع کر رہا تھا اور ابویزید بھی چل کر مہدیہ میں فروکش ہو گیا اور اس کی فوجوں نے جنگ کی اور انہیں ہمیشہ غلبہ حاصل ہوا اور اس نے رذیلہ پر قبضہ کر لیا اور جب وہ مصلیٰ میں ٹھہرا تو قائم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ وہ یہاں سے واپس چلا جائے گا اور اس نے مہدیہ کے محاصرہ کو جاری رکھا اور قابس' طرابلس' اور نفوسہ کے بربری اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس نے ان پر تین بار چڑھائی کی اور تیسری بار شکست کھائی مگر باز نہ آیا اور چوتھی بار بھی یہی ہوا' پھر مہدیہ کا محاصرہ سخت ہو گیا اور بھوک نے انہیں آ لیا اور کتامہ نے قسطینہ میں اکٹھے ہو کر قائم کی امداد کے لئے پڑاؤ کر لیا تو ابویزید نے یکموس المزاتی اور زجومہ کو ان کی طرف بھیجا تو قسطینہ سے کتامہ کی چھاؤنی کا خاتمہ ہو گیا اور قائم ان کی مدد سے مایوس ہو گیا اور ابویزید کی فوجیں لوٹ مار کے لئے بکھر گئیں اور چھاؤنی ہلکی ہو گئی اور وہاں پر ہوارہ اور بنی کملان کے سردار کے سوا کوئی آدمی باقی نہ رہا' قائم نے بربریوں سے بہت مراسلت کی اور ابویزید نے انہیں شک میں ڈال دیا۔ تو ان میں سے بعض مہدیہ کی طرف بھاگ گئے اور دیگر لوگ اپنے اپنے وطنوں کی طرف کوچ کر گئے تو اس کے دوستوں نے اُسے مہدیہ سے چلے جانے کا مشورہ دیا تو انہوں نے ان کی چھاؤنی کو چھوڑ دیا اور ۳۳۴ھ میں قیروان آ گئے اور اہل قیروان نے اسے گرفتار کرنے کی سازش کی تو اس نے ان کے مقابلہ میں کوئی مستعدی نہ دکھائی۔

ابوعمار کا ابویزید کو ملامت کرنا: ابویزید نے جو بکثرت دنیاوی مال حاصل کر لیا تھا اس پر ابوعمار نے اسے ملامت کی تو اس نے توبہ کی اور باز آ گیا اور دوبارہ اس نے زہد و تقشف اور اُون پہننا شروع کر دیا اور مہدیہ سے اس کے بھاگ جانے کی خبر پھیل گئی تو نکاریہ نے تمام شہروں میں قتلام شروع کر دیا اور اس نے بھی اپنی فوجوں کو بھیجا' جنہوں نے نواحی علاقوں میں تباہی مچا دی اور شہری باشندوں پر حملے کئے اور ان میں سے بہت سے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا۔

ایوب کی باجہ کو روانگی: اور اس نے اپنے بیٹے ایوب کو باجہ کی طرف بھیجا جس نے وہاں پر بربریوں اور دیگر نواحی علاقوں کی مدد کے انتظار میں چھاؤنی ڈال دی اچانک حاکم مسیلہ علی بن حمدون اندلسی' کتامہ اور زوارہ کی فوجوں کے ساتھ وہاں پہنچا اور قسطنطینہ' اربض اور سقنباریہ کے پاس سے بھی گزرا اور اس نے ان میں سے فوجوں کو اپنے ساتھ لیا۔ تو ایوب نے اس پر شب خون مارا اور اس کی فوج تتر بتر ہو گئی اور اس کے گھوڑے نے اسے سخت زمین میں گرا دیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر ایوب اپنی فوج کے ساتھ تونس کی طرف گیا اور تونس کا راہنما حسن بن علی' شیعہ کے داعیوں میں سے تھا پس اس نے شکست کھائی پھر دوبارہ اُسے حملے کا موقع ملا۔

حسن بن علی: اور حسن بن علی نے کتامہ کے علاقے میں جا کر ان کے ساتھ قسطنطنیہ میں چھاؤنی ڈال دی اور ابو یزید نے بربریوں کی فوج کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا پھر ہر جانب سے بربریوں کی فوجیں ابو یزید کے پاس جمع ہو گئیں اور اس کی قوت مستحکم ہو گئی۔

سوسہ کا محاصرہ: تو اس نے سوسہ کی طرف جا کر اس کا محاصرہ کر لیا اور وہاں منجنیقیں نصب کر دیں اور شوال ۳۳۴ھ میں قائم ہلاک ہو گیا اور اس کا بیٹا اسماعیل منصور خلیفہ بن گیا اس نے بنفس نفیس سوسہ کی طرف جانا چاہا مگر اس کے اصحاب نے اسے روکا تو اس نے سوسہ کی طرف فوج بھیج دی' جب وہ فوج سوسہ پہنچی تو انہوں نے ابو یزید سے جنگ کی جس میں ابو یزید کو شکست ہوئی اور وہ قیروان چلا گیا جہاں اس کی ناکہ بندی ہو گئی تو اس کے ساتھی ابو عمار نے اسے ان کے ہاتھوں سے رہائی دلوائی اور وہاں سے کوچ کر گیا۔

قیروان پر منصور کا قبضہ: اور منصور نے مہدیہ سے سوسہ اور پھر قیروان جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں کے باشندوں کو معافی اور امان دے دی اور اس نے ابو یزید اور اس کے عیال سے حسن سلوک کیا اور ابو یزید کو تیسری بار مدد پہنچائی تو اس نے حاکم قیروان کے خلاف جنگ کا عزم کر لیا اور منصور کی فوج کے پڑاؤ پر چڑھائی کر دی اور ان پر شب خون مارا اور گھمسان کا رن پڑا اور دوستوں نے نہایت بے جگری سے جنگ کی مگر دن کے آخری حصے میں پراگندہ ہو گئے پھر انہوں نے بار بار حملے کئے اور منصور کو بھی جہات سے مدد مل گئی حتیٰ کہ ۱۵ محرم کو اسے فتح حاصل ہو گئی اور ابو یزید شکست کھا گیا اور بہت سے بربری مارے گئے اور منصور نے اس کا تعاقب کیا۔

محمد بن خزر کا اطاعت کرنا: پھر وہ تبسہ سے گزر کر باغایہ جا پہنچا وہاں پر اسے محمد بن خزر کا خط ملا جس میں اس نے اطاعت و دوستی اور مدد دینے کے لئے تیاری کا اظہار کیا تھا' منصور نے اسے ابو یزید کی نگرانی کرنے اور اسے گرفتار کرنے کے متعلق لکھا اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے اس کام کے کرنے پر مال سے بیسواں حصہ دے گا۔

طبنہ کی طرف روانگی: پھر وہ طبنہ کی طرف کوچ کر گیا' جہاں اس سے مسیلہ کے گورنر جعفر بن علی نے تحائف و اموال کے ساتھ ملاقات کی اور اسے اطلاع ملی کہ ابو یزید بسکرہ میں مقیم ہے اور اس نے خط لکھ کر محمد بن خزر سے مدد طلب کی ہے مگر اسے اس کی مرضی کے مطابق جواب نہیں ملا۔

بسکرہ کی طرف روانگی: پس منصور بسکرہ کی طرف چلا گیا تو وہاں کے باشندوں نے اس کا استقبال کیا اور ابو یزید جبل سالات میں بنی برزال کی طرف بھاگ گیا' پھر جبل کتامہ کی طرف بھاگ گیا جسے اس زمانے میں جبل عیاض کہتے ہیں اور منصور بھی اس کے تعاقب میں دمرہ تک گیا' وہاں ابو یزید نے اس پر شب خون مارا' مگر شکست کھائی اور کامیاب نہ ہوا' اور جبل سالات تک آ گیا پھر رمال چلا گیا اور بنو کملان نے اسے چھوڑ دیا اور منصور نے انہیں محمد بن خزر کے ہاتھ پر امان دے دی۔

منصور کا تعاقب جاری رکھنا: اور منصور بھی اس کے تعاقب میں جبل سالات میں جا اُترا پھر اس کے پیچھے رمال تک گیا

پھر واپس آ کر ضہاجہ کے علاقے میں داخل ہو گیا' یہاں اسے اطلاع ملی کہ ابو یزید جبل کتامہ کی طرف واپس آ گیا ہے تو منصور بھی اس کی طرف پلٹا اور کتامہ عجیبہ' زدادہ' بنی زنداک' مزاتہ' مکناسہ اور مکلاشہ کی فوجوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھا' پس انہوں نے ابو یزید اور نکاریہ کی فوجوں کے ساتھ جنگ کر کے انہیں شکست دی اور انہوں نے جبل کتامہ کی پناہ لے لی اور منصور مسیلہ کی طرف کوچ کر گیا۔

قلعہ جبل میں ابو یزید کا محصور ہونا: اور ابو یزید قلعہ جبل میں محصور ہو گیا اور منصور نے اس کے سامنے ڈیرے ڈال دیئے اور محاصرہ سخت ہو گیا اور اس نے کئی دفعہ قلعہ پر چڑھائی کی اور ابو یزید نے ایک محل میں پناہ لے لی جو قلعہ کی چوٹی پر واقع تھا پس اس کا گھیراؤ کر لیا گیا اور بالآخر وہ اس میں داخل ہو گیا۔

ابو عمار نابینا کا قتل: اور ابو عمار نابینا اور یکموس المزاتی قتل ہو گئے اور ابو یزید اس حالت میں کہ اسے اس کے تین اصحاب کے درمیان لوگوں نے اسے اٹھایا ہوا تھا اور اس کے زخموں سے خون ٹپکتا تھا' بچ گیا' پس وہ سخت زمین کے ایک گڑھے میں گر پڑا اور کمزور ہو گیا' صبح کو اسے منصور کے پاس لایا گیا تو اس نے اس کے علاج کرنے کا حکم دیا پھر اس نے اسے بلا کر اسے زجر و توبیخ کی اور اس پر حجت قائم کی اور اس کا خون بہانے سے پہلو تہی کی اور اسے مہدیہ کی طرف بھیج دیا اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیا اور اس سے اچھا سلوک کیا۔

ابو یزید کی وفات: اور اسے پنجرے میں لے جایا گیا پس وہ ۳۳۵ھ میں اپنے زخموں کے باعث مر گیا اور اس کے حکم سے اس کی کھال کھینچی گئی اور اس کی کھال کو توڑی سے بھر دیا گیا اور اسے قیروان میں پھرایا گیا اور اس کے اصحاب کی ایک جماعت بھاگ کر اس کے بیٹے فضل کے پاس چلی گئی جو معبد بن خزر کے پاس رہتا تھا پس انہوں نے منصور کی فوج کے پچھلے حصے پر حملہ کر دیا اور ضہاجہ کے امیر زیری بن منادین چھپ کر ان پر حملہ کر دیا اور منصور مسلسل ان کے تعاقب میں رہا یہاں تک کہ مسیلہ جا اترا اور معبد کا اثر ختم ہو گیا اور وہاں پر اسے پڑاؤ میں تیہرت کے گورنر حمید بن یصل کی بغاوت کی خبر ملی جو ان کے دوستوں میں سے تھا اور وہ یہ کہ وہ تنس سے سمندر پر سوار ہو کر وادی کی ایک جانب تک آ گیا ہے پس وہ تیہرت کی طرف گیا اور تیہرت اور تنس پر اس نے والی مقرر کر دیا۔

لواتہ کا فرار: پھر اس نے لواتہ کا قصد کیا تو وہ رمال کی طرف بھاگ گئے اور وہ ۳۳۵ھ میں افریقہ کی طرف واپس آ گیا پھر اسے اطلاع ملی کہ فضل بن ابو یزید نے قسطیلہ کی جہات پر غارت گری کی ہے تو اسی سال وہ اس کی تلاش میں گیا اور قفصہ پہنچ گیا پھر وہاں سے الزاب کے نواح میں چلا گیا اور اس کے پاس ماداس کا جو قلعہ تھا اُسے فتح کر لیا۔

فضل کا فرار: اور فضل رمال کے علاقے میں بھاگ گیا اور اس نے منصور کو عاجز کر دیا اور یہ ۳۳۶ھ میں قیروان واپس آ گیا اور فضل' جبل اور اس کی طرف چلا گیا پھر وہاں سے اس نے باغایہ جا کر اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے ساتھیوں میں سے طیط بن یعلی نے اس سے غداری کی اور اس کے سر کو منصور کے پاس لے آیا اور ابو یزید اور اس کے بیٹوں کے معاملے کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی فوج بکھر گئی۔

ایوب بن ابو یزید کا قتل: اس کے مفرادہ کے رؤساء میں سے عبداللہ بن بکار نے ایوب بن ابو یزید کو قتل کر دیا اور اس کے سر کو منصور کے پاس لے آیا تا کہ اس کا قرب حاصل کرے۔ اس کے بعد منصور نے بنی یفرن کے قبائل کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ان کی دعوت کے اثرات کا خاتمہ ہو گیا۔

والبقاء اللہ تعالیٰ وحدہ

فصل

مغرب اوسط اور اقصیٰ میں بنی یفرن کی پہلی حکومت کے حالات اور ان کے امور کا آغاز و انجام

زناتہ کے بنی یفرن کے بہت سے بطون ہیں جو مختلف وطنوں میں متفرق ہیں اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ان میں سے بنی وار کو اور مرنجیصہ افریقہ میں رہتے تھے اور ان میں سے کچھ تلمسان کے نواح میں رہتے تھے، تلمسان اور تاہرت کے درمیان بھی کچھ اقوام رہتی ہیں جن کی تعداد بہت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے تلمسان شہر کی حد بندی کی تھی جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے۔

ابو قرہ المغترنی: اور انہی میں سے عباسی حکومت کی ابتداء میں اس جانب ابو قرہ المغترنی بھی تھا جس نے طبنہ میں عمر بن حفص کا محاصرہ کیا تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور جب ابو یزید کا معاملہ ختم ہو گیا اور منصور نے افریقہ میں رہنے والے بنی یفرن کو قتل کر دیا تو ان لوگوں نے جو تلمسان کے نواح میں رہتے تھے اپنے وفد بنانے اور ابو یزید کے زمانے میں ان کا لیڈر محمد بن صالح تھا۔

محمد بن خزر: اور جب منصور نے محمد بن خزر اور اس کی قوم مفرادہ کے معاملہ کو سنبھالا تو اس کے اور بنی یفرن کے درمیان جنگ تھی جس میں محمد بن صالح، بنی یفرن کے عبداللہ بن بکار کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا جو بنی یفرن کے ہاں مقیم تھا اس کے بعد اس کے بیٹے یعلی نے اس کا کام سنبھال لیا تو اس کی بہت شہرت ہو گئی اور اس نے یفکان شہر کی حد بندی کی۔

عبدالرحمٰن الناصر: اور جب عبدالرحمٰن الناصر نے وادی کے کنارے پر رہنے والے زناتہ کو امویوں کی اطاعت کی دعوت دی اور ان کے بادشاہوں سے دوستی کرنی چاہی تو یعلی نے جلدی سے اس کی بات کو قبول کر لیا اور خیر بن محمد بن خزر اور اس کی قوم مفرادہ نے بھی اس معاملے میں اس سے اتفاق کیا اور اس نے دہران پر چڑھائی کر کے ۲۹۸ھ میں محمد بن عون سے اُسے

چھین لیا' جسے کتامہ کے ایک آدمی صولات اللمیطی نے ۲۹۸ھ میں وہاں پر حاکم مقرر کیا تھا پس یعلی نے اس میں بزور قوت داخل ہو کر اسے برباد کر دیا۔

تاہرت پر چڑھائی: اور یعلی نے خیر بن محمد کے ساتھ تاہرت پر چڑھائی کی تو میسور الخصی لمایا سے اپنے پیروکاروں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا پس انہوں نے انہیں شکست دی اور تاہرت پر قبضہ کر لیا اور میسور اور عبداللہ بن بکار کو گرفتار کر لیا پس خیر نے اُسے یعلی بن محمد کی طرف بھیجا تا کہ وہ اس سے بدلہ لے لے مگر اس نے اپنے خون کا ہم پلہ ہونے کی وجہ سے پسند نہ کیا اور اسے بنی یفرن کے ان لوگوں کی طرف بھیج دیا جن پر اس نے حملہ کیا تھا۔

سلطان یعلی کی عظمت: اور مغرب کی طرف سلطان یعلی کی عظمت بڑھ گئی اور اس نے تاہرت سے طنجہ تک کے منابر پر عبدالرحمٰن الناصر کا خطبہ دیا اور اس نے الناصر سے استدعا کی کہ وہ اپنے گھرانے کے آدمیوں کو مغرب کے شہروں پر والی مقرر کرے پس اس نے فاس پر محمد بن الخیر بن محمد بن عشیرہ کو مقرر کیا اور محمد نے اپنی حکمرانی کے ایک سال میں درویشی اختیار کئے رکھی اور اندلس میں جہاد اور پڑاؤ کے لئے اجازت طلب کی تو اس نے اُسے اس کی اجازت دے دی اور اس کے عمزاد احمد بن ابوبکر بن احمد بن عثمان بن سعید کو اس کا جانشین مقرر کیا جس نے ۳۴۴ھ میں ماونۃ القرویین کی حد بندی کی تھی جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور سلطان یعلی بن محمد ہمیشہ ہی مغرب میں بڑی عظمت کا حامل رہا یہاں تک کہ ۳۴۷ھ میں المعز الدین اللہ کے بعد اس کے کاتب جوہر الصقلی نے قیروان سے مغرب تک جنگی کی۔

جوہر الصقلی اور امیر زناتہ: جب جوہر فوجوں کے ساتھ نکلا تو مغرب کے امیر زناتہ یعلی بن محمد الیفرنی نے اس کی ملاقات کرنے اور اس کی اطاعت کو قبول کرنے اور اس کے ساتھ مل جانے اور اپنی قوم بنی یفرن اور زناتہ کے عہد بیعت کو توڑنے میں جلدی کی پس جوہر نے ان باتوں کو قبول کر لیا اور دل میں اس کو قتل کرنے کی ٹھان لی اور اس کے لئے اس نے اپنے شہروں سے نکلنے کے لئے دن کو منتخب کیا اور اس نے خفیہ طور پر اپنے بعض مخلص پیروکاروں کو یہ بات بتادی جنہوں نے فوج کے عقب میں ایک پارٹی پر حملہ کر دیا پس کتامہ صنہاجہ اور زناتہ کے لیڈر نہایت سرعت سے ان کی طرف گئے اور یعلی کو گرفتار کر لیا اور وہ اس وسیع زمین میں ایک تنور میں ہلاک ہو گیا اور کتامہ اور صنہاجہ کے جوانوں نے نیزوں سے اس کا کچومر نکال دیا اور قبائل میں اس کا خون رائیگاں چلا گیا اور جوہر نے یفکان کے شہر کو برباد کر دیا اور زناتہ اس کے سامنے سے بھاگ گئے اور ان کے مطالبات کی حقیقت واضح ہو گئی۔

بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ جب جوہر تاہرت سے جنگ کر کے واپس آ رہا تھا تو یعلی اسے ملا اور وہاں اس نے شلف کی جانب اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا' جس کے بعد بنی یفرن کی جماعت منتشر ہو گئی اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ کچھ عرصہ کے بعد اس کے بیٹے بدوی کے پاس مغرب میں اکٹھے ہوئے جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے۔

اور ان میں بہت سے لوگ اندلس چلے گئے جیسا کہ اپنے موقع پر ان کے حالات بیان ہوں گے اور بنی یفرن کے ان لوگوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور کچھ مدت کے بعد یہ حکومت یعلی کے ہاتھ پر دوبارہ فاس پر قائم ہوئی پھر بالآخر سلا میں مستقل طور پر قائم ہو گئی اور وہاں ان میں باری باری حاکم مقرر ہوتے رہے جیسا کہ ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

مغربِ اقصیٰ میں سلامیں بنی یفرن کی دوسری حکومت کے حالات اور اس کی اولیت اور گردشِ زمانہ

جب جوہر نے المعز کے لیڈر یعلی بن محمد بن امیر بنی یفرن پر حملہ کیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے ۳۴۷ھ میں مغرب پر قبضہ کر لیا اور بنی یفرن کی جمعیت پریشان ہوگئی تو اس کا بیٹا بدوی بن یعلی مغرب اقصیٰ چلا گیا اور اس نے جوہر کے پیچھے سے اس کے حالات معلوم کئے تو وہ دُور بھاگ گیا اور صحرا میں چلا گیا یہاں تک کہ جوہر مغرب سے واپس آ گیا کہتے ہیں کہ جوہر نے اُسے گرفتار کر لیا تھا اور اسے قید کر دیا یہاں تک کہ وہ کچھ عرصہ بعد اپنے قید خانے سے بھاگ گیا اور اس کی قوم بنی یفرن نے متفقہ طور پر اسے اپنا لیڈر بنا لیا اور جوہر نے مغرب سے واپسی پر سبزہ زار کی طرف پناہ لینے والے ادارسہ اور بلادِ غمارہ پر ان میں سے بنی محمد کے شیخ حسن بن کنون کو حاکم مقرر کیا۔

الحکم المستنصر: اور الحکم المستنصر نے ۳۰۵ھ میں اپنی حکومت کے ابتداء میں ہی اپنے وزیر محمد بن قاسم بن طلس کو مغرب کے پامال کرنے اور ادارسہ کے جرثومہ کے قلع قمع کرنے کے لئے فوجوں کے ساتھ بھیجا' پس وہ فوجوں کے ساتھ گیا اور ان کے شہروں پر غالب آ گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اس نے ۳۶۵ھ میں ان سب کو مغرب سے اندلس کی طرف بھگا دیا۔

مغرب میں امویوں کی دعوت: اور اس نے مغرب میں امویوں کی دعوت کے لئے راہ ہموار کی اور اس کا آقا الحکم اپنے غلام غالب کے پاس آیا اور اسے سرحد کی ناکہ بندی کے لئے واپس بھیج دیا اور مغرب پر یحییٰ بن محمد بن ہاشم التجیبی کو حاکم مقرر کیا' جو سرحد کا اعلیٰ حاکم تھا اور اس نے اسے اجازت دی کہ وہ عرب فوجوں اور سرحدی فوجوں کے ساتھ غالب کی مدد کرے' یہاں تک کہ الحکم کو فالج کی بیماری نے آ لیا اور مغرب میں مروانیہ کی ہوا تھم گئی اور حکومت سرحدوں کی ناکہ بندی اور دشمن کے دفاع کے لئے اپنے جوانوں کی محتاج ہوگئی اور اس نے یحییٰ بن محمد بن ہاشم کو وادی کے کنارے سے طلب کیا اور حاجب مصحفی کو الزاب اور مسیلہ کے امیر جعفر بن علی حمدون کے ذریعے مدد دینے کو کہا جو شیعوں کے بلانے پر ان کی طرف آ رہا تھا اور انہیں حکومت سے وادی کے کنارے میں جس فائدے اور راحت کی اُمید ہو سکتی تھی اس پر اتفاق کر لیا اور دلکش جنگلات میں جو بربری رہتے تھے ان سے بھی مدد طلب کی کیونکہ انہوں نے بھی مصیبت سے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا اور تکلیف اس کے گلے میں ڈال دی تھی۔

قرطبہ میں بربری فوج کا اجتماع: جب قرطبہ میں بربری فوجیں جمع ہوگئیں تو انہوں نے اسے اور اس کے بھائی یحییٰ کو مغرب کا حاکم مقرر کیا اور انہوں نے ان دونوں کو وادی کے کنارے کے ملوک کو خلعتیں دینے کے لئے خلعتیں' بہت سامال

اورلباسِ فاخرہ دیئے' پس جعفر ۳۶۵ھ میں مغرب کی طرف گیا اوراس کا نظم وضبط قائم کیا اور زناتہ کے ملوک میں سے بدوی بن یعلی امیر بنی یفرن اوراس کا عم زاد بخت بن عبداللہ بن بکار اور محمد بن الخیر بن خزر اوراس کا عم زاد بکساس ابن سید الناس اور عطیہ بن تبادھا کے دونوں بیٹے زیری اور مقاتل اور خزرون اور ابن سعید امیر مفرادہ اور اسماعیل بن البوری امیر مکناسہ اور محمد اور ابن محمد الاداخی وغیرہ اکٹھے ہوگئے اوران میں سے بدوی بن یعلیٰ قوت وطاقت اور حسن اطاعت میں سب سے بڑھ کر تھا' الحکم نے اس کی جگہ ہشام المؤید کو حاکم مقرر کر دیا اور محمد بن ابی عامر حجابت کا تنہا کام کرنے لگا اس نے وادی کے شہر سبتہ پر اپنے حاکم مقرر ہونے کے آغاز سے ہی اسی پر اکتفا کرتے ہوئے سلطان کی فوجوں اور حکومتوں کے آدمیوں کے ساتھ اس کا انتظام کیا اور اسے ارباب تیغ وقلم سے زینت دی اوراس کے ماوراء علاقے پر کنٹرول کے لئے ملوکِ زناتہ پر اعتماد کیا اور انہیں انعامات اور خلعتوں سے نوازا اوران کے وفود کا اکرام کرنے لگا اور جو شخص ان میں سے سلطان کے وظیفہ خواروں کے رجسٹر میں نام لکھانے میں رغبت کرتا اس کی عزت کرنے لگا پس وہ حکومت کی حکمرانی اور دعوت کے پھیلانے میں کوشش کرنے لگے اوراس نے وادی کے کنارے امیر جعفر بن علی اوراس کے بھائی یحییٰ کے درمیان بگاڑ پیدا کر دی اور یحییٰ نے شہر کو اپنے لئے حاصل کیا اور اکثر آدمیوں کو بھی لے گیا۔

<u>جعفر پر مصیبت</u>: پھر جعفر پر بھی وہیں مصیبت آپڑی جو اس نے جنگ کے ایام میں برغواطہ پر ڈالی تھی اور محمد بن ابی عامر نے اسے اس کی استقامت اور چوکسی دیکھ کر اپنی حکومت کے آغاز میں اسے بلایا اور اندلس میں الحکم سے جو تکلیف اسے پہنچی تھی اسے ملیامیٹ کر دیا اوراس کے بھائی کے لئے مغرب کی عملداری سے الگ ہوگیا اور وہ سمندر پار کر کے ابن ابی عامر کے پاس چلا گیا اور ایک اچھی جگہ پر اتر گیا اور زناتہ' تابعداری کے ذریعے حکومت کا تقرب حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کرنے لگے۔

<u>سجلماسہ پر چڑھائی</u>: پس خزرون بن فلفول نے ۳۳۶ھ میں سجلماسہ پر چڑھائی کی اوراس میں داخل ہوکر آلِ مدرار کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور منصور نے اسے وہاں کا حاکم مقرر کر دیا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔

<u>بلکین بن زیری</u>: اوراس فتح کے بعد افریقہ کے لیڈر بلکین بن زیری نے ۳۶۹ھ میں شیعہ کے لئے مغرب پر اپنا مشہور حملہ کیا اور محمد بن ابی عامر بنفس نفیس قرطبہ سے جزیرہ کی طرف اس کے دفاع کے لئے گیا اوراس نے بیت المال سے سو بوجھ اٹھائے اور لاتعداد فوج لے کر گیا اور جعفر بن علی بن حمدون سبتہ کی طرف بڑھ گیا اور ملوک زناتہ بھی اس کے ساتھ مل گئے اور بلکین ان کو چھوڑ کر برغواطہ سے جنگ کرنے کے لئے واپس آ گیا۔۔۔اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ۳۷۳ھ میں وفات پا گیا اور جعفر اپنے مقام کی طرف ابن ابی عامر کے پاس لوٹ آیا مگر اس نے اس کے قیام سے موافقت نہ کی اس دوران میں حسن بن کنون قاہرہ سے عبدالعزیز بن نزار بن معد کا خط لے کر افریقہ کے حاکم بلکین کے پاس آیا کہ وہ مغرب کے بادشاہ کی مدد کرے اوراسے مال اور فوج سے مدد دے پس بلکین نے اسے اس کے راستے پر چلا گیا اور اسے مال عطا کیا اور اسے اس سے دگنا مال دینے کا وعدہ بھی کیا اور مغرب کی طرف چلا گیا اس نے دیکھا کہ وہاں پر مروانیہ کی اطاعت مستحکم ہو چکی ہے اور اس کے بعد بلکین فوت ہوگیا اوراس کے بیٹے منصور نے اس کے کاموں سے بے رغبتی کی' پس اس نے حسن بن کنون کو اپنے پاس بلایا۔

عسکلاجہ: اور ابومحمد بن ابی عامر نے اپنے عم زاد محمد بن عبداللہ کو جس کا لقب عسکلاجہ تھا ۳۷۵ھ میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کو بھیجا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے جزیرہ کی طرف آیا تاکہ رالقصہ پر چڑھائی کرے اور حسن بن کنون کا گھیراؤ ہو گیا۔ تو اس نے امان طلب کی اور عمرو اور عسکلاجہ اس کے آلات کے ضامن ہوئے اور اس نے اسے الحضرۃ کی طرف واپس کر دیا پس ابھی ابن ابی عامر اس کے آگے نہ چلا تھا کہ اس نے دیکھا کہ اس کی بکثرت عہد شکنی کی وجہ سے اس کا کوئی اعتبار نہیں تو اس نے اپنے ایک قابل اعتبار آدمی کو اس کا سر لانے کو بھیجا اور ادارسہ کی حکومت اور اثر کا خاتمہ ہو گیا پس اس نے اس بات سے عمرو اور عسکلاجہ کو برافروختہ کر دیا اور منصور کے پاس اس کے متعلق جن باتوں کی چغلی کی گئی ان سے سکون حاصل کرنے کے لئے وہ فوج کی طرف چلا گیا تو منصور نے اسے وادی کے کنارے سے بلایا اور اسے اس کے مقتول ابن کنون کے ساتھ ملا دیا۔

حسن بن احمد: اور وادی کے کنارے پر وزیر حسن بن احمد بن عبدالودود سلمی کو حاکم مقرر کر دیا اور اس کی تعداد میں اضافہ کر دیا اور اس نے اپنے ہاتھوں سے خوب مال دیا اور ۳۷۶ھ میں اپنی عملداری میں پہنچ گیا اور اس نے مغرب کو نہایت اچھی طرح کنٹرول کیا اور برابرہ اس سے خوفزدہ ہو گئے اور وادی کے کنارے پر یہ فاس مقام پر اترا تو اس کے سلطان نے اس کی مدد کی اور اس کی فوج میں اضافہ ہو گیا اور مضافات کے ملوک بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے یہاں تک کہ اس نے ابن ابی عامر کو اس کی ہٹ دھرمی کے انجام سے ڈرایا اور اسے اس کی اطاعت کی آزمائش کرنے کے لئے بلایا تو وہ جلدی سے اس کے ساتھ مل گیا پس اس نے اس کی عزت میں اضافہ کر دیا اور اسے دوبارہ اس کے کام پر مقرر کر دیا۔

بدوی بن یعلیٰ: اور ملوکِ زناتہ میں سے بدوی بن یعلیٰ امویوں کے متعلق بڑا مضطرب اور ان کی اطاعت سے بہت خوفزدہ تھا اور منصور بن ابی عامر اس کے اور اس کے ساتھی زیری بن عطیہ کے درمیان ملاپ کراتا تھا اور دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے مقابلہ میں مسلسل استقامت دکھاتا تھا اور منصور زیری کی طرف بہت میلان رکھتا تھا اور اس کے خلوص کی وجہ سے اس کی اطاعت اور نیک نیتی اور اس کے پاس چلے آنے کی وجہ سے اس پر بہت اعتماد کرتا تھا اور امید رکھتا تھا کہ وہ بدوی بن یعلیٰ کا مقابلہ کر کے اس سے قیادت حاصل کرے گا پس اس نے ۳۷۷ھ میں زیری کو الحضرۃ بلایا اور وہ جلدی سے اس کے پاس آیا اور اس کی ملاقات کی اور اس نے اس کا نہایت شاندار طریق پر اعزاز و اکرام کیا اور اسے عظیم انعامات سے نوازا اور اس نے بدوی کو بھی یہی زحمت دی مگر وہ نہ آیا اور اس نے اس کے ایلچی سے کہا کہ ابن ابی عامر سے کہنا کہ اس نے جنگلی گدھوں کو کبھی نعل بندوں کی اطاعت کرتے دیکھا ہے اور اس نے خوب کھل کر فساد شروع کر دیا۔

حسن بن عبدالودود: اور اس کے مقابلہ میں حسن بن عبدالودود حاکم مغرب اپنی فوجوں اور اندلسی فوجوں اور وادی کے بادشاہوں کے ساتھ اس کے دشمن زیری بن عطیہ کی مدد کے لئے گیا اور بدوی نے بھی ان کے مقابلہ میں فوج اکٹھی کی اور ۳۸۱ھ میں ان سے جنگ کی اور اسے غلبہ حاصل ہوا اور سلطان کی فوج اور مغراوہ کی فوجیں شکست کھا گئیں اور انہوں نے خوب قتلام کیا اور وزیر حسن بن عبدالودود کو بھی کئی زخم آئے جن سے وہ کچھ راتوں بعد ہلاک ہو گیا اور ابن ابی عامر کو یہ خبر پہنچی تو وہ غمگین ہو گیا اور اس نے زیری کو فاس پر کنٹرول کرنے اور حسن کے اصحاب کو مدد دینے کے لئے لکھا اور اسے مغرب کا والی مقرر کر دیا ہم اس کا مفصل تذکرہ ان کی حکومت کے ذکر میں کریں گے اور بدوی نے متعدد بار فاس میں اس کا مقابلہ کیا۔

ابوالبہار بن زیری: اور ابوالبہار بن زیری بن مناد ضہاجی اپنی قوم سے الگ ہو کر اور شیعوں کی اطاعت کو خیر باد کہہ کر اور اپنے بھائی منصور بن بلکین حاکم قیروان کا باغی بن کر سواحل تلمسان میں چلا آیا اور اس نے ابن ابی عامر کے ساتھ ماوراء کے علاقے سے گفتگو کی اور اپنے بھتیجے اور اپنی قوم کے سرداروں کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے فاس میں زہری کے ساتھ اسے اموال وعطیات دیئے جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے اور دونوں کو بدوی کی مدافعت پر اکٹھا کر دیا پس ان دونوں کے درمیان اس کی حالت خراب ہو گئی یہاں تک کہ ابوالبہار اپنے بھتیجے منصور کی حکومت میں واپس چلا گیا جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے اور زیری نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اسے اس پر فتح حاصل ہوئی اور ابوالبہار سبتہ چلا گیا پھر اپنی قوم کی طرف واپس آیا اور اس کے بعد زیری کو بڑی عظمت حاصل ہو گئی۔

زیری اور بدوی کے درمیان جنگ: اور زیری اور بدوی کے درمیان جنگ ہوئی جس میں زیری نے اس کی چھاؤنی اور سب مال لوٹ لیا اور اس کی بیوی کو قید کر لیا اور اس کی قوم کے تقریباً تین ہزار سواروں کو قتل کر دیا اور وہ ۳۸۳ھ میں بھگوڑا بن کر صحرا کی طرف چلا گیا اور وہیں مر گیا اور اس کی قوم کی امارت اس کے بھائی زیری بن یعلیٰ کے بیٹے حبوس نے سنبھال لی۔

اور اس کے عم زاد ابوید اس بن دوناس نے امارت کے لالچ میں اسے قتل کر دیا اور اس کی قوم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا اور وہ اپنی آرزو میں ناکام ہو گیا اور اپنی قوم کی ایک عظیم فوج کے ساتھ سمندر پار کر کے اندلس چلا گیا۔

حمامہ بن زیری: اور اس کے بعد بنی یفرن کی امارت حبوس مذکور کے بھائی حمامہ بن زیری بن یعلیٰ نے سنبھالی جس سے بنی یفرن کی حالت درست ہو گئی اور بدوی کے حالات میں اس کا ذکر کئی دفعہ بیان ہو چکا ہے اور وہ یہ کہ اس کے اور زیری بن عطیہ کے درمیان جنگ کا پانسہ پلٹتا رہتا تھا اور یہ دونوں باری باری فتح حاصل کر کے فاس کی حکومت حاصل کرتے تھے اور جب زیری منصور کے پاس گیا تو بدوی نے فاس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور مفرادہ کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور جب زیری واپس آیا تو بدوی فاس میں قلعہ بند ہو گیا تو زیری نے اس سے جنگ کی اور مفرادہ اور بنی یفرن کے بہت سے لوگوں نے اس محاصرہ سے برا منایا' پھر زیری نے بزور قوت فاس میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیا اور ۳۸۳ھ میں اس کے سر کو دارالخلافہ قرطبہ میں بھیجا واللہ اعلم۔

اور جب بنو یفرن نے حمامہ پر اتفاق کر لیا تو وہ انہیں مغرب میں شالہ کے مقام پر لے گیا اور اس پر اس کے اردگرد کے علاقے تاذلہ پر قبضہ کر لیا اور اسے زیری سے چھین لیا اور بنی یفرن کا سردار ہمیشہ اسی عملداری میں رہا اور اس کے اور زیری اور مفرادہ کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور اس کے اور حاکم قیروان کے درمیان محبت تھی پس اس نے جب کہ وہ قلعہ میں اپنے چچا حماد کا ۴۰۶ھ میں محاصرہ کئے ہوئے تھا' منصور کو ہدیہ بھیجا اور اس نے اس ہدیہ کے ساتھ اپنے بھائی زادی بن زیری کو بھیجا تو اس نے ڈھولوں اور جھنڈوں کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔

امیر ابوالکمال تمیم بن زیری: اور جب حمامہ فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے بھائی امیر ابوالکمال تمیم بن زیری بن یعلیٰ نے بنی یفرن کی امارت سنبھال لی' پس اس نے ان کی حکومت کے لئے خود کو مخصوص کر لیا اور وہ اپنے دین میں مستقیم اور جہاد کا دلدادہ تھا پس وہ برغواطہ سے جہاد کے لئے واپس گیا اور اس نے مفرادہ سے صلح کر لی اور ان کے ساتھ جنگ کرنے

سے اعراض کیا اور جب ۴۲۴ھ کا سال آیا تو ان دونوں قبیلوں بنی یفرن اور مغراوہ کے درمیان از سرنو عداوت پیدا ہوگئی اور قدیم کینے بھڑک اٹھے اور حاکم شالہ اور تازلہ ابوالکمال نے یفرن کی فوجوں کے ساتھ چڑھائی کی اور حمامہ بن المعز قبائل مغراوہ کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے درمیان سخت جنگیں ہوئیں اور مغراوہ پراگندہ ہو گئے اور حمامہ وجدہ کی طرف بھاگ گیا اور امیر ابوالکمال تمیم اور اس کی قوم فاس پر قابض ہو گئے اور مغراوہ مغرب کی عملداری پر غالب آ گئے اور تمیم نے فاس شہر کے یہودیوں کو لوٹا اور ان کے جانوروں کو مارا اور ان کی مقدس اشیاء کو مباح قرار دے دیا۔

پھر حمامہ نے وجدہ سے مغراوہ اور زناتہ کے بقیہ قبائل کو جمع کیا اور مغرب اوسط کے تمام علاقے کی قیام گاہوں میں سے لوگوں کو جمع کرنے والے لوگ بھیجے اور وہ تنس کے زعماء سے فریاد کرتا ہوا وہاں پہنچا اور جو لوگ وہاں سے دور تھے ان سے اس نے خط و کتابت کی اور ۴۲۹ھ میں اس نے فاس پر چڑھائی کر دی پس ابوالکمال تمیم وہاں سے دور تھا ان سے اس نے خط و کتابت کی اور ۴۲۹ھ میں اس نے فاس پر چڑھائی کر دی پس ابوالکمال تمیم وہاں سے بھاگ گیا اور اپنے ملک کے دارالخلافہ شالہ میں چلا گیا اور اپنی وفات تک اپنی عملداری میں اقامت پزیر رہا اس کی وفات ۴۴۶ھ میں ہوئی۔

حماد: اس کے بعد اس کا بیٹا حماد والی بنا یہاں تک کہ وہ بھی ۴۴۹ھ میں فوت ہو گیا اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف والی بنا اور وہ بھی ۴۵۸ھ میں وفات پا گیا اس کے بعد اس کا چچا محمد بن امیر ابی تمیم والی بنا جو لمتونہ کی جنگوں میں اس وقت مر گیا جب انہوں نے تمام مغرب میں ان پر غلبہ پا لیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

والملک للہ یوتیہ من یشاء من عبادہ و العاقبۃ للمتقین

اور ابویداس بن دوناس نے حبوس بن زیری بن یعلی بن محمد سے جنگ کی جب بنو یفرن نے اس کے متعلق اختلاف کیا اور وہ ان کے اکٹھا کرنے کی امید میں ناکام ہو گیا تو وہ ۳۸۲ھ میں سمندر پار کر کے اندلس چلا گیا تو اس کے بھائی ابوقرہ ابوزید اور عطاف نے اس کی قدر و منزلت کی اور ان سب کو منصور کے ہاں ترجیح اور عزت حاصل تھی اس نے اسے بھی جملہ رؤسا اور امراء میں شامل کر لیا اور اسے وظیفہ اور جاگیریں انعام میں دیں اور اس کے جوانوں اور اس کی قوم کے ان لوگوں کے نام رجسٹر میں لکھے جو اس کے ساتھ آئے تھے پس اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور حکومت میں اس کی شان بلند ہو گئی۔

خلافت میں ابتری: اور جب جماعت منتشر ہوگئی اور خلافت میں ابتری پھیل گئی تو اس نے اندلس کی فوجوں کے ساتھ بربریوں کے ساتھ جنگوں میں بڑے عجیب و غریب کارنامے دکھائے۔

المستعین: اور جب ۴۰۰ھ میں المستعین نے قرطبہ پر قبضہ کیا اور اندلس کے بربری اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو مہدی سرحدوں پر چلا گیا اور جلالقہ کے طاغیہ نے بھی فوجیں جمع کیں پس اس نے ان کے ساتھ غرناطہ پر چڑھائی کر دی اور المستعین بھی اپنی بربری فوجوں کے ساتھ ساحل تک آیا اور مہدی نے بھی اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا تعاقب کیا پس وادی ایرہ میں دونوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اور فریقین کے درمیان رن پڑا اور بربریوں کی سخت آزمائش ہوئی اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ابویداس کی شہرت پھیل گئی اور گھمسان کی جنگ کے بعد مہدی طاغیہ اور ان کی فوجیں شکست کھا گئیں اور ابویداس

بن دوناس کو مہلک زخم آیا جس سے وہ مر گیا اور وہیں دفن ہوا۔

اور اس کے بیٹے خلوف اور اس کے پوتے تمیم بن خلوف کو جو اندلس میں زناتہ کے جوانوں میں سے تھے شجاعت اور امارت حاصل تھی اور یحیٰی بن عبدالرحمٰن جو اس کے بھائی عطاف کا بیٹا تھا وہ بھی ان کے جوانوں میں شامل تھا جسے بنی حمود اور قاسم میں اختصاص حاصل تھا اس نے اسے اپنے دورِ خلافت میں قرطبہ کا والی مقرر کیا تھا۔ والبقاء للہ وحدہ

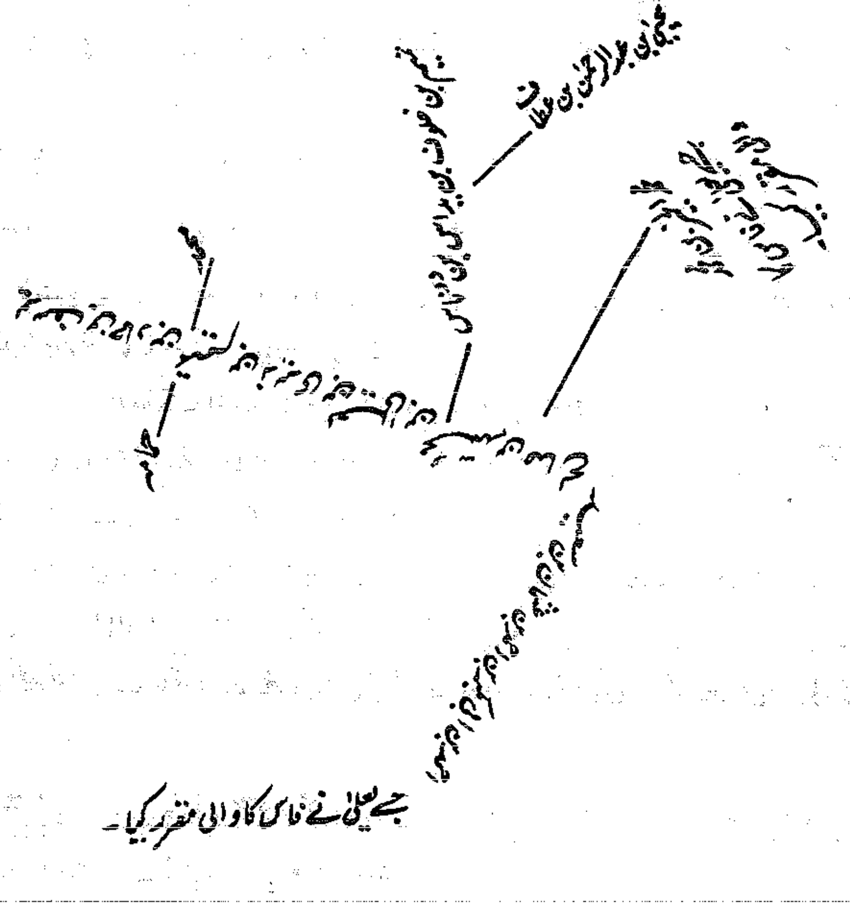

فصل

ابونور بن ابوقرہ کے حالات اور اندلس میں اسے ایامّ الطوائف میں جو حکومت حاصل تھی اس کا تذکرہ

اس آدمی کا نام ابونور بن ابوقرہ بن ابویفرن ہے جوان بربری جوانوں میں سے ہے جن سے ان کی قوم نے فتنہ میں مدد مانگی تھی اس نے فتنہ کے ایام میں رندہ پر غلبہ پالیا اور وہاں سے امویوں کے غلام عامر بن فتوح کو ۴۰۵ھ میں نکال کر اس پر قبضہ کرلیا اور وہاں کا بادشاہ بن گیا۔

ابن عباد: اور جب اشبیلیہ میں ابن عباد کی عظمت بڑھ گئی اور وہ مضافات وسرحدات پر قبضہ کرنے لگا تو اس کے اور ابونور کے درمیان لڑائی چھڑ گئی اور حاکمیت اور انحراف میں اس کے احوال اس سے مختلف ہو گئے اور ۴۴۳ھ میں بربریوں کے ساتھ رندہ اور اس کے مضافات بھی اس کے لئے ثابت ہو گئے' اس کے بعد اس نے ۴۵۰ھ میں اسے ایک ولیمے میں بلایا اور ایک خط کے ذریعے اس سے سازش کی اور اسے اپنے محل کی لونڈی کی زبان سے اطلاع دی جس نے اس کے پاس اس کے بیٹے کی حرامکاریوں سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کی پس اس نے اس کے شہر میں جا کر اس کے بیٹے کو قتل کر دیا اور اس کی سازش کو سمجھ گیا تو وہ غم سے مر گیا۔

ابونصر: اور اس کا دوسرا بیٹا ابونصر ۴۵۷ھ تک والی بنا تو اس کے ساتھ اس کے بعض سپاہیوں نے غداری کی اور وہ بھاگتا ہوا باہر نکلا تو دیوار سے گر کر مر گیا اور المعتمد نے اس کے ہاتھ سے رندہ کو لے لیا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ بات ۴۴۵ھ میں حمام کے واقعہ میں ہوئی جس میں ابونور ہلاک ہو گیا اور جب اس کی اطلاع اس کے بیٹے ابونصر کو ملی تو جو ہوا سو ہوا۔ واللہ اعلم۔

فصل

بنی یفرن کے بطون میں سے مرنجیصہ کے حالات کی تفصیل

بنی یفرن کا یہ بطن افریقہ کے نواح میں رہتا تھا اور اسے بڑی کثرت وقوت حاصل تھی اور جب ابویزید نے شیعوں

کے خلاف بغاوت کی تو انہوں نے عصبیت کی وجہ سے اس کی مدد کی اور یہ ان کے بنو دار کو ماموؤں میں سے تھا پھر اس کا معاملہ ٹھپ ہو گیا تو شیعوں کی حکومت اور ان کے ضہاجی مددگاروں اور ان کے افریقی حکمرانوں نے انہیں جبر وقہر سے پکڑ لیا اور ان کے مال و جان پر مصائب نازل کئے یہاں تک کہ یہ نیست و نابود ہو گئے اور تاوان ادا کرنے والے قبائل میں شمار ہونے لگے اور ان کے کچھ بقیہ قبیلے قیروان اور تونس کے درمیان اتر پڑے یہ گایوں بکریوں اور خیموں والے تھے یہ اس کے نواحی علاقوں میں سفر کرتے اور معاش کے لئے کھیتی باڑی کرتے تھے اور جب موحدین نے افریقہ پر قبضہ کیا تو یہ اسی حالت میں تھے ان پر تاوان اور ٹیکس لاگو تھے اور انہیں سلطان کے ساتھ جنگوں میں متعدد فرائض سرانجام دینے پڑتے تھے۔

<u>الکعوب</u>: اور جب بنی سلیم میں سے الکعوب نے افریقہ کے نواح پر قبضہ کیا اور انہوں نے ریاح کے زواودہ کو جو اس دور میں حکومت کے دشمن تھے وہاں سے نکال دیا تو سلطان نے ان سے ان لوگوں کے خلاف مدد مانگی جنہوں نے قابس سے باجہ تک افریقہ کو اپنا وطن بنا لیا تھا پھر ان کی امارت حکومت کے لئے سخت ہو گئی اور ان سے مدد طلب کرنا بھی بڑھ گیا تو انہوں نے جو مضافات اور خراج طلب کئے بادشاہ نے انہیں جاگیر کے طور پر دے دیئے اور ان کی جاگیروں میں مرنجیصہ کا خراج بھی تھا۔

<u>بنو مرین</u>: اور جب بنو مرین نے قیروان پر حملہ کیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد اس فتنہ کو روکنے کے لئے جس میں عربوں نے بادشاہ اور حکومت پر غلبہ پا لیا تھا ان کے متغلب کعوب کو مرنجیصہ کے قبیلوں میں بار برداری کے گھوڑوں اور جنگوں میں غلبہ کے لئے سواروں کی بڑی قوت حاصل تھی اور یہ ان کے لئے قرابت دار اور خادم بن گئے اور انہوں نے ان پر غلاموں کی طرح قبضہ کر لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتنہ کی آگ کو فرو کر دیا اور اس حفصی بادشاہ مولانا سلطان ابوالعباس کی بھلائی سے مٹی ہوئی خلافت و حکومت کو قائم کر دیا پس فضا صاف ہو گئی اور اُفق روشن ہو گیا اور اس نے عرب متغلبین کو اپنے مضافات سے دُور کر دیا اور اپنی رعایا سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا اور مرنجیصہ کے ان لوگوں کو عربوں کی پناہ لینے اور ان کے ساتھ سفر کرنے کے باعث سزا دینے کے بعد اپنا مقرب بنا لیا پس انہوں نے دوبارہ حق کو پایا اور شمولیت میں اخلاص کا اظہار کیا اور جس تاوان اور خراج کے قوانین سے وہ مالوف تھے اس کی طرف واپس آ گئے اور اس دور تک وہ اسی حالت پر قائم ہیں۔
واللہ وارث الارض و من علیھا۔

فصل

زناتہ کے طبقہ اولیٰ میں سے مفرادہ اور انہیں مغرب میں جو حکومتیں حاصل تھیں ان کے حالات اور اس کا آغاز اور گردشِ حالات

مفرادہ کے یہ قبائل زناتہ کے وسیع تر بطون والے تھے اور یہی ان میں سے جنگجو اور غلبہ والے تھے اور ان کا نسب مفرادہ بن یصلتن بن مسرا بن زاکیا بن ورسیک بن الدیرت بن جانا تک جاتا ہے جو بنی یفرن اور بنی یرنیان کے بھائی ہیں اور ان کے نسب میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اسے بنی یفرن کے ذکر کے موقع پر پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

ان کے شعوب و بطون: ان کے شعوب و بطون بہت سے ہیں جیسے بنی بلت' بنی زنداک' بنی رواذ' رتزمیر' بنی ابی سعید' بنی درسیعان' اغواط اور بنی ریقہ وغیرہ جن کے نام مجھے یاد نہیں رہے اور مغرب اوسط میں ان کی فرودگاہیں شلف سے تلمسان تک جبل مدیولہ تک اور اس کے نواح تک میں اور ان کا اپنے بھائیوں بنی یفرن کے ساتھ اجتماع و افتراق اور صحرائی حالات میں مقابلہ ہوتا رہتا ہے اور ان مفرادہ کی صحرا میں بہت بڑی لڑی پائی جاتی ہے۔ جس نے اچھی طرح اسلام قبول کیا تھا۔

صولات بن وزمار: اور اس کے امیر صولات بن وزمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے اس کی ہجرت کی وجہ سے اس کے ساتھ نہایت حسن سلوک کیا اور اسے اس کی قوم اور وطن کا امیر بنا دیا اور وہ دین سے خوش ہو کر قبائل مضر کی مدد کرتا ہوا اپنے ملک کو واپس آ گیا اور ہمیشہ اس کی یہی حالت رہی۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بربریوں نے اسلام لانے سے قبل جو عربوں کے ساتھ جنگیں کیں ان میں سے ایک جنگ میں عربوں نے پہلی فتح پر اسے قیدی بنا کر پکڑ لیا اور اسے اپنی قوم میں جو مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے اسے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں بھیج دیا تو آپ نے اس پر احسان کیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا اور آپ نے اس کی عملداری میں اسے امیر مقرر کر دیا۔ پس اس نے حضرت عثمانؓ اور آپ کے اہل بیت کی دوستی کی وجہ سے جو بنی امیہ میں سے تھے صولات اور مفرادہ کے دیگر قبائل کو مخصوص کر دیا اور وہ دیگر قریش کے مقابلہ میں ان کے خاص آدمی تھے' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اسی دوستی کا لحاظ

کرتے ہوئے اندلس میں دعوت مروانیہ کی مدد کی۔ جیسا کہ آپ کو ان کے بعد کے حالات سے معلوم ہو جائے گا۔

صولات کی وفات: جب صولات فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے بیٹے حفص نے مفرادہ اور دیگر زناتہ کی امارت سنبھال لی اور جب مغرب اقصیٰ میں خلافت کے سائے سمٹنے لگے اور میسرۃ المقبر اور مظفر کا فتنہ سایہ فگن ہونے لگا تو خزر اور اس کی قوم قیروان میں مضریوں پر غالب آ گئے اور ان کی حکومت بڑھ گئی اور مغرب اوسط کے صحرائی زناتہ میں ان کے بادشاہ کی شان وعظمت میں اضافہ ہو گیا۔

مشرق میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ: پھر مشرق میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور مغرب میں فتنہ برپا تھا پس یہ لوگ قوت وتکبر میں بڑھ گئے۔ اس دوران میں خزر کی وفات ہو گئی اور اس کی حکومت اس کے بیٹے محمد نے سنبھالی۔

ادریس الاکبر: اور ادریس الاکبر بن عبداللہ بن حسن بن الحسن ۱۷۰ھ میں الہادی کی خلافت کے زمانے میں مغرب کی طرف گیا اور مغرب کے بربرہ جو اوربہ، صدینہ اور مقیلہ سے تعلق رکھتے تھے اس کی حکومت کے ذمہ دار بن گئے اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور بقیہ ایام میں مغرب بنوعباس کی اطاعت سے باہر نکل گئے اور پھر وہ ۱۷۳ھ میں مغرب اوسط کی طرف گیا تو محمد بن خزر نے اس کا استقبال کیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اپنی قوم کی جانب سے اس کی بیعت کر لی۔

اور اس نے بنی یفرن کے اہل تلمسان پر غالب آ جانے کے بعد اسے تلمسان پر قبضہ کرنے میں مدد دی اور ادریس بن ادریس کے لئے حکومت منظم ہو گئی اور وہ اپنے باپ کی تمام عملداری پر غالب آ گیا اور تلمسان پر قبضہ کر لیا اور بنوخزر اس کی دعوت کے اسی طرح ذمہ دار بن گئے جیسا کہ اس کے باپ کے لئے بنے تھے اور اس کا بڑا بھائی سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن الحسن جو مشرق سے اس کے پاس آ رہا تھا، ادریس الاکبر کے عہد میں تلمسان میں اترا اور اس نے تلمسان کی ریاست اسے اسی طرح دے دی جس طرح اس کے بیٹے ادریس نے سلیمان کے بعد اپنے عم زاد محمد کو دے دی تھی، پس تلمسان کی ریاست اور اس کے شہر اس کی اولاد کے ہاتھ میں رہے اور انہوں نے ریاست کو ساحلی سرحدوں تک آپس میں تقسیم کر لیا۔

ادریس بن محمد: پس تلمسان ادریس بن محمد بن سلیمان کی اولاد کے حصے میں آیا اور ارشکول، عیسیٰ بن محمد کی اولاد کو ملا اور تنس، ابراہیم بن محمد بن محمد کو ملا اور تلمسان کے بقیہ مضافات بنی یفرن اور مفرادہ کو ملے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں مغرب اوسط کے نواح میں ہمیشہ ہی محمد بن خزر کو حکومت حاصل رہی یہاں تک کہ شیعہ حکومت آ گئی اور ان کے لئے افریقہ کی حکومت ثابت ہو گئی۔

عبیداللہ مہدی: اور عبیداللہ مہدی نے عروبہ بن یوسف کتامی کو ۲۹۸ھ میں فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھیجا، جس نے مغرب ادنیٰ پر قبضہ کر لیا اور واپس آ گیا پھر اس نے اس کے بعد مصالہ بن حبوس کو کتامہ کی فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھیجا تو اس نے ادارسہ کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور ان سے عبیداللہ کی اطاعت کا مطالبہ کیا اور فاس پر یحییٰ بن ادریس بن عمر کو امیر مقرر کیا جو ادارسہ کا آخری بادشاہ تھا اور خود الگ ہو گیا اور ان کی اطاعت قبول کر لی۔

مصالہ: اور اس نے مصالہ کو فاس کا امیر مقرر کیا اور موسیٰ بن ابوالعالیہ کو مکناسہ اور صاحب تارہ کا امیر مقرر کیا اور مغرب کے

نواح پر قابض ہو گیا اور قیروان کی طرف واپس آ گیا۔

عمرو بن خزر: اور محمد بن خزر کی اولاد میں سے جو ادریس اکبر کا داعی تھا' عمرو بن خزر باغی ہو گیا اور اس نے زناتہ اور اہالیان مغرب اوسط کو شیعہ بربریوں کے خلاف اُکسایا اور عبیداللہ مہدی نے مغرب کے قائد مصالہ کو ۳۰۹ھ میں کتامہ کی فوجوں کے ساتھ بھیجا اور محمد بن خزر نے مفرادہ اور بقیہ زناتہ کی فوجوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور اس نے مصالہ کی فوجوں کو شکست دی اور اس کے پاس پہنچ کر اسے قتل کر دیا اور عبیداللہ نے ۳۱۰ھ میں اس کے بیٹے ابوالقاسم کو فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھیجا اور اسے محمد بن خزر اور اس کی قوم کے مقابلہ کے لئے سالار مقرر کیا پس وہ صحرا کی طرف بھاگ گئے اور اس نے ملویہ تک ان کا تعاقب کیا اور وہ سلجماسہ چلے گئے۔

ابوالقاسم: اور ابوالقاسم نے مغرب پر حملہ کر کے اس کی اطراف پر قبضہ کر لیا اور اس کے نواح میں چکر لگایا اور اس نے از سر نو ابن ابوالعالیہ کو اس کی عملداری پر امیر مقرر کر دیا اور واپس آ گیا اور کسی سازش کا شکار نہ ہوا۔

الناصر: پھر حاکم قرطبہ الناصر کو کسی وادی کے کنارے کی حکومت کا خیال آیا تو اس نے ادارسہ اور زناتہ کے ملوک کو مخاطب کیا اور ۳۱۶ھ میں ان کی طرف اپنے مخلصین محمد بن عبداللہ بن ابوعیسیٰ کو بھیجا تو محمد بن خزر نے فوراً اس کی بات کو قبول کر لیا اور الزاب سے شیعوں کے مددگاروں کو نکال باہر کیا اور شلب اور تنس کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور دہران پر قبضہ کر لیا اور اس پر اپنے بیٹے المنیر کو حاکم مقرر کیا اور تاہرت کے سوا دیگر مضافات مغرب میں اموی دعوت کو پھیلایا اور حاکم ارشکول ادریس بن ابراہیم بن عیسیٰ بن محمد بن سلیمان اموی دعوت کے قیام میں سرگرم ہو گیا پھر الناصر نے ۳۱۷ھ میں ادارسہ کے ہاتھوں سے سبتہ کو حاصل کر لیا اور موسیٰ بن ابوالعالیہ کو اس کے اطاعت اختیار کرنے کی وجہ سے پناہ دے دی اور محمد بن خزر کے ساتھ اس کی ہتھ جوڑی ہو گئی اور انہوں نے شیعوں کے خلاف مدد کی۔

فلفول بن خزر: اور فلفول بن خزر نے شیعوں کی اطاعت کر کے اپنے بھائی محمد کی مخالفت کی اور عبداللہ نے اسے مفرادہ کا امیر مقرر کر دیا اور حمید بن یصل ۳۲۱ھ میں کتامہ کی فوجوں کے ساتھ تاہرت پر چڑھائی کرنے کے لئے عبداللہ کی طرف گیا اور فاس تک پہنچ گیا اور زناتہ اور مکناسہ کے سوا اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے مغرب پر قبضہ کر لیا۔

اور اس کے بعد ۳۲۲ھ میں میسور الخصی نے جا کر فاس کا محاصرہ کر لیا مگر اسے سر نہ کر سکا اور واپس آ گیا۔

حمید بن یصل: پھر ۳۲۸ھ میں حمید بن یصل نے بغاوت کر دی اور محمد بن خزر کے پاس چلا گیا پھر الناصر کے پاس گیا تو اس نے اسے مغرب اوسط کا والی مقرر کر دیا پھر شیعہ ابویزید کے فتنہ میں مصروف ہو گئے اور محمد بن خزر اور اس کی مفرادہ قوم کے کارنامے کی عظمت قائم ہو گئی اور انہوں نے ۳۳۳ھ میں امویوں کے قائد حمید بن یصل کے ساتھ تاہرت پر چڑھائی کی اور اس کے ساتھ الخیر بن محمد اور اس کے بھائی حمزہ اور اس کے چچا عبداللہ بن خزر نے بھی چڑھائی کی اور یعلیٰ بن محمد بھی اپنی قوم بنی یفرن سمیت ان کے ساتھ تھا۔

تاہرت پر قبضہ: اور انہوں نے بزورِ قوت تاہرت پر قبضہ کر لیا اور عبداللہ بن بکار کو قتل کر دیا اور حمزہ بن محمد بن خزر جو تاہرت کی جنگوں میں قتل ہو گیا تھا اسکے قتل ہونے کے بعد انہوں نے تاہرت کے قائد میسور الخصی کو قید کر لیا اور محمد بن خزر اور اس کی قوم نے اس سے قبل بھی بسکرہ پر چڑھائی کی تھی اور اسے فتح کر لیا تھا اور زیدان الخصی کو قتل کر دیا تھا۔

اسماعیل: اور جب اسماعیل' ابو یزید کے محاصرے سے باہر نکلا تو محمد بن خزر کے خوف کی وجہ سے اپنے پیروکاروں سمیت مغرب چلا گیا کیونکہ اس سے قبل وہ ان کی دعوت کی مخالفت اور ان کے پیروکاروں کو قتل کر چکا تھا پس اس نے اس کی طرف معروف اطاعت کرنے کے پیغام بھیجا اور اسماعیل نے اسے ابو یزید کی تلاش کا اشارہ کیا اور اسے بیس اونٹ مال دینے کا وعدہ کیا۔

معبد بن خزر: اور اس کا بھائی معبد بن خزر ابو یزید کی وفات تک اس کا دوست رہا اور اس کے بعد اسماعیل نے ۳۴۰ھ میں معبد کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو قیروان میں نصب کر دیا اور محمد بن خزر اور اس کا بیٹا الخیر ہمیشہ ہی مغرب اوسط پر متغلب اور یعلیٰ بن محمد کے نائب امیر رہے۔

فتوح بن الخیر: اور فتوح بن الخیر' تاہرت اور دہران کے مشائخ کے ساتھ ۳۴۰ھ میں الناصر کے پاس گیا تو اس نے انہیں انعام و اکرام دیا اور انہیں ان کی عملداریوں میں واپس کر دیا پھر مغراوہ اور صنہاجہ کے درمیان فتنہ پیدا ہو گیا اور محمد بن الخیر اور اس کا بیٹا خزران کے ساتھ جنگوں میں مشغول ہو گئے اور یعلیٰ بن محمد نے دہران پر متغلب ہو کر اسے برباد کر دیا اور الناصر نے محمد بن یصل کو تلمسان اور اس کے نواح پر حاکم مقرر کر دیا' پس محمد بن خزر نے اپنے مدمقابل یعلیٰ بن محمد کی وجہ سے دوبارہ شیعوں کی اطاعت اختیار کر لی اور ۳۴۲ھ میں المعز کے باپ اسماعیل کی وفات کے بعد اس کے پاس گیا تو اس نے اس کا اکرام کیا اور اس نے بھی ان کی مکمل اطاعت کی یہاں تک کہ جوہر کے ساتھ اس کی جنگوں میں شامل ہو کر ۴۸۔۳۴۷ھ میں مغرب گیا پھر اس کے بعد ۳۵۰ھ میں المعز کے پاس گیا اور قیروان میں فوت ہو گیا اس وقت اس کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔

الناصر المروانی کی وفات: اور اسی سال الناصر المروانی بھی فوت ہو گیا جبکہ مغرب میں شیعہ کی دعوت پھیل چکی تھی اور امویوں کے مددگار بستہ اور طنجہ کے مضافات میں سکڑ گئے تھے۔

الحکم المستنصر: اس کے بعد اس کا بیٹا الحکم المستنصر کھڑا ہوا اور اس نے ازسرِنو وادی کے کنارے کے ملوک سے مخاطبت کی تو محمد بن الخیر بن خزر نے اسے جواب دیا کیونکہ اس کے باپ الخیر اور دادا محمد کو الناصر کی حکومت میں ایک مقام حاصل تھا نیز حضرت عثمانؓ نے ان کے جد صولات کو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق بھی آلِ خزر کو بنی امیہ سے دوستی تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' پس اس نے شیعوں میں خوب خونریزی کی اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا اور معد نے اپنے ساتھی زیری بن مناد امیر صنہاجہ کے ذریعے اس پر تہمت لگائی تو اس نے اسے زناتہ کے ساتھ جنگ کرنے پر امیر مقرر کر دیا اور اسے کہا کہ وہ ان کے جن مضافات پر قبضہ کرے گا وہ اسی کے لئے مختص ہوں گے اور وہ بھی ۳۶۰ھ میں جنگ کے لئے اکٹھے ہو گئے۔

بلکین بن زیری: پس ان کی تیاری سے قبل بلکین بن زیری نے دسیسہ مقام پر محمد بن الخیر کی مددگار فوجوں سے جنگ کی تو ان میں سے کچھ لوگوں نے بڑی استقامت دکھائی اور ان کے درمیان شدید رن پڑا اور زناتہ شکست کھا گئے اور جب محمد بن

الخیر نے دیکھا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے فوج سے ایک طرف جا کر خودکشی کر لی اور اس کی قوم پر شکست برقرار رہی اور اتباع کو چھوڑ کر اس نے اس معرکہ میں سترہ امیر پائے اور ہر امیر اپنے فریق کی جانب چلا گیا اور محمد کے بعد مفرادہ میں اس کا بیٹا الخیر حاکم بنا۔

اور بلکین بن زیری نے خلیفہ کو معد کے ذریعے الزاب اور مسیلہ کے حاکم جعفر بن علی بن حمدون کے خلاف بھڑکایا کہ وہ محمد بن الخیر سے دوستی رکھتا ہے پس جعفر پریشان ہو گیا اور اس نے اس کی جگہ افریقہ کی حکومت کے لئے معد کو بھیج دیا یہاں تک کہ اس نے قاہرہ جانے کا عزم کر لیا پس اس کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا اور وہ الخیر بن محمد اور اس کی قوم کے پاس چلا گیا اور انہوں نے ضہاجہ پر چڑھائی کر دی اور انہیں فتح نصیب ہوئی اور زیری بن مناد کو بہت بڑی جماعت نے مارا اور انہوں نے اس کے سر کو بنی خزر کے سرداروں کے وفد میں جعفر کے بھائی یحییٰ بن علی کے ساتھ قرطبہ بھیجا۔

جعفر بن علی: پھر اس نے جعفر کو زناتہ کے بارے میں شک پڑ گیا اور وہ اپنے بھائی یحییٰ کے پاس چلا گیا اور وہ الحکم کے پاس گئے اور اس نے اسے بلکین بن زیری کے ساتھ زناتہ کے ساتھ جنگ کرنے پر امیر مقرر کر دیا اور اسے اموال و افواج سے مدد دی اور اسے کہا کہ وہ ان کے جن مضافات پر قبضہ کرے گا وہ اسی کے لئے مختص ہوں گے پس وہ ۳۶۱ھ میں مغرب کی طرف گیا اور ان میں سے برابرہ کو ترغیب دی اور باغایہ مسیلہ 'الزاب اور بسکرہ کے مضافات خالی ہو گئے اور زناتہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور وہ تاہرت آیا اور اس نے مغرب اوسط سے زناتہ کے آثار مٹا دیئے اور مغرب اقصیٰ کو چلا گیا اور بلکین نے الخیر بن محمد اور اس کی قوم کا سلجماسہ تک تعاقب کیا اور ان پر حملہ کیا اور انہیں پکڑا اور الخیر بن محمد کو باندھ کر قتل کر دیا اور ان کی فوج کو تتر بتر کر دیا اور مغرب پر قبضہ کر لیا اور واپسی پر مغرب اوسط سے گزرا اور وادی میں زناتہ اور ان کے ساتھی معاصین سے جنگ کی اور اس نے ہر اس شخص سے جو گھوڑے پر سوار ہو سکتا ہے یا گھوڑے کی خبر گیری کر سکتا ہے' امان اٹھا دی اور ان کے خون کی نذر مانی' پس اس نے مغرب اوسط کو زناتہ سے خالی کر دیا اور بلاد مغرب اقصیٰ میں ملویہ کے ماوراء علاقے تک گیا یہاں تک کہ بنی یعلی بن محمد تلمسان واپس آ گئے اور اس نے انہیں وہاں کا حاکم بنا دیا' پھر بنو خزر' سلجماسہ اور طرابلس میں اور بنی زیری بن علیہ کی فاس کی حکومت میں ہلاک ہو گئے جس کا ہم ذکر کرنے والے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

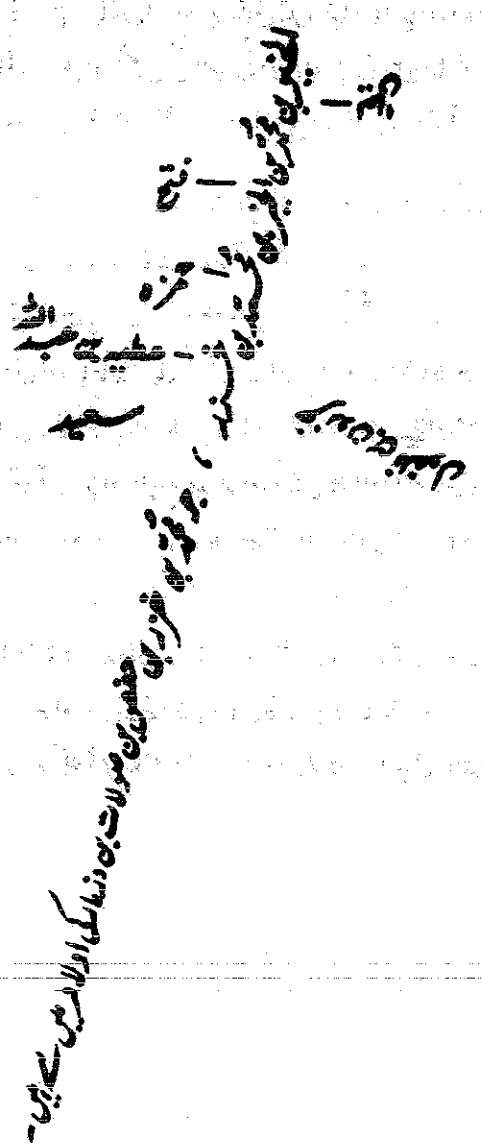
فتح
حمزہ
عطیہ
عبداللہ
سعید

فصل

مفرادہ کے طبقۂ اولیٰ میں سے آلِ زیری بن علیہ کے حالات جو فاس اور اُس کے مضافات کے بادشاہ تھے اور انہیں

مغربِ اقصیٰ میں بھی حکومت و دولت حاصل تھی اس کا آغاز اور گردشِ حالات

یہ زیری اپنے وقت میں آلِ خزر کا امیر اور ان کی بدوی حکومت کا وارث تھا اور اسی نے فاس اور مغرب اقصیٰ میں حکومت کو استوار کیا اور دورِ لمتونہ تک اپنے بیٹوں کو اس کا وارث بنایا۔ جیسا کہ ہم اسے مفصل بیان کریں گے۔ اس کا نام زیری بن عطیہ بن عبدالرحمٰن بن خزر ہے۔ اس کا دادا عبداللہ' الناصر کے داعی محمد کا بھائی ہے جو قیروان میں فوت ہو گیا تھا' جیسے کہ ہم بیان کر چکے ہیں' یہ چار بھائی تھے' محمد اور معبد' جسے اسماعیل نے قتل کر دیا تھا اور فلفول جو محمد کا مخالف بن کر شیعہ حکومت کی طرف چلا گیا تھا اور یہ عبداللہ جو اپنی ماں کے نام سے مشہور تھا اور اس کا نام تبادلت تھا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ' محمد بن خزر کا بیٹا ہے اور اس کا بھائی حمزہ بن محمد تھا۔ جو فتح تاہرت کے وقت میسور کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مر گیا تھا۔

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں جب الخیر بن محمد ۳۶۱ھ میں بلکین کے ہاتھوں مارا گیا اور زناتہ' مغرب اقصیٰ میں ملویہ کے ماوراء علاقے میں کوچ کر گئے اور تمام مغرب اوسط' ضہاجہ کے لئے ہو گیا تو مفرادہ' آل خزر کے بقیہ لوگوں کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

آلِ خزر کے امراء: ان دنوں ان کے امراء محمد بن الخیر مذکور اور مقاتل بن عطیہ بن عبداللہ کے بیٹے مقاتل اور زہری اور خزرون بن فلفول تھے پھر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بلکین بن زیری کو افریقہ کی حکومت حاصل ہوگئی اور اس نے ۳۶۹ھ میں مغرب اقصیٰ پر اپنا مشہور حملہ کیا اور بنی خزر کے ملوک زناتہ اور بنی محمد بن صالح اس کے آگے بھاگ اٹھے اور سب کے سب ستبہ آ گئے۔

محمد بن الخیر: اور محمد بن الخیر سمندر پار کر کے منصور بن ابی عامر کے پاس فریاد لے کر گیا تو منصور اپنی فوجوں کے ساتھ بہ نفس نفیس ان کو مدد دینے کے لئے نکلا اور جعفر بن علی کو بلکین سے جنگ کرنے پر امیر مقرر کیا اور اس کو سمندر پار کروا دیا اور اسے سو

اونٹ بوجھ مال دیا' پس ملوک زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور سبتہ کے میدان میں ان کا رن پڑا اور بلکین' جبل تطاون سے ان کے پاس آیا' پس اس نے دیکھا کہ وہ اس کے مقابلہ کی سکت نہیں رکھتا تو وہ انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور اپنے آپ کو برغواطہ کے ساتھ جہاد میں مشغول کر لیا یہاں تک کہ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے' ۳۷۲ھ میں فوت ہو گیا۔

اور جعفر بن علی الحضرۃ میں اپنی جگہ واپس آ گیا اور منصور نے امارت کا بوجھ اٹھانے میں اس سے قرعہ اندازی کی اور مغرب' امارت کو چھوڑ بیٹھا اور منصور نے سبتہ پر کنٹرول کرنے پر اکتفا کیا اور ضہاجہ اور دیگر شیعہ کے حامیوں کا دفاع کرنا ملوک زناتہ کے سپرد کر دیا اور ان کے نیزہ بازوں کو آزمانے کے لئے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ مغرب میں ادارسہ میں سے حسن بن کنون کھڑا ہو گیا جسے عزیز نزار نے مصر سے' مغرب میں اپنی حکومت واپس لینے کے لئے بھیجا تھا اور بلکین نے ضہاجہ کی فوج کے ساتھ اسے مدد دی اور علی ہلاک ہو گیا تو یہ بات بلکین کو گراں گزری اور حسن نے مغرب میں اپنی حکومت کی طرف دعوت دی اور بدوی بن یعلیٰ بن محمد الیفرنی اور اس کا بھائی زیری اور اس کا عم زاد ابو بید اس' ان لوگوں کے ساتھ جو بنی یفرن میں سے ان کے ساتھ تھے اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پس منصور نے اپنے عم زاد ابوالحکم عمرو بن عبداللہ بن ابی عامر کو' جس کا لقب عسکلاجہ تھا' اس کے ساتھ جنگ کرنے کو اموال و افواج کے ساتھ بھیجا اس نے سمندر پار کیا تو آل خزر کے ملوک محمد بن الخیر اور عطیہ کے دونوں بیٹے مقاتل اور زیری اور خزرون بن فلفول تمام مفرادہ کے ساتھ اس کے ساتھ آ ملے اور انہوں نے اس کے کام میں اسے مدد دی۔

ابوالحکم بن ابی عامر: اور ابوالحکم بن ابی عامر' انہیں حسن بن کنون کے پاس لے گیا' یہاں تک کہ انہوں نے اسے اطاعت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور اس نے اپنے لئے امان طلب کی تو عمرو بن ابی عامر نے جو وہ چاہتا ہے اس کے مطابق اس سے عہد کر لیا اور اس نے اسے اپنی قیادت پر قبضہ دے دیا اور اس نے اسے الحضرۃ کی طرف واپس بھیج دیا اور اس نے ابوالحکم بن ابی عامر سے جو عہد شکنی کی اور اس کے بعد اسے قتل کیا اس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

مقاتل اور زیری: اور ملوک زناتہ میں سے عطیہ کے بیٹے مقاتل اور زیری' منصور کی طرف شدید میلان رکھتے تھے اور مروانیہ کی اطاعت کے قیام کے ذمے دار تھے اور بدوی بن یعلیٰ اور اس کی قوم بنو یفرن ان کی اطاعت سے منحرف تھے اور جب ابوالحکم بن ابی عامر مغرب سے واپس آیا تو منصور نے وزیر بن حسن بن احمد بن عبدالودود سلمی کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کے ہاتھوں کو رجال و اموال کے منتخب کرنے میں کھلا چھوڑ دیا اور اس نے ۳۷۶ھ میں اسے اس کی عمل داری میں بھیج دیا اور اسے زناتہ میں سے ملوک مغرادہ کے متعلق وصیت کی اور ان میں سے مقاتل اور زیری کو پیغام پہنچایا کہ وہ حسن کے ساتھ مل جائیں اور اس کی اطاعت کریں اور مضطرب الاطاعت اور شدید فریب کار بدوی کے متعلق اسے اکسایا' پس وہ اپنی عملداری میں گیا اور فاس میں اترا اور مغرب کے مضافات کو کنٹرول کیا اور ملوک زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے۔

مقاتل کی وفات: اور مقاتل بن عطیہ ۳۷۸ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بھائی زیری بن عطیہ مفرادہ میں سے صحرائی سواروں کی حکومت کے ساتھ الگ ہو گیا اور ابن عبدالودود کے حاکم مغرب کے ساتھ اس کی بہت اچھی دوستی ہو گئی اور وہ اپنی قوم کے ساتھ اس کے پاس چلا گیا اور منصور نے ۳۸۱ھ میں اسے اس کے اعزاز و اکرام کو زیادہ کرنے کے لئے بلایا اور اسے

بدوی بن یعلیٰ کے متعلق اکسایا کیونکہ وہ اس کی اطاعت کی برتری سے حسد کرتا تھا' پس اس نے مغرب پر اپنے بیٹے المعز کو جانشین بنا کر اس کی بات کو قبول کرنے میں سرعت سے کام لیا اور اسے مغرب کی سرحد تلمسان میں اتارا اور فاس کے قردبین کے کنارے پر علی بن محمود بن ابی علی قشوش کو اور اندلسیوں کے کنارے پر عبدالرحمٰن بن عبدالکریم بن ثعلبہ کو حاکم مقرر کیا اور اپنے آگے آگے منصور کو بھیج دیا اور اس کے پاس گیا تو اس نے ساز وسامان اور فوجوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کی ملاقات پر جشن کیا اور اس کی خوب مہمان نوازی کی اور اس کے وظیفہ میں اضافہ کر دیا اور وزارت میں اس کے نام کی تعریف کی اور اسے وزارت کی جاگیر دی اور اس کے جوانوں کے نام رجسٹر میں لکھے اور اس نے اس کے ہدیے کی قیمت کے مطابق اس کے ساتھ حسن سلوک کیا اور اسے اور اس کے وفد کو نہایت اعلیٰ انعامات دیئے اور اسے جلد اس کی عملداری میں بھجوا دیا پس وہ مغرب میں اپنی امارت کی طرف لوٹ آیا اور جو کچھ اس کے متعلق گمان کیا گیا تھا اس کے خلاف اس کی چغلی کھائی گئی کہ وہ حسن سلوک اور احسان کا انکاری ہے اور جس وزارت کے لقب کے ساتھ اس کی تعظیم کی گئی ہے وہ اس سے برا مناتا ہے یہاں تک کہ اس نے اپنے ایک نوکر سے جس نے اسے وزیر کہہ کر پکارا تھا' کہا اے بے وقوف کس کا وزیر' خدا کی قسم میں صرف امیر ابن امیر ہوں' اور ابن ابی عامر اور اس کے جھوٹ کے کیا کہنے' خدا کی قسم اگر اندلس میں کوئی مرد ہوتا تو وہ اسے اس کے حال پر نہ رہنے دیتا اور اسے ایک دن ہم سے واسطہ پڑے گا قسم بخدا میں نے اسے جو ہدیہ دیا ہے اس نے اس کی قیمت گرانے کے لئے مجھے اس کی مزدوری دی ہے پھر اس نے جو کچھ خرچ کیا ہے اس سے مجھے غلطی میں ڈال دیا ہے کہ یہ عزت افزائی کے لئے ہے مگر وہ اسے اس وزارت کی قیمت سمجھتا ہے جس سے اس نے مجھے میرے رتبے سے گرا دیا ہے۔

ابن ابی عامر کے پاس شکایت: اور ابن ابی عامر کے پاس شکایت کی گئی تو اس نے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں اضافہ کر دیا اور اس کے مدمقابل بدوی بن یعلیٰ الیفرنی کو زناتہ کی حکومت میں بھیجا کہ وہ اسے آنے کی دعوت دے۔ پس اس نے اسے ناروا جواب دیا اور کہا کہ منصور نے کبھی جنگلی گدھوں کو سالوتریوں کی اطاعت کرتے دیکھا ہے اور راستوں کو خراب کرنے لگا اور قبیلوں پر چڑھائی اور عوام میں فساد برپا کرنے لگا پس منصور نے اپنے مغرب کے گورنر حسن بن عبدالودود کو اشارہ کیا کہ اس کے معاہدے کو توڑ دے اور اس کے دشمن زیری بن عطیہ کی مدد کرے پس وہ ۳۸۱ھ میں اس کے لئے اکٹھے ہوئے اور اس سے جنگ کی مگر انہیں شکست ہوئی اور فوج ہلاک ہوگئی اور اس نے وزیر بن عبدالودود کو زخم لگایا جس سے وہ مر گیا منصور کو یہ خبر ملی تو اسے یہ بات گراں گزری اور مغرب کے حالات نے اسے افسردہ کر دیا اور اس نے اسی وقت زیری بن عطیہ کو مغرب کا امیر مقرر کر دیا اور اس کی طرف اپنا عہد لکھا اور اسے مغرب کو کنٹرول کرنے اور سلطان کی فوجوں اور حسن بن عبدالودود کے اصحاب کی مدد کرنے کا حکم دیا پس وہ اس کی ذمہ داریوں سے مطلع ہوا اور اس کے کام کو نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا۔

بدوی بن یعلیٰ اور بنی یفرن: اور بدوی بن یعلیٰ اور بنی یفرن کو عظمت حاصل ہوگئی اور انہوں نے زیری بن عطیہ سے سختی کی اور اسے جنگ کی آگ میں جھونک دیا اور ان کی جنگوں میں پانسہ پلٹتا رہا اور فاس کی رعایا ان کے بکثرت باری باری اس پر قبضہ کرنے اور اس پر حملہ کرنے سے اکتا گئی اور اللہ تعالیٰ نے زیری بن عطیہ اور مفرادہ کو ابوالبہار بن زیری بن مناد کی طرف سے مدد بھیجی کیونکہ اس نے اپنے بھتیجے منصور بن بلکین حاکم قیروان کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور شیعوں کی دعوت

سبیلِ سکینہ حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸

ترک کر کے مروانیہ کی طرف آ گیا تھا اور حاکم تاہرت خلوف بن ابی بکر اور اس کے بھائی عطیہ نے بھی اس معاملے میں اس کی پیروی کی کیونکہ ان دونوں اور ابوالبہار کے درمیان رشتہ داری کا تعلق پایا جاتا تھا' پس انہوں نے مغرب اوسط کے ان مضافات کو آپس میں تقسیم کر لیا جو الزاب' انشریس اور حدان کے درمیان پائے جاتے تھے۔

ہشام المؤید کے نام کا خطبہ: اور ان مضافات کے دیگر منابر پر بھی ہشام المؤید کے نام کا خطبہ دینے لگے اور ابوالبہار نے ماوراء البحر سے محمد بن ابی عامر سے بات چیت کی اور اپنے بھتیجے ابوبکر بن حبوس بن زیری کو اس کے اہل بیت کے ایک گروہ اور اس کی قوم کے سرداروں کے ساتھ اس کے پاس بھیجا' پس انہوں نے سوقسم کے ریشمی کپڑوں اور غلاموں سے جن کی قیمت دس ہزار درہم تھی اور برتنوں اور زیورات اور پچیس ہزار دنانیر سے حسن کا استقبال کیا اور اسے دعوت دی کہ وہ بدوی بن یعلیٰ کے خلاف زیری بن عطیہ کی مدد کرے اور اس نے مغرب کے ان مضافات کو جو ابلمہ کی جانب تھے ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ ان دونوں نے فاس شہر کے کناروں کو بھی یکے بعد دیگرے آپس میں تقسیم کر لیا مگر بدوی نے اس کی پرواہ نہ کی اور نہ ہی اسے فتنہ بپا کرنے اور شہر و دیہات پر چڑھائی کرنے سے روکا اور اس نے جماعت کی وحدت کو پراگندہ کر دیا۔

خلوف بن ابوبکر: اور خلوف بن ابوبکر نے منصور کے خلاف بغاوت کر دی اور منصور بن بلکین کی حکومت سے گفتگو کی' اور ابوالبہار نے جس باہمی رابطہ کی بناء پر اس کی مدد کرنی تھی اس کے دوران وہ بیمار ہو گیا اور زیری بن عطیہ' خلوف بن ابوبکر کے خلاف جو جنگ کرنا چاہتا تھا اس میں وہ پیچھے رہ گیا اور زیری نے رمضان ۳۸۱ھ میں اس پر حملہ کیا اور اسے اور اس کے بہت سے مددگاروں کو قتل کر دیا اور اس کی فوج پر قبضہ کر لیا اور اس کے عام ساتھی اس کے پاس جمع ہو گئے اور عطیہ تنہا ہی صحرا کی طرف بھاگ گیا۔

بدوی کا قتل: پھر اس کے بعد وہ بدوی بن یعلیٰ اور اس کی قوم کے مقابلہ کے لئے تیار ہوا اور ان کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں جن میں بدوی کے ساتھی منتشر ہو گئے اور اس نے ان میں سے تقریباً تین ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور اس کی چھاؤنی کو لوٹ لیا اور اس کی عورتوں کو قیدی بنا لیا جن میں اس کی ماں اور بہن بھی شامل تھی اور اس کے باقی ماندہ ساتھی زیری کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ اکیلا ہی صحرا کو بھاگ گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے عم زاد ابویداس بن دوناس نے اسے قتل کر دیا اور منصور کو یکے بعد دیگر دونوں فتحوں کی خبر پہنچی تو اس نے ان دونوں فتحوں کو بڑی بات خیال کیا۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب زیری قاصد کے فرائض انجام دے کر واپس آیا تو اس وقت بدوی قتل ہوا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب منصور نے اسے بلایا اور یہ اس کے پاس گیا تو بدوی نے اس کی مخالفت میں فاس میں جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور مغراوہ کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہاں پر اپنی حکومت کو مضبوط کر لیا اور جب زیری اپنے قاصدانہ فرائض سرانجام دے کر واپس آیا تو بدوی فاس میں قلعہ بند ہو گیا تو زیری نے اس کے ساتھ جنگ کی اور محاصرہ لمبا ہو گیا اور فریقین کے بہت سے آدمی مر گئے پھر زیری نے بزورِ قوت فاس میں داخل ہو کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے سر کو دارالخلافہ قرطبہ میں بھیج دیا۔ یہ بات یاد رہے کہ اس خبر کا راوی زیری کے منصور کے پاس جانے اور اس کے بدوی کو قتل کرنے کو

۳۸۳ھ کا واقعہ بتاتا ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوا تھا۔

زیری اور ابوالبہار کی جنگ: پھر زیری اور ابوالبہار صنہاجی کے تعلقات خراب ہو گئے اور دونوں نے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دی' پس زیری نے اس پر حملہ کیا اور ابوالبہار شکست کھا کر اپنے فرار کو چھپاتے ہوئے سبتہ چلا گیا' پس اس نے جلدی سے اپنے کاتب عیسیٰ بن سعید القطاع کو لکھا کہ وہ ایک دستہ فوج لے کر اُس سے مقابلہ کرے مگر وہ اس کے ساتھ جنگ کرنے سے پہلو تہی کر گیا اور جراوہ کے قلعہ کی طرف چلا گیا اور اس نے اپنے بھتیجے منصور حاکم قیروان کی جانب ایلچی بھیجے تاکہ اُسے اس بات کی طرف توجہ دلائے کہ جنگ تو ان دونوں کے درمیان ہے پھر وہ اس کے پاس چلا گیا اور اپنی عمل داری میں اپنی جگہ پر واپس آ گیا اور امویوں کی اطاعت کو خیر باد کہہ کر شیعوں کی اطاعت کی طرف لوٹ آیا پس منصور نے زیری بن عطیہ کو مغرب کے مضافات دے دیئے اور اس سے سرحد کے کنٹرول کا مطالبہ کیا اور دعوت کے دفاع میں ملوک مغرب میں سے اس پر اعتماد کیا اور اسے ابوالبہار سے جنگ کرنے کی تاکید کی اور زیری نے قبائل زناتہ کی متعدد اقوام اور بربری فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور وہ اس کے آگے بھاگ اٹھا اور قیروان چلا گیا اور زیری نے تلمسان اور ابوالبہار کے بقیہ مضافات پر قبضہ کر لیا اور سوس اقصیٰ اور الزاب کے درمیانی علاقے پر حکومت کرنے لگا۔ پس اس کی حکومت وسیع ہو گئی اور اس کی قوت و شوکت میں اضافہ ہو گیا۔

منصور کو فتح کی اطلاع: اور اس نے منصور کو فتح کے متعلق لکھا اور اس کے ساتھ دو سو گھوڑے اور پچاس تیز رفتار مہاری اونٹ اور لمط کے چمڑے کی ایک ہزار ڈھالیں اور الزاب کی کمانوں اور خوشبو کی ہنڈیوں اور زرافوں اور لمط کی طرح کے صحرائی جانوروں کے بوجھ اور اس کے علاوہ سو اونٹ کھجوریں اور اعلیٰ ریشم کے بہت سے کپڑے بھیجے تو اس نے مغرب کی امارت پر از سر نو اسے مقرر کیا اور اس کے قبیلوں کو فاس کے نواح میں ان کی قیام گاہوں پر اتارا اور مغرب میں زیری کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے بنی یفرن کو فاس کے نواح سے نکال کر سلا کی طرف بھیج دیا۔

وجدہ شہر کی حد بندی: اور ۳۸۴ھ میں وجدہ شہر کی حد بندی کی اور اپنی فوجوں اور نوکروں کو وہاں اتارا اور اس پر اپنے رشتہ داروں کو حاکم مقرر کیا اور اپنے ذخیرہ کو یہاں منتقل کیا اور ایک قلعہ تیار کیا اور یہ شہر مغرب اوسط اور مغرب اقصیٰ کی دونوں عملداریوں کی سرحد تھا۔

منصور اور زیری کے درمیان بگاڑ: پھر اس کے اور منصور کے درمیان اس وجہ سے بگاڑ پیدا ہو گیا کہ اس کے متعلق شکایت ہوئی کہ وہ منصور سے بڑھ کر ہشام سے محبت رکھتا ہے تو منصور نے اسے حق تلفی سمجھا اور اس نے بھی اس کی یہ بات نہ مانی تو اس نے اپنے کاتب ابن القطاع کو فوجوں کے ساتھ بھیجا مگر یہ اس کے مقابلہ میں سخت نکلا اور قلعہ حجر النسر کے مالک نے اسے قوت دی تو اس نے اسے الحضرۃ کی طرف واپس بھیج دیا اور منصور نے اس سے حسن سلوک کیا اور اس کا نام ناصح رکھا اور زیری نے علانیہ طور پر ابن ابی عامر سے عداوت کرنا اور اس کے خلاف اُکسانا شروع کر دیا اور مؤید کے ساتھی ہونے اور اس کی حق تلفی اور رکاوٹ سے عام طور پر ناراض ہونا شروع کر دیا' پس اس نے ابن ابی عامر کے پاس اس سے سخت برتاؤ کیا اور اس سے وزارت کا وظیفہ روک لیا اور اپنے رجسٹر سے اس کا نام مٹا دیا اور اس سے برأت کا اعلان کر دیا اور اپنے غلام واضح کو

مغرب اور زیری بن عطیہ سے جنگ کرنے پر امیر مقرر کیا اور خرچہ کے لئے اسے اموال دیئے اور ہتھیار اور لباس بھی دیئے اور الحضرۃ میں وادی کے کنارے کے جو ملوک موجود تھے ان میں سے ایک گروہ کو اس کے ساتھ بھیجا ان ملوک میں محمد بن الخیرٗ زیری بن خزر اور ان دونوں کا عم زاد بکساس بن سید الناس اور بنی یفرن میں سے ابو بخت بن عبداللہ بن مدین اور ازواجہ میں سے خزرون بن محمد شامل تھا اور فوج کے سرداروں کے ساتھ اسے مضبوط کیا۔

واضح کی روانگی: اور واضح ۳۸۷ھ میں الحضرۃ سے نکلا اور پوری تیاری کے ساتھ چلا اور سمندر کو پار کر کے طنجہ پہنچ گیا اور وادی ردات میں ڈیرے ڈال دیئے اور زیری بن عطیہ بھی اپنی قوم کے ساتھ نکلا اور اس کے سامنے ڈیرہ ڈال دیا اور دونوں تین ماہ تک ٹھہرے رہے اور واضح نے بنی برزال کے جوانوں پر منافقت کا الزام لگایا اور انہیں الحضرۃ کی طرف واپس کر دیا اور منصور کو ان کے خلاف اکسایا تو اس نے انہیں ڈانٹا اور وہ چلے گئے تو اس نے ان سے درگزر کیا اور انہیں کسی اور طرف بھیج دیا۔

اصیل اور نکور پر قبضہ: پھر واضح نے اصیل اور نکور پر قبضہ کر کے ان کا انتظام کیا اور اس کے اور زیری کے درمیان مسلسل جنگیں ہوئیں اور واضح نے اصیلا کے نواح میں زیری کے پڑاؤ پر شب خون مارا اور ابھی وہ غارت گری کر ہی رہے تھے کہ اس نے ان پر حملہ کر دیا اور ابن ابی عامرٗ واضح کے حالات کا جائزہ لینے اور اس کی امداد کرنے کے لئے الحضرۃ سے نکلا پس وہ فوج کی تیاری کے ساتھ چلا اور جزیرہ میں فرصۃ اعجاز کے پاس اترا پھر اس نے مظفر کو اپنے بیٹے کی طرف سے اس کے مقام خلافت الزاہرۃ سے بھیجا اور وادی کے کنارے کی طرف چلا گیا۔

اور بڑے بڑے کارندے اور جرنیل اس کے ساتھ تھے۔

منصور کی قرطبہ کو واپسی: اور منصور قرطبہ کی طرف واپس آ گیا اور مغرب میں عبدالملک کی اطلاع نے گھبراہٹ پیدا کر دی اور بربری ملوک میں سے زیری کے عام اصحاب اس کی طرف واپس آ گئے اور اس نے ان پر اس قدر احسان کئے کہ ان کی مثال نہیں ملتی۔

عبدالملک کی طنجہ پر چڑھائی: اور عبدالملک نے طنجہ پر چڑھائی کی اور وہاں پر واضح کے ساتھ مل گیا اور فوج کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے دیر کرنے لگا پس جب اس کی تدبیر مکمل ہو گئی تو اس نے ایسی فوج کے ساتھ مارچ کیا جس کا کوئی ہم پلہ نہ تھا اور زیری نے شوال ۳۸۸ھ میں اس کے ساتھ طنجہ کے مضافات میں وادی منیٰ میں جنگ کی اور ان کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں اور ان میں عبدالملک کے اصحاب غمگین ہو گئے اور وہ ثابت قدم رہا اور ابھی وہ جنگ کے گھمسان میں تھے کہ زیری کے اتباع میں سے ایک لمتوزی نے اسے نیزہ مارا اور اس نے اس جنگ میں فریب کاری کے ساتھ تین بار اس کے سینے میں نیزہ مارا اور ایسا زخم لگایا جس سے اس کی موت واقع نہ ہوا اور وہ مظفر کی طرف دوڑتا ہوا گیا اور اسے خوشخبری دی تو اس نے اس کی رویت کی بنا پر تکذیب کی پھر اس کے پاس صحیح خبر آئی تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں صحیح طور پر شکست ہوئی اور اس نے انہیں خوب قتل کیا اور ان کی فوج میں جو کچھ بھی تھا اس پر قبضہ کر لیا۔

زیری کی فاس کو روانگی: اور زیری زخمی ہو کر ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ فاس چلا گیا تو وہاں کے لوگوں نے

رکاوٹ کی اور اسے اس کی عزت دار چیزوں کے ساتھ دور کر دیا تو اس نے انہیں اٹھا لیا اور فوجوں کے آگے آگے صحرا کی طرف بھاگ گیا اور اس کی تمام عملداری نے اطاعت اختیار کر لی اور عبدالملک نے فتح کی خبر اپنے باپ کو پہنچائی تو اس کے ہاں اس کا مقام بڑھ گیا اور اس نے اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کے حضور دعا کرنے کا اعلان کیا اور صدقات دیئے اور غلاموں کو آزاد کیا۔

مغرب پر عبدالملک کی حکمرانی: اور اس نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ وہ اسے مغرب کا حکمران مقرر کرتا ہے پس اس نے اس کے نواح کی اصلاح کی اور اس کی سرحدوں کو بند کیا اور اس کی جہات میں کارندوں کو بھیجا اور محمد بن عبدالودود کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ تادلا کی طرف بھیجا اور حمید بن یعلی مکناسی کو سجلماسہ کا عامل مقرر کیا پس یہ سب لوگ اپنی اپنی جانب چلے گئے اور انہوں نے اطاعت کا مطالبہ کیا اور اس کے پاس خراج کو لائے اور منصور نے اپنے بیٹے عبدالملک کو جمادی الاول ۳۸۹ھ میں واپس بلایا واضح کو مغرب کا حاکم مقرر کر دیا پس اس نے اس کا انتظام کیا اور وہ اپنی تدبیر پر قائم رہا پھر اسے اسی سال رمضان میں معزول کر کے اس کے بھائی یحییٰ کے بیٹے عبیداللہ کو مقرر کر دیا پھر اس کے بعد اسماعیل بن البوری کو اس کا حاکم مقرر کیا پھر اسے معزول کر کے اخوص معن بن عبدالعزیز التجیبی کو مقرر کیا یہاں تک کہ منصور کی وفات ہوگئی۔

مظفر بن المعز بن زیری کی واپسی: اور اس نے مظفر بن المعز بن زیری کو اس کی عزلت گاہ مغرب اوسط سے مغرب میں اس کے باپ کی مدد کے لئے بلایا پس وہ فاس میں اترا اور زیری کے حالات میں سے یہ بات بھی ہے کہ جب وہ اپنی مصیبت اور عبدالملک کے شکست دینے سے خفیف ہوگیا۔ تو صحرا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس نے مفرادہ کو شکست دی اور اسے یہ اطلاع بھی ملی کہ ضہاجہ میں بادیس بن منصور کے بارے میں اس کے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اضطراب و اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کے چچاؤں نے ماکس بن زیری کے ساتھ اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے تو اس نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت اپنی توجہ ضہاجہ کے مضافات کی طرف پھیر دی اور مغرب اوسط میں داخل ہو گیا اور تاہرت میں جنگ کی اور یطوفہ بن بلکین نے اس کا محاصرہ کر لیا اور بادیس قیروان سے اس کی مدد کے لئے نکلا مگر جب وہ طبنہ سے گزرا تو فلفول بن خزرون اس کے لئے رکاوٹ بن گیا اور اسے افریقہ لے گیا اور اسے جنگ میں مصروف کر دیا۔

ابوسعید بن خزرون: اور ابوسعید بن خزرون افریقہ گیا اور منصور نے اسے طبنہ کا حاکم مقرر کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس جب اس نے بغاوت کی تو بادیس اس کے پاس گیا اور حماد بن بلکین ضہاجہ کی افواج کے ساتھ زیری بن عطیہ کی مدافعت کے لئے گیا تو تاہرت کے قریب وادی مینا س میں دونوں کی مڈبھیڑ ہوئی اور ضہاجہ کو شکست ہوئی اور زیری نے ان کے پڑاؤ پر حاوی ہو کر ان میں سے ہزاروں آدمیوں کو قتل کر دیا اور تاہرت، تلمسان، شلف اور تنس کو فتح کر لیا اور اس نے ان تمام شہروں میں مؤید ہشام اور اس کے بعد اس کے حاجب منصور کی دعوت کو قائم کیا پھر اس نے ان کے ملک کے دارالخلافہ اشیر تک ضہاجہ کا تعاقب کیا اور وہاں قیام کر لیا۔

زادی بن زیری کا امان طلب کرنا: اور زادی بن زیری نے اپنے اہل بیت کے اکابر کے ساتھ جو بادیس کے لئے جھگڑا کرتے تھے اور اس سے امان طلب کی تو اس نے اس سے جو مانگا اس نے اسے دے دیا اور اس نے منصور کی رضامندی

حاصل کرنے کے لئے یہ بات اسے لکھ بھیجی اور اپنے متعلق شرط لگائی کہ اگر اسے دوبارہ حکمرانی دے دی جائے تو وہ ثابت قدمی اور استقامت دکھائے گا اور اس نے اس سے زادی اور اپنے بھائی علال کے آنے کی اجازت طلب کی تو اس نے ان دونوں کو اجازت دے دی اور وہ دونوں ۲۹۰ھ میں آئے اور ان دونوں کے بھائی ابوالبہار نے بھی اسی قسم کا مطالبہ کیا اور اس نے اپنے ایلچیوں کو بھیجا جو اس کی تقدیم کا ذکر کرنے لگے تو منصور نے اسے ٹال دیا کیونکہ وہ پہلے عہد شکنی کر چکا تھا۔

زیری بن عطیہ کی علالت: اور زیری بن عطیہ اشیر کے محاصرہ میں اپنی جگہ پر بیمار ہو گیا اور وہاں سے بھاگ اٹھا اور واپسی پر ۲۹۱ھ میں فوت ہو گیا۔

المعز بن زیری کی بیعت: اور اس کے بعد آل خزر اور تمام مفرادہ نے اس کے بیٹے المعز بن زیری پر اتفاق کر کے اس کی بیعت کر لی اور اس نے ان پر کنٹرول کر لیا اور صنہاجہ کے ساتھ جنگ کرنے سے باز رہا پھر اس نے منصور کے لئے بخشش طلب کی اور دعوت عامر یہ سے منسلک ہو گیا اور ان کے ہاں اس کی حالت بہتر ہو گئی۔

منصور کی وفات: اس دوران میں منصور کی وفات ہو گئی اور المعز نے اپنے بیٹے عبدالملک مظفر سے چاہا کہ وہ اسے دوبارہ اس شرط پر اس کی عملداری میں بھیج دے کہ وہ اس کے پاس مال لے کر آئے گا اور یہ کہ اس کا بیٹا معتصر قرطبہ میں یرغمال ہو گا تو اس نے اس کی بات کو قبول کرتے ہوئے اس کے لئے معاہدہ لکھا اور اسے اپنے وزیر ابوعلی بن خدیم کو دے کر بھیجا جس کا متن یہ تھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ

مظفر سیف الدولہ جو امام خلیفہ ہشام المؤید باللہ امیر المؤمنین اطال اللہ بقاءہ عبدالملک بن منصور بن ابی عامر کی حکومت ہے۔

کی جانب سے فاس اور اہل مغرب کے تمام شہریوں کی طرف سلمھم اللہ

امابعد! اللہ تعالیٰ تمہاری حالت کو درست فرمائے اور تمہارے نفوس اور ادیان کو محفوظ فرمائے پس سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جو غیوب کا جاننے والا اور ذنوب کا بخشنے والا اور قلوب کا پھیرنے والا اور شدید گرفت کرنے والا اور شروع کرنے والا اور لوٹانے والا ہے اور جو چاہے کرنے والا ہے اس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور نہ اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا ہے بلکہ حکومت اور امر اسی کے لئے ہے اور خیر و شر اسی کے ہاتھ میں ہے

و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد سید المرسلین و علیٰ آلہ و الطیبین و جمیع الانبیاء و المرسلین و السلام علیکم اجمعین۔

اللہ تعالیٰ نے المعز بن زیری کو عزت دی ہے اور اس کے ایلچی اور خطوط پے در پے ہماری طرف بخوشی و مسرت اور خطاؤں سے استغفار کرتے ہوئے آئے ہیں جنہیں اس کی توبہ کی نیکیوں نے مٹا دیا ہے اور توبہ گناہ کو مٹا دیتی ہے اور استغفار عیب سے بچانے والا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کی اجازت دیتا ہے تو اسے آسان فرما دیتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اس میں تمہاری بھلائی ہو اور اس نے اطاعت کو شعار بنانے اور راہ پر قائم رہنے اور استقامت کا اعتقاد رکھنے اور اچھی مدد کرنے اور کم خرچ کرنے کا وعدہ فرمایا ہے پس ہم نے اسے تم سے پہلے لوگوں پر بھی اسے حاکم مقرر کیا تھا اور اسے

تاکید کی تھی کہ وہ تم میں عدل وانصاف کرے اور تم سے ظالمانہ اعمال کو دور کر دے اور تمہارے راستوں کو آباد کرے اور حدود اللہ کے سوا، تمہارے محسن کی بات کو قبول کرے اور تمہارے خطا کار سے درگزر کرے۔

اور ہم نے اس بات پر خدا تعالیٰ کو گواہ بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی گواہ ہے اور ہم نے وزیر ابو علی بن حذیم کو جسے اللہ نے عزت دی ہے اور وہ ہمارے ثقہ آدمیوں اور سرداروں میں سے ہے بھیجا ہے کہ وہ اس کے کام کو سنبھالے اور اس بارے میں پختہ عہد لے اور ہم نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو اس میں شامل کرلے اور ہم تمہارے معاملے میں فکر مند ہیں اور تمہارے احوال کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ ادنیٰ کے حق میں اعلیٰ کے خلاف فیصلہ کرے اور تمہارے بارے میں کسی ادنیٰ چیز سے راضی نہ ہو پس اس بات پر اعتماد رکھو اور تسلی پاؤ اور قاضی ابو عبداللہ اپنے احکام نافذ کرے اس کی پشت ہمارے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور اس کی حکومت ہماری حکومت کے ساتھ پیوست ہے اور اللہ کے بارے میں اسے کسی ملامت گر کی ملامت قابو نہ کرے، جب ہم نے اسے والی مقرر کیا ہے تو ہمارا اس کے متعلق یہی ظن ہے اور جب ہم نے اسے قاضی مقرر کیا ہے تو اس کے متعلق یہی اُمید ہے واللہ المستعان وعلیہ التکلان لا الہ الا ھو اور ہماری طرف سے آپ لوگوں کو بہت بہت سلام پہنچے''۔

جب المعز بن زیری کے پاس مظفر کا خط پہنچا جس میں ضلع سجلماسہ کے سواد مغرب پر اس کی حکمرانی کا عہد تھا تو منصور کے غلام واضح نے مغرب میں اپنی حکمرانی کے دور میں والذین بن خزرون بن فلفول سے سجلماسہ کا عہد کیا تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس وہ المعز کی اس ولایت میں شامل نہ تھا پس جب اسے مظفر کا عہد ملا تو اس نے اس کے انتشار کو کنٹرول کیا اور اس کی قوت دوبارہ اس کے پاس لوٹ آئی اور اس نے مغرب کے تمام اضلاع میں اپنے کارندے پھیلا دیئے اور اس کے خراج کو جمع کیا اور ہمیشہ اس کی رعایا کی اطاعت مرتب ومنظم رہی۔

المعز کی شکست: اور جب اندلس میں جماعت میں افتراق پیدا ہو گیا اور خلافت کے نشانات مٹ گئے اور طوائف الملوکی پھیل گئی تو المعز از سر نو سجلماسہ پر غلبہ پانے اور اسے بنی واندین بن خزرون کے ہاتھوں سے چھیننے لگا پس اس نے اس کا ارادہ کیا اور ۴۰۷ھ میں اس کی طرف گیا اور وہ بھی اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آئے اور انہوں نے اسے شکست دی تو یہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ واپس آ گیا اور اپنی حکومت کے بارے میں مضطرب ہی رہا یہاں تک کہ ۴۰۷ھ میں مر گیا۔

حمامہ بن المعز: اور اس کے بعد اس کا عم زاد حمامہ بن المعز بن عطیہ والی بنا مگر وہ اس کا بیٹا نہیں تھا جیسا کہ بعض مؤرخینؒ کا خیال ہے، بلکہ یہ صرف ناموں کا اتفاق ہے جس نے یہ غلطی پیدا کی ہے پس اس حمامہ نے ان کی عملداری پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت مضبوط ہوگئی اور علماء اور امراء نے اس کا قصد کیا اور وفود اس کے پاس آئے اور شعراء نے اس کی مدح کی۔

ابوالکمال تمیم بن زیری کا فاس پر قبضہ: پھر ابوالکمال تمیم بن زیری بن یعلی الیفرنی نے ۴۲۴ھ میں بنی بدوی بن یعلی سے حکومت چھین لی جو سلا کے نواح پر متغلب تھے اور اس نے بنی یفرن کے قبائل اور زناتہ کے جو لوگ ان کے ساتھ آ ملے تھے ان کے ساتھ فاس پر چڑھائی کی اور حمامہ، مفراوہ اور ان کے ہوا خواہوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں جنہوں نے حمامہ کی شکست کا پردہ چاک کر دیا اور مفراوہ میں سے بہت سے آدمی مر گئے اور تمیم،

فاس اور مغرب کے مضافات پر قابض ہو گیا اور جب وہ فاس میں داخل ہوا تو اس نے یہود کو لوٹا اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا اور ان کی آسودگی کا خاتمہ کر دیا اور حمامہ وجدہ چلا گیا اور وہاں سے مدیونہ اور ملویہ کے ٹیلوں پر رہنے والے مفرادہ کے پاس چلا گیا اور فاس پر چڑھائی کر کے ۴۲۹ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور تمیم سلا میں اپنے دارالامارت میں آ گیا اور حمامہ نے مغرب کی حکومت میں قیام کیا اور ۴۳۰ھ میں القائد بن حماد صاحب القلعہ نے ضہاجہ کی فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور وہ بھی اس کے ساتھ جنگ کرنے کی نیت سے نکلا اور القائد نے زناتہ میں اپنے عطیات پھیلا دیئے اور انہیں ان کے حکمران حمامہ کے خلاف غلام بنا لیا اور وہ اس کے ساتھ جنگ کرنے سے کترا گیا اور جب اس نے اس کی اطاعت اور فرماں برداری اختیار کر لی تو القائد اسے چھوڑ کر واپس آ گیا اور وہ فاس لوٹ آیا اور ۴۳۱ھ میں فوت ہو گیا۔

ابوالعطاف کا فاس پر قبضہ: اور اس کے بعد اس کا بیٹا دوناس حکمران بنا جس کی کنیت ابوالعطاف تھی اور اس نے فاس پر اور اپنے باپ کی بقیہ عملداری پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت کے آغاز میں اس کے عم زاد حماد بن معتصر بن المعز نے اس کے خلاف بغاوت کی اور اس نے اس کے ساتھ بہت جنگیں کیں اور حماد کی فوجیں بھی بکثرت ہو گئیں اور دوناس نے مضافات پر قبضہ کر لیا اور اسے فاس شہر میں بند کر دیا اور دوناس نے اپنے ورے خندق کھود لی جو حماد کی باڑ کے نام سے مشہور ہے اور حماد نے قردیین کے کنارے سے وادی کو جانے والی روک دی یہاں تک کہ وہ اس کے محاصرہ ہی میں ۴۳۵ھ میں فوت ہو گیا اور دوناس کی حکومت قائم ہو گئی اور اس کا زمانہ لمبا ہو گیا اور ملک میں آبادی زیادہ ہو گئی اور اس نے کارخانے بنانے اور باڑوں کی فصیلوں کے بنانے میں بڑے مبالغہ سے کام لیا اور وہاں پر حمام اور ہوٹل بنائے اور اس کی آبادی بڑھ گئی اور سامان کے ساتھ تاجر وہاں آنے لگے۔

دوناس کی وفات: اور ۴۵۱ھ میں دوناس کی وفات ہو گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا الفتوح حکمران بنا اور وہ اندلس کے کنارے پر اترا اور اس کے چھوٹے بھائی عجیہ نے حکومت کے معاملے میں اس سے کشاکش کی اور قردیین کے کنارے پر قلعہ بند ہو گیا اور ان دونوں کے افتراق سے ان کی حکومت منتشر ہو گئی اور ان دونوں کے درمیان جنگ کا پانسہ پلٹتا رہتا تھا اور اس زمانے میں میدان کارزار وہاں تھا جہاں باب النقبہ قردیین کے کنارے میں پہنچتا تھا اور الفتوح نے اندلس کے کنارے کا دروازہ بنایا اور اب تک اس کا یہی نام ہے۔

باب الجیسہ: اور عجیسہ نے باب الجیسہ کی حد بندی کی اور اب تک اس کا یہی نام ہے اور عین کا حرف کثرت استعمال کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے اور وہ اسی حالت پر قائم رہے یہاں تک کہ فتوح نے ۴۵۳ھ میں اپنے بھائی عجیسہ اور اس کے گھرانے سے غداری کی اور اس پر قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

مرابطین لمتونہ: اور اس کے بعد لمتونہ کے مرابطین مغرب پر اچانک حملہ آور ہو گئے اور الفتوح ان کے اموال کے انجام سے ڈر گیا پس وہ فاس سے بھاگ گیا اور صاحب القلعہ بلکین بن محمد بن حماد نے ۴۵۴ھ میں مغرب پر چڑھائی کی اور فاس میں داخل ہو گیا اور ان کے اشراف و اکابر کو اطاعت پر یرغمال بنا لیا اور اپنے قلعہ کو واپس آ گیا۔

معتصر بن حماد: اور الفتوح کے بعد معتصر بن حماد معتصر مغرب کا حکمران بنا اور لمتونہ کے ساتھ جنگوں میں مصروف ہو گیا اور

اس نے ۵۵۵ھ میں ان کے خلاف مشہور جنگ کی اور ضریہ چلا گیا۔

یوسف بن تاشفین: اور یوسف بن تاشفین اور مرابطین نے فاس پر قبضہ کرلیا اور اس نے فاس پر اپنا قائم مقام گورنر مقرر کیا اور غمارہ کی طرف چلا گیا اور معتصر نے اس کے خلاف فاس جا کر اس پر قبضہ کرلیا اور گورنر اور اس کے ساتھ لمتونہ کو قتل کر دیا اور ان کو جلا کر اور صلیب دے کر عذاب دیا پھر اس نے مکناسہ شہر کے حکمران مہدی بن یوسف الکترنائی پر چڑھائی کی اور وہ مرابطین کی دعوت میں شامل ہو چکا تھا پس اس نے اسے شکست دے کر قتل کر دیا اور اس کے سر کو حاکم سبتہ سکوت البرغواطی کے پاس بھیج دیا اور یوسف بن تاشفین کو اطلاع ملی تو اس نے فاس کے محاصرہ کے لئے مرابطین کی فوجیں بھیجیں تو انہوں نے اس کی ناکہ بندی کر دی اور رسد روک دی یہاں تک کہ محاصرہ نے فاس کے باشندوں کو تنگ کر دیا اور انہیں بھوک نے آن لیا اور معتصر ایک میدان میں مقابلہ کو نکلا مگر شکست کھائی اور ۴۶۰ھ کی اس جنگ میں کام آیا۔

تمیم بن معتصر: اور اس کے بعد اہل فاس نے اس کے بیٹے تمیم بن معتصر کی بیعت کر لی پس اس کا دور جنگ' محاصرے' بھوک اور گرانی کا دور تھا اور یوسف بن تاشفین نے بلادِ غمارہ کو فتح کر کے ان سے اعراض کیا اور جب ۴۶۳ھ کا سال آیا اور وہ غمارہ کی فتح سے فارغ ہوا تو اس نے فاس آ کر کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس نے اس میں بزورِ قوت داخل ہو کر تقریباً تین ہزار مغرادہ' بنی یفرن' مکناسہ اور قبائل زناتہ کو قتل کر دیا اور ان میں تمیم بھی مارا گیا یہاں تک کہ انہیں فرداً فرداً دفنانا بھی مشکل ہو گیا پس ان کے لئے خندقیں بنائی گئیں اور انہیں جماعتوں کی صورت میں قبروں میں ڈالا گیا اور ان میں سے جو قتل سے بچ گیا وہ تلمسان چلا گیا اور یوسف بن تاشفین نے ان فصیلوں کو گرانے کا حکم دے دیا جو دونوں کناروں کو جدا کرتی تھیں اور ان دونوں کو ایک شہر پناہ بنا دیا اور ان کے اردگرد ایک ہی فصیل بنا دی اور فاس سے مغرادہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

والبقاء للّٰہ سبحانہ و تعالیٰ

تمیم بن منتصر بن حماد بن منتصر بن المعز بن زیری بن عطیہ بن عبد اللہ بن خزر — اسے الفدبد بن حماد صاحب القلعہ نے والی مقرر کیا تھا

تمیم ۱

۲ احمد بن زیری بن محمد

الفتوح بن درناس بن المعز

یحییٰ

فصل

مفرادہ کے طبقہ اولیٰ میں سے ملوک سجلماسہ بنی خزرون کے حالات اوران کی حکومت کا آغاز وانجام

خزرون بن فلفول: خزرون بن فلفول کے امراء اور بنی خزر کے اعیان میں سے تھا اور جب بلکین بن زیری نے مغرب اوسط میں ان پر غلبہ پایا تو یہ مغرب اقصیٰ میں ملویہ کے پچھلے علاقے میں آ گئے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں' بنو خزر دعوت مروانیہ کے اطاعت گزار تھے اور منصور بن ابی عامر جو المؤید کی حکومت کا قائم کرنے والا ہے اس نے اپنی حجابت کے آغاز میں حکومت کے آدمیوں اور سرکردہ جرنیلوں اور فوج کے طبقات کے ذریعے کنارے کے احوال میں سے صرف سبتہ پر کنٹرول کیا اور جو کچھ علاقہ اس سے ماوراء تھا اسے مفرادہ' بنی یفرن اور مکناسہ کے امرائے زناتہ کے سپرد کر دیا اور اس نے اس کے ضلع اور اس کی سرحدوں کے کنٹرول کرنے پر اکتفا کیا اور ان کی بخشش سے ان کی دیکھ بھال کی اور ان پر احسانات کئے اور وہ کئی قسم کی قربانیوں سے اس کے قریب ہو گئے۔

اور ان دونوں خزرون بن فلفول نے سجلماسہ پر چڑھائی کی' جہاں پر آل مدرار کی اولاد میں سے المعتز موجود تھا جہاں پر اس کا بھائی المنتصر مغرب سے جوہر کے واپس آنے کے بعد کود پڑا اور اس نے ان کے امیر شاکر اللہ محمد بن فتح پر کامیابی حاصل کر لی' پس اس کے بعد ان کی اولاد سے میں المنتصر نے سجلماسہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا پھر اس کے بھائی ابو محمد نے ۳۵۳ھ میں اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور سجلماسہ کی حکومت سنبھال لی اور دوبارہ وہاں بنی مدرار کی حکومت قائم کر دی اور المعتز باللہ کا لقب اختیار کر لیا' پس ۳۶۷ھ میں خزرون بن فلفول نے مفرادہ کی فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی۔ المعتز اس کے مقابلہ میں نکلا تو خزرون نے اسے شکست دی اور سجلماسہ کے شہر پر قبضہ کر لیا اور ہمیشہ کے لئے وہاں سے آل مدرار اور خوارج کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور وہاں پر المؤید ہشام کی دعوت کو قائم کیا۔

مروانیوں کی پہلی حکومت: یہ مروانیوں کی پہلی حکومت تھی جو اس خطے میں قائم کی گئی اور اسے المعتز کا مال اور ہتھیار ملے جنہیں اس نے روک لیا اور ہشام کی طرف فتح کا خط لکھا اور المعتز کا سر اس کے پاس بھیجا جسے اس نے اپنے دارالخلافہ کے دروازے پر نصب کر دیا اور محمد بن ابی عامر کے ساتھیوں اور اس کے نصیب پر اس فتح کا اثر دریافت کیا اور اس نے سجلماسہ پر خزرون اور اس کے بعد اس کے بیٹے وانودین کو امیر مقرر کیا۔

زیری بن مناد: پھر ۳۶۹ھ میں زیری بن مناد نے مغرب اقصیٰ پر چڑھائی کی اور زناتہ اس کے آگے بھاگ کر سبتہ چلے گئے اور اس نے مضافاتِ مغرب پر قبضہ کر لیا اور ان پر اپنی طرف سے حاکم مقرر کیا اور سبتہ کا محاصرہ کر لیا پھر وہاں سے چلا گیا اور برغواطہ کے ساتھ جہاد میں مصروف ہو گیا۔

دانودین بن خزرون کی غارت گری: اور اسے اطلاع ملی کہ دانودین بن خزرون نے سجلماسہ کے نواح پر غارت گری کی ہے اور اس میں بزور قوت داخل ہو گیا ہے اور اس کے گورنر اور اموال اور ذخائر کو قابو کر لیا ہے پس وہ ۳۹۳ھ میں اس کی طرف آیا اور وہاں سے نکلا تو راستے ہی میں مر گیا اور دانودین بن خزرون سجلماسہ کی طرف واپس آ گیا اس دوران میں زیری بن عطیہ بن عبداللہ بن خزر نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور ہشام کے عہد میں فاس پر قابض ہو گیا پھر آخر میں اس نے منصور کے خلاف بغاوت کر دی اور اس نے اپنے بیٹے عبدالملک کو ۳۸۸ھ میں فوجوں کے ساتھ کنارے کی طرف بھیجا پس بنی خزر نے اس پر قبضہ کر لیا اور عبدالملک فاس میں اترا اور اس نے سرحدوں کو بند کرنے اور ٹیکس کو اکٹھا کرنے کے لئے مغرب کے بقیہ نواح میں کارندے بھیجے اور سجلماسہ پر حمید بن یصل مکناسی کو حاکم مقرر کیا جو شیعہ مددگاروں میں سے ان کے پاس آ گیا تھا اس نے اسے اس وقت سجلماسہ کا حاکم مقرر کیا جب بنوخزرون وہاں سے بھاگ گئے تھے۔ پس اس نے سجلماسہ پر قبضہ کر لیا اور اس میں دعوت کو قائم کیا اور جب عبدالملک کنارے کی طرف واپس آیا اور اس نے واضح کو اس کی عملداری فاس میں واپس بھیجا تو بہت سے بنی خزر نے اس سے امان طلب کی۔

دانودین کا امان طلب کرنا: جن میں حاکم سجلماسہ دانودین بن خزرون اور اس کا عمزاد فلفول بن سعید بھی شامل تھا تو اس نے انہیں امان دے دی پھر دانودین اور فلفول بن سعید کے مقررہ مال' متعدد گھوڑے اور ڈھالوں کی ذمہ داری قبول کر کے کہ وہ ہر سال اسے ان کی ادائیگی کیا کریں گے اپنی عملداری سجلماسہ میں واپس آ گیا اور اس بارے میں ان دونوں نے اپنے بیٹوں کو یرغمال رکھا پس واضح نے ان دونوں کو حاکم مقرر کر دیا اور اس کے بعد ۳۹۰ھ کے آغاز میں دانودین سجلماسہ کی حکومت کا بلاشرکت غیرے حاکم بن بیٹھا اور وہاں اس نے دعوت مروانیہ کو قائم کیا۔

المعز بن زیری کی مغرب کو واپسی: اور ۳۹۶ھ میں مظفر بن ابی عامر کے عہد میں المعز بن زیری مغرب کی حکومت کی طرف واپس آ گیا اور اس نے دانودین کے مقام کی وجہ سے سجلماسہ کے معاملے کو مستثنیٰ کر دیا اور جب قرطبہ میں خلافت میں ابتری پھیل گئی اور طوائف الملوکی کا دور دورہ ہو گیا اور انصار و ثغور کے امراء اور مضافات کے حکمرانوں کے قبضہ میں جو کچھ تھا انہوں نے اسے اپنے لئے مخصوص کر لیا تو دانودین نے سجلماسہ کے مضافات کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور درعہ کی عملداری پر قبضہ کر کے اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور ۴۰۷ھ میں المعز بن زیری حاکم فاس مغراوہ کی فوجوں کے ساتھ ان مضافات کو دانودین کے قبضہ سے چھیننے کے ارادہ سے گیا پس وہ بھی اپنی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہوں نے اسے شکست دی جس سے المعز کی حکومت ڈانواں ڈول ہو گئی اور وہ فوت ہو گیا اور دانودین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے فاس کے مضافات میں سے صبرون اور ملویہ کے تمام محلات پر قبضہ کر لیا اور اپنے گھرانے کے لوگوں کو ان پر والی مقرر کیا اور پھر وہ فوت ہو گیا۔

مسعود بن دانودین: اور اس کے بعد اس کے بیٹے مسعود بن دانودین نے اس کی حکومت سنبھالی مگر مجھے اس کی حکمرانی اور اس کے باپ کی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔

عبداللہ بن یاسین: اور جب عبداللہ بن یاسین غالب آیا اور لمتونہ' مسوفہ اور بقیہ متلثمین کے مرابطین اس کے پاس جمع ہو

گئے اور انہوں نے ۴۴۵ھ میں درعہ سے اپنی جنگ کا آغاز کیا اور مسعود بن دانودین کی رکھ میں جو اونٹ موجود تھے انہیں لوٹ کر لے گئے اور جیسا کہ ہم نے لمتونہ کے حالات میں بیان کیا ہے کہ وہ قتل ہو گیا پھر انہوں نے دوبارہ سجلماسہ سے جنگ کی اور آئندہ سال اس میں داخل ہو گئے اور مغرادہ کی جماعت کے جو لوگ وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا پھر اس کے بعد انہوں نے مغرب کے مضافات' بلادِسوس اور جبال مصامدہ کا رُخ کیا اور ۴۵۵ھ میں صفروی کو فتح کر لیا اور دانودین کی اولاد اور مغرادہ کے باقی ماندہ لوگوں کو جو وہاں موجود تھے قتل کر دیا' پھر ۴۶۳ھ میں انہوں نے ملویہ کے قلعوں کو فتح کیا اور بنی دانودین کی حکومت یوں ختم ہو گئی گویا کبھی موجود ہی نہ تھی۔

فلفول بن سعید ـــ مسعود بن دانودین بن خزرون بن فلفول بن خزر

ـــ اسے عبداللہ بن یاسین اور مرابطین نے قتل کیا

ـــ اس نے المعتز بن محمد بن مزار کے ہاتھ سے سجلماسہ کو حاصل کیا اور ہشام المؤید نے اُسے وہاں کا امیر مقرر کیا

فصل

طبقہ اولیٰ میں سے بنی خزرون بن فلفول کے ملوکِ طرابلس کے حالات اوران کا آغاز اور گردشِ احوال

مفرادہ اور بنوخزران کے بادشاہ تھے جو بلکین کے آگے مغرب اقصیٰ آ گئے تھے پھراس نے ۳۶۹ھ میں اپنے مشہور حملے میں ان کا تعاقب کیا اور انہیں سبتہ کے ساحل پر روک دیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے فریادی کو منصور کے پاس بھیجا اور وہ ان کے حالات کو دیکھنے کے لئے جزیرہ میں ان کے پاس آیا اور انہیں جعفر بن یحیٰ اور ملوک بربر وزناتہ میں سے جو لوگ اس کے ساتھ تھے ان کے ساتھ ان کی مدد کی تو یہ بلکین پر بھاری ہو گئے اور وہ واپس آ گیا اور مغرب کے مضافات کا جائزہ لینے لگا اور واپسی کے دوران ۳۷۲ھ میں فوت ہو گیا اور مفرادہ اور بنو یفرن کے قبائل .... کو جو مقام اس کے ہاں حاصل تھا اس پر واپس آ گئے۔

حسن بن عبدالودود: اور منصور نے ۳۷۶ھ میں وزیر حسن بن عبدالودود کو مغرب کا گورنر مقرر کر کے بھیجا اور عطیہ بن عبداللہ بن خزر کے دونوں بیٹوں مقاتل اور زیری کو مزید اعزاز سے مختص کیا' اس بات سے ان دونوں گھرانوں میں سے جو لوگ ان کے ہمسر تھے انہیں بڑی غیرت آ گئی۔

سعید بن خزر بن فلفول: پس سعید بن خزر بن فلفول بن خزر ۳۷۷ھ میں امویوں کی اطاعت سے منحرف ہو کر ضہاجہ کی طرف چلا گیا اور ایک جنگ سے واپسی پر منصور بن بلکین سے اشیر میں ملا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کا غایت درجہ احترام کیا اور اسے ۳۸۱ھ میں طنبہ کی عملداری پر حاکم مقرر کر دیا اور اس کی ملاقات کو گیا اور اس کی آمد اور اعزاز میں ایک جشن کیا اور قیروان میں اسے موت آ گئی اور وہ اسی سال میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا فلفول اس کی عملداری سے قاصد بن کر آیا تو اس نے اسے اس کی باپ کی عملداری پر امیر مقرر کر دیا اور اسے خلعت عطا کیا اور اپنی بیٹی اسے بیاہ دی اور اسے تیس اونٹ مال اور تیس تخت کپڑے دیئے اور اسے بوجھل زینوں والی سواریاں پیش کیں اور اسے دس سنہری جھنڈے دیئے اور وہ اپنی عملداری کی طرف واپس آ گیا اور ۳۸۵ھ میں منصور بن بلکین کی وفات ہو گئی اور اس کا بیٹا بادیس حکمران بنا تو اس نے فلفول کو اس کی عملداری طنبہ پر امیر مقرر کر دیا۔

اور جب زیری بن عطیہ نے منصور بن ابی عامر کے خلاف بغاوت کی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے اپنے بیٹے مظفر کو اس کی طرف بھیجا اور اس نے مغرب کے مضافات میں اس پر غلبہ پا لیا تو زیری جنگل کو چلا گیا پھر اس نے مغرب اوسط کو للکارا اور ضہاجہ کی سرحدوں سے جنگ کی اور تیہرت کا محاصرہ کر لیا جہاں پر یطوفت بن بلکین موجود تھا اور حماد بن بلکین نے اشیر سے تلکاتہ کی فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور محمد بن ابی العرب قائد بادیس کو قیروان میں سے ضہاجہ کی

فوجوں کے ساتھ یطوفت کی مدد کے لئے بھیجا اور وہ فلفول کی طرف بڑھا جو اشیر ان میں ان کے ساتھ تھا اور زیری بن عطیہ نے ان سے جنگ کر کے ان کی فوج کو منتشر کر دیا اور ان کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا اور افریقہ کو جنگ نے پریشان کر دیا اور اس کے نواح میں جوزناتہ قبائل رہتے تھے ان کے لئے صنہاجہ اجنبی بن گئے۔

بادیس بن منصور: اور بادیس بن منصور' رقادہ سے فوجوں کے ساتھ مغرب کی طرف گیا اور جب وہ طبنہ سے گزرا تو فلفول بن سعید بن خزرون اسے ملا تا کہ وہ اپنی جنگ میں اس سے مدد مانگے تو اُسے شک پڑ گیا اور اس نے مدد لینے سے معذرت کر دی اور اس نے سلطان کے آنے تک تجدید عہد کا مطالبہ کیا تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی پس اس کے اور اس کے مفرادہ ساتھیوں کا شک پختہ ہو گیا تو وہ طبنہ کو چھوڑ کر چل دیئے اور جب بادیس دور چلا گیا تو فلفول نے واپس آ کر اس کی جہات میں فساد برپا کر دیا پھر اس نے تجن میں بھی یہی کیا پھر باغام کا محاصرہ کر لیا اور بادیس' اشیر پہنچ گیا اور زیری بن عطیہ مغرب کے صحرا کی طرف بھاگ گیا اور جب بادیس نے تاہرت اور اشیر پر اپنے چچا یطوفت بن بلکین کو حاکم مقرر کیا تو اس نے دوبارہ بادیس پر حملہ کیا اور مسیلہ تک پہنچ گیا اور اسے اطلاع ملی کہ اس کے چچا' ماکس زادی غرم اور مقنین نے بغاوت کر دی ہے تو ابوالبہار ڈر گیا اور انہیں ساتھ لے کر اس کے پڑاؤ میں چلا گیا اور بادیس نے ان کے پیچھے اپنے چچا حماد بن بلکین کو بھیجا اور فوجوں کو فلفول بن سعید کی جانب بھیجنے کے بعد خود بھی اس کی طرف کوچ کر گیا جب کہ وہ باغایہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا پس اس نے انہیں شکست دی اور ان کے سالار ابو رعیل کو قتل کر دیا پھر اسے بادیس کے پہنچنے کی اطلاع ملی تو وہاں سے بھاگ گیا اور بادیس نے مرماجنہ تک اس کا تعاقب کیا تو دونوں کے درمیان جنگ ہوئی اور فلفول کے پاس زناتہ اور بربر کے قبائل جمع تھے' پس وہ جنگ میں ثابت قدم نہ رہے اور اسے چھوڑ کر الگ ہو گئے اور وہ شکست کھا کر جبل حناش کو چلا گیا اور قیطون میں اترا اور بادیس نے قیروان کی طرف فتح کا خط لکھا تو جھوٹی خبروں نے ان کو قابو کیا ہوا تھا اور وہاں کے بہت سے باشندے مہدیہ کی طرف بھاگ گئے تھے اور انہوں نے راستے بنانے شروع کر دیئے کیونکہ جب فلفول بن سعید نے ابو رعیل کو قتل کیا اور صنہاجہ کی فوجوں کو شکست دی تو انہیں فلفول سے یہی توقع تھی' یہ ۳۸۹ھ کے آخر کا واقعہ ہے۔

بادیس کی قیروان کو واپسی: اور بادیس' قیروان واپس آ گیا پھر اسے اطلاع ملی کہ زیری کی اولاد فلفول بن سعید کے پاس اکٹھی ہو گئی ہے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کر لیا ہے اور اس نے اکٹھے ہو کر تبہ کا محاصرہ کر لیا ہے پس بادیس ان کے مقابلہ کے لئے قیروان سے نکلا تو وہ پراگندہ ہو گئے اور ماکس اور اس کے بیٹے حسن کے سوا' دوسرے چچا زہری بن عطیہ کے ساتھ جا ملے' ماکس اور حسن' فلفول کے پاس ٹھہرے رہے اور بادیس ۳۹۱ھ میں اس کے پیچھے پیچھے واپس لوٹا اور بسکرہ پہنچ گیا تو فلفول' رمال کی طرف بھاگ گیا اور اس فتنہ کے دوران زیری بن عطیہ' اشیر کا محاصرہ کئے رہا پس وہ وہاں سے الگ ہو گیا اور ابوالبہار وہاں سے بادیس کی طرف واپس آ گیا اور اس کے ساتھ ہی قیروان لوٹ آیا۔

فلفول بن سعید کا طرابلس پر قبضہ: اور فلفول بن سعید' قابس اور طرابلس کے نواح کی طرف آیا اور وہاں کے زناتہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے اس نے طرابلس پر قبضہ کر لیا ان دنوں طرابلس' مصر کی عملداری میں شامل تھا اور معد کے قاہرہ چلے جانے کے بعد وہاں کا گورنر عبداللہ بن یخلف کتامی تھا اور جب معد فوت ہو گیا تو نزار العزیز کے بلکین

نے اسے اپنی عملداری میں شامل کرنا چاہا تو اس نے اس کی مدد کی اور اپنے خاص غلاموں میں سے عقولا بن بکار کو وہاں کا گورنر بنایا' جسے وہ بونہ کی عملداری سے تبدیل کر کے لایا تھا پس وہ وہاں کا گورنر بنا رہا یہاں تک کہ اس نے حاکم مصر کو اطلاع بھیجی کہ وہ الحضرۃ میں دلچسپی رکھتا ہے نیز یہ کہ اس سے طرابلس کی عملداری لے لی جائے اور برجوان صقلی حکومت میں خودمختار تھا اور یانس صقلی کو جو مقام وہاں حاصل تھا اس سے رنجیدہ و مغموم تھا پس اس نے اسے الحضرۃ سے ہٹا کر برقہ کی ولایت دے دی پھر جب حاکم طرابلس عقولہ کی دلچسپی میں پے درپے اضافہ ہونے لگا تو برجوان نے یانس کو وہاں بھیجنے کا مشورہ دیا تو اس نے اسے وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اپنی عملداری میں چلا آئے پس وہ ۳۹۰ھ میں وہاں پہنچا۔

<u>تمصولہ کا مصر جانا</u>: اور تمصولہ مصر چلا گیا اور بادیس کو بھی اطلاع مل گئی تو اس نے قائد جعفر بن حبیب کو فوجوں کے ساتھ بھیجا کہ وہ اسے مصر جانے سے روکے اور یانس نے اس پر چڑھائی کی مگر شکست کھائی اور قتل ہوا۔

<u>فتوح بن علی</u>: اور اس کا جرنیل فتوح بن علی طرابلس جا کر قلعہ بند ہو گیا اور جعفر بن حبیب نے اس سے جنگ کی اور مدت تک وہاں ٹھہرا رہا اور ابھی وہ اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا کہ اسے قابس کے گورنر یوسف بن عامر کا خط ملا جس میں اس نے بتایا کہ فلفول بن سعید قابس آیا ہوا ہے اور وہ طرابلس آیا ہی چاہتا ہے پس جعفر شہر سے جبل کی جانب کوچ کر گیا اور فلفول بن سعید آ کر اس کی جگہ پر اتر پڑا اور جعفر اور اس کے ساتھیوں کا حال خراب ہو گیا تو وہ پختہ عزم کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے قابس چلے گئے' پس فلفول نے ان کا راستہ چھوڑ دیا اور وہ قابس واپس آ گئے۔

<u>فلفول کی طرابلس میں آمد</u>: اور فلفول طرابلس شہر میں آیا تو وہاں کے باشندوں نے اس کا استقبال کیا اور فتوح بن علی نے اس کی امارت اس کے لئے چھوڑ دی تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس روز سے اسے وطن بنا لیا اور یہ واقعہ ۳۹۱ھ کا ہے اور اس نے حاکم کو اپنی اطاعت کی اطلاع دی تو حاکم نے یحییٰ بن علی بن حمدون کو بھیجا اور اسے طرابلس اور قابس کے مضافات کا امیر مقرر کر دیا پس وہ طرابلس پہنچا اور فلفول اور فتوح بن علی بن غضیانان بھی زناتہ کی فوجوں کے ساتھ قابس کے محاصرہ کے لئے گئے' پس انہوں نے مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور طرابلس کی طرف واپس آ گئے پھر یحییٰ بن علی مصر کی طرف لوٹ آیا اور فلفول نے طرابلس کی عملداری کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور اس کے اور بادیس کے درمیان جنگ طویل ہو گئی اور وہ مصر کی مدد سے ناامید ہو گیا تو اس نے قرطبہ میں مہدی محمد بن عبدالجبار کو اپنی اطاعت کی اطلاع دے دی اور فریاد رسی اور مدد کے لئے اس کے پاس اپنے ایلچی بھیجے اور فلفول ان کی واپسی سے قبل ہی ۴۰۰ھ میں فوت ہو گیا۔

<u>وردا بن سعید</u>: اور زناتہ اس کے بھائی وردا بن سعید کے پاس جمع ہو گئے اور بادیس نے طرابلس پر چڑھائی کی تو وردا اور اس کے زناتہ ساتھی وہاں سے بھاگ گئے اور وہاں جو فوجی سپاہی موجود تھے بادیس ان کے پاس گیا تو وہ اسے راستے ہی میں مل گئے اور یہ طرابلس کی طرف بڑھ کر اس میں داخل ہو گیا اور فلفول کے محل میں اترا اور وردا بن سعید نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے امان کا طالب ہے تو اس نے اپنے پروردہ محمد بن حسن کو اس کے پاس بھیجا اور اپنی امان کے ساتھ ان کے وفد کا استقبال کیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور وردا کو نفزادہ پر اور نعیم بن کنون کو قبطینہ پر اس شرط کے ساتھ حاکم مقرر کیا کہ وہ طرابلس کے مضافات سے اپنی قوم کے ساتھ چلے جائیں پس وہ اپنے اصحاب کی طرف واپس آ گئے

اور بادلیس' قیروان کی طرف چلا گیا اور اس نے طرابلس پر محمد بن حسن کو حاکم مقرر کیا اور ورد انفزادہ میں اور نعیم' قسطینہ میں آ گیا پھر ۴۰۰ھ میں وردا نے بغاوت کی اور جبال ایدمر میں چلا گیا' پس انہوں نے آپس میں مخالفت کرنے کا معاہدہ کر لیا اور نعیم بن کنون نے نفزادہ کو اپنی عملداری میں شامل کر لیا۔

خزرون بن سعید: اور خزرون بن سعید اپنے بھائی وردا کو چھوڑ کر سلطان بادلیس کے پاس لوٹ آیا' یہ ۴۰۲ھ میں قیروان میں اس کے پاس آیا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس سے حسن سلوک کیا اور اسے اس کے بھائی کی عملداری نفزادہ پر حاکم مقرر کیا اور اس کی قوم کے بنی محلیہ کو قفصہ پر حکمران بنایا۔

وردا ابن سعید کی طرابلس پر چڑھائی: اور وردا نے اپنے زناتی ساتھیوں کے ساتھ طرابلس پر چڑھائی کی اور اس کا گورنر محمد بن حسن اس کے مقابلہ میں نکلا پس دونوں آپس میں گتھ گئے اور ان کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں جن میں وردا کو شکست ہوئی اور اس کی قوم کے بہت سے آدمی مر گئے پھر اس نے دوبارہ اس کا محاصرہ کیا اور اس کے باشندوں کو تنگ کر دیا اور بادلیس نے خزرون اور اس کے بھائی اور نعیم بن کنون اور الجرید کے زناتی امراء کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اپنے ساتھی کی خاطر جنگ کے لئے نکلیں تو وہ اس کے پاس آئے اور قابس اور طرابلس کے درمیان عبرہ مقام پر ایک دوسرے سے گتھ گئے پھر انہوں نے اتفاق کر لیا اور خزرون کے ساتھی اس کے بھائی وردا کے ساتھ مل گئے اور خزرون اپنی عملداری کی طرف واپس آ گیا اور سلطان نے اس پر اتہام لگایا کہ اس نے اپنے بھائی ورداء کے بارے میں فریب کاری سے کام لیا ہے تو اس نے نفزادہ کے ساتھ اس کا سامنا کیا تو وہ شک میں پڑ گیا اور مخالفت کرنے لگا۔

اور سلطان نے فوج کے ساتھ فتوح بن احمد کو اس کی طرف بھیجا تو وہ اپنی عملداری سے بھاگ گیا اور نعیم اور بقیہ زناتہ نے اس کا تعاقب کیا اور سب کے سب ۴۰۴ھ میں ورداء بن سعید کے ساتھ مل گئے اور مخالفت کرنے لگے اور طرابلس شہر کے خلاف جنگ برپا کر دی اور زناتہ کا فساد بڑھ گیا تو سلطان کے پاس جو زناتہ یرغمال تھے ان کو اس نے قتل کر دیا۔

مقاتل بن سعید: اتفاقاً مقاتل بن سعید اپنے بھائی وردا سے اپنے بیٹوں اور ماموؤں کے ایک گروہ کے ساتھ الگ ہو کر آیا تو یہ سب بھی ان کے ساتھ قتل ہو گئے۔

سلطان اور حماد کی جنگ: اور سلطان اپنے چچا حماد کے ساتھ جنگ میں مشغول ہو گیا اور جب اسی سال اس نے شلب میں اس پر غلبہ پایا تو قیروان کی طرف لوٹ آیا اور وردا نے اس کی طرف اپنی اطاعت کا پیغام بھیجا پھر ۴۰۵ھ میں وردا فوت ہو گیا اور اس کی قوم اس کے بیٹے خلیفہ اور اس کے بھائی خزرون بن سعید میں منقسم ہو گئی اور ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔

حسن بن محمد کی سازش: اور طرابلس کے گورنر حسن بن محمد نے ان کے معاملات میں دخل دینے کے لئے سازش کی پھر اکثر زناتہ' خلیفہ کے پاس چلے گئے اور اس کے چچا خزرون نے اس کے ساتھ جنگ شروع کر دی اور قیطون میں اس پر غالب آ گیا اور زناتہ پر کنٹرول کر لیا اور ان میں اپنے باپ کی حکومت قائم کی اور جہاں پر قلعہ میں محصور تھا وہاں سے سلطان بادلیس کو اپنی اطاعت کی اطلاع بھیجی تو اس نے اس کی اطاعت کو قبول کیا پھر بادلیس فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا المعز ۴۰۶ھ میں حاکم بن گیا۔

اور خلیفہ بن ورداء نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کا بھائی حماد بن ورداء طرابلس اور قابس کے مضافات کو ذلت سے ہمکنار کرتا رہا اور ۴۱۳ھ تک مسلسل ان پر غارت گری کرتا رہا۔

عبداللہ بن حسن کی بغاوت: پس حاکم طرابلس عبداللہ بن حسن نے سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے طرابلس پر غلبہ دے دیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ المعز بن بادیس نے اپنی حکومت کے آغاز سے محمد بن حسن کو اس کی عملداری سے بلایا اور اس نے اپنے بھائی عبداللہ بن حسن کو جانشین بنایا اور المعز کے پاس آیا اور اپنی حکومت کا معاملہ اس کے سپرد کیا اور اس بات پر سات روز قائم رہا اور سلطان کے ہاں اس کی پوزیشن مضبوط ہوگئی اور چغلیاں زیادہ ہوگئیں تو وہ ایک طرف ہو گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بھائی کو بھی اطلاع ملی تو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس نے بغاوت کر دی اور اس نے خلیفہ بن ورداء اور اس کی قوم کو طرابلس پر قبضہ دے دیا پس انہوں نے ضہاجہ کو قتل کر دیا اور طرابلس پر قابض ہوگئے۔

قصر عبداللہ میں خلیفہ کی آمد: اور خلیفہ قصر عبداللہ میں آیا اور اس نے وہاں سے عبداللہ کو نکال دیا اور اس کے سب اموال اور عورتوں پر قبضہ کر لیا اور طرابلس پر خلیفہ بن ورداء اور اس کی قوم بنی خزرون کی حکومت مسلسل قائم رہی اور ۴۱۷ھ میں خلیفہ نے قاہرہ میں الظاہر بن الحکم سے اطاعت اختیار کرنے' راستوں کی حفاظت کی ضمانت دینے اور جماعتوں کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے بارے میں گفتگو کی اور یہ کہ وہ طرابلس پر اس کی امارت کی حفاظت کرے گا تو اس نے اس کی یہ باتیں قبول کر لیں اور وہ اس کی عملداری میں شامل ہو گیا اور اس نے اسی سال اپنے بھائی حماد کو تحائف دے کر المعز کے پاس بھیجا تو اس نے تحائف کو قبول کیا اور اسے ان کا بدلہ دیا' ابن الرقیق نے یہ بات ان کے حالات کے آخر میں بیان کی ہے۔

المعز کی زناتہ پر چڑھائی: اور ابن حماد وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ المعز نے ۴۳۰ھ میں جہات طرابلس میں زناتہ پر چڑھائی کی تو وہ اس کے مقابلہ میں نکل آئے اور اسے شکست دی اور انہوں نے عبداللہ بن حماد کو قتل کر دیا اور اس کی بہن ام العلو بنت بادیس کو قید کر لیا اور کچھ عرصہ بعد اس پر احسان کر کے اسے آزاد کر کے اس کے بھائی کے پاس بھجوا دیا۔

پھر اس نے دوبارہ ان پر چڑھائی کی تو انہوں نے اسے شکست دی' پھر اسے خوش قسمتی سے ان پر فتح حاصل ہوئی تو اس نے ان کو مغلوب کر لیا اور انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور صلح کے ذریعے اس سے بچاؤ اختیار کیا پس اس طرح ان کا معاملہ درست ہو گیا۔

اور جب خلیفہ بن ورداء نے خزرون بن سعید کو زناتہ کی امارت پر غالب کیا تو وہ مصر چلا گیا اور اس نے دارالخلافہ میں اقامت اختیار کر لی اور وہیں اس کے بیٹوں نے پرورش پائی اور ان میں المنتصر بن خزرون اور اس کا بھائی سعید بھی تھا اور جب مصر میں ترکوں اور مغاربہ کے درمیان جنگ ہوئی اور ترکوں نے ان پر غلبہ پایا تو انہوں نے وہاں سے انہیں جلاوطن کر دیا تو المنتصر اور سعید' طرابلس چلے گئے اور اس کے نواح میں اقامت پذیر ہوگئے پھر سعید نے طرابلس کی حکومت سنبھال لی اور اپنی وفات تک جو ۴۲۹ھ میں ہوئی' وہاں کا والی رہا۔

ابو محمد التیجانی: اور ابو محمد التیجانی' طرابلس کے تذکرہ کے موقع پر اپنے سفرنامہ میں بیان کرتا ہے کہ جب زغبہ نے سعید بن خزرون کو ۴۲۹ھ میں قتل کر دیا تو خلیفہ بن خزرون' قیطون سے اس کی حکومت میں آیا' پس شوریٰ کے صدر نے اسے حکومت پر

قبضہ کرنے کا اختیار دے دیا ان دنوں فقہاء میں سے ابوالحسن بن المنتصر بھی وہاں موجود تھا جو علم فرائض میں بڑی شہرت رکھتا تھا اس نے بھی اس کی بیعت کی اور اس کے بعد خزرون نے ۴۳۰ھ تک حکومت کی ذمہ داری سنبھالی' پس المنتصر بن خزرون ربیع الاول میں زناتہ کی فوجوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا تو خزرون بن خلیفہ' چھپ چھپا کر طرابلس سے بھاگ گیا اور المنتصر بن خزرون نے طرابلس پر قبضہ کر لیا اور ابن المنتصر پر حملہ کر کے اسے جلاوطن کر دیا اور وہاں اس کی امارت مسلسل قائم رہی۔
التیجانی کا بیان ختم ہوا۔

واقعہ میں اشتباہ: یہ واقعہ کئی لحاظ سے مشتبہ ہے اس لئے کہ زغبہ' ہلالی عربوں میں سے ہیں اور وہ اس صدی سے چالیس سال گزر جانے کے بعد مصر سے افریقہ آئے تھے پس ۴۲۹ھ میں ان کا وجود طرابلس میں نہیں پایا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ ان کے بعض قبائل اس سے قبل افریقہ آ گئے ہوں اور بنو مرہ' برقہ میں تھے جنہیں حاکم نے یحییٰ بن علی بن حمدون کے ساتھ بھیجا تھا۔ مگر اس بات کو کسی نے اس سے بیان نہیں کیا اور طرابلس ہمیشہ ہی زناتہ بنی خزرون کے ہاتھوں میں رہا اور جب ہلالی عرب پہنچے اور انہوں نے المعز بن بادیس کو افریقہ کے مضافات پر غالب کیا اور انہیں آپس میں تقسیم کر لیا تو قابس اور طرابلس' زغبہ کے حصے میں اور بلد' بنی خزرون کے حصے میں آیا تھا پھر بنو سلیم نے بیرون شہر پر قبضہ کر لیا اور زغبہ نے ان پر غلبہ پا لیا اور انہیں ان مضافات سے کوچ کروا دیا اور بلد ہمیشہ ہی بنی خزرون کے پاس رہا۔

المنتصر بن خزرون: اور المنتصر بن خزرون نے قبائل ہلال میں سے بنی عدی کے ساتھ بنی حماد پر چڑھائی کر دی اور مسیلہ اور اشیر میں نزول کیا پھر الناصر کے مقابلہ میں نکلا تو اس کے آگے صحرا کو بھاگ گیا اور قلعہ کی طرف لوٹ آیا تو وہ بھی اس کے مضافات میں رہنے والے حلیفوں کی طرف لوٹ آئے' پس الناصر نے صلح کے بارے میں اس سے مراسلت کی اور الزاب اور ریفہ کے مضافات اسے جاگیر میں دے دیئے اور بسکرہ کے رئیس عروس بن سندی کو اس کے عہد کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اسے دھوکہ دے جب المنتصر بسکرہ پہنچا تو عروس نے اسے بطور مہمان اتارا اور پھر ۴۶۰ھ میں اسے دھوکہ سے قتل کر دیا اور جو شخص بنی خزرون میں سے آخر میں طرابلس میں حکمران بنا مجھے اس کا نام یاد نہیں رہا۔

ضہاجہ کی حکومت میں اختلال: اور ضہاجہ کی حکومت میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت مسلسل ۵۴۰ھ تک قائم رہی پھر اس سال طرابلس اور اس کے نواح میں قحط پڑا' جس کی شدت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور وہاں سے بھاگ گئے اور اس کے حالات کی خرابی اور اس کے حامیوں کا فنا ہو جانا نمایاں ہو گیا۔ پس جب صقلیہ کے طاغیہ نے مہدیہ اور صفاقس پر قبضہ کر لیا اور ان دونوں مقامات پر اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس کے بعد اس نے لجار کو ایک بحری بیڑہ دے کر اس کے محاصرہ کے لئے بھیجا اور اہل طرابلس میں اختلاف پیدا ہو گیا تو بحری بیڑے کے امیر جرجی بن میخائل نے ان پر غلبہ پا لیا اور طرابلس پر قبضہ کر کے وہاں سے بنی خزرون کو نکال دیا اور بلد پر ان کے شیخ ابو یحییٰ بن مطروح تمیمی کو حاکم مقرر کر دیا پس وہاں سے بنی خزرون کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ان میں سے وہی لوگ بچے جو بیرون میں باقی رہ گئے تھے یہاں تک کہ ضہاجی حکومت کے آخر میں موحدین نے افریقہ کو فتح کر لیا۔

والملک للہ وحدہ یوتیہ من یشاء من عبادہ سبحانہ لا الہ الا غیرہ.

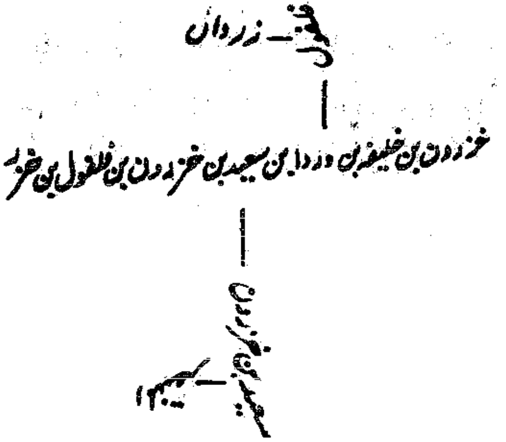

مجلس سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ - 61

فصل

طبقہ اولیٰ میں سے آل خذر کے ملوک تلمسان بنی یعلی کے حالات اوران کی بعض حکومتوں کی آمد اوران کا انجام

ہم نے محمد بن خزر اور اس کے بیٹوں کے حالات میں بیان کیا ہے کہ محمد بن الخیر نے معرکہ بلکین میں خودکشی کر لی تھی اس کے بیٹوں میں سے الخیر اور یعلیٰ بھی تھے، جنہوں نے اپنے باپ کے بدلے میں زیری کو قتل کیا اور اس کے بعد بلکین نے ان کا تعاقب کیا اور انہیں مغرب اقصیٰ کی طرف جلاوطن کر دیا' یہاں تک کہ اُن میں سے محمد کو سجلماسہ کے نواح میں معد کے قاہرہ پہنچنے سے پہلے اور افریقہ پر بلکین کی حکومت کے قیام سے قبل ۳۶۰ھ میں باندھ کر قتل کر دیا گیا۔

محمد اور یعلیٰ بن محمد: اور الخیر کے بعد زناتہ کی حکومت محمد اور اس کے چچا یعلیٰ بن محمد نے سنبھال لی اور جیسا کہ ہم پہلے بیان

کر چکے ہیں کہ یہ محمد بن الخیر اور اس کا چچا یعلیٰ بار بار منصور بن ابی عامر کے پاس جاتے تھے اور عطیہ بن عبداللہ بن خزر کے دونوں بیٹوں مقاتل اور زیری نے مغراوہ کی ریاست میں ان پر غلبہ پالیا اور مقاتل مر گیا' اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ منصور نے زیری بن عطیہ کو اس کی شرافت کی وجہ سے مختص کر لیا اور اسے مغرب کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی بلکین کی وفات ہوگئی اور مغرب اوسط کے حاکم ابوالبہار بن زیری نے بادیس کے خلاف بغاوت کر دی اور زیری اور بدوی بن یعلیٰ کے ساتھ اس کا جو معاملہ تھا اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

زیری کی خود مختاری اور وفات: پھر زیری خود مختار ہو گیا اور مغرب میں اس نے سب پر غلبہ پالیا پھر اس نے منصور کے خلاف بغاوت کر دی تو اس نے اس کی طرف اپنے بیٹے منصور کو بھیجا جس نے زناتہ کو مغرب اوسط سے نکال دیا پس زیری' مغرب اوسط میں دور تک چلا گیا اور اس کے شہروں سے مقابلہ کرتا ہوا مسیلہ اور اشیر تک پہنچ گیا اور سعید بن خزرون بھی زناتہ کی طرف آ گیا اور انہوں نے طبنہ پر قبضہ کر لیا' اس کے بعد زناتہ نے افریقہ میں اس کے اور اس کے بیٹے فلفول کے خلاف اتفاق کر لیا اور جب زیری مسیلہ اور اشیر کی طرف روانہ ہوا تو فلفول نے بادیس کے خلاف بغاوت کر دی اور بادیس اور اس کا بیٹا منصور مغرب اوسط میں فلفول اور اس کی قوم کے ساتھ جنگوں میں مصروف ہو گئے اور انہوں نے حماد بن بلکین کو اس کی طرف بھیجا تو اس کے اور زناتہ کے درمیان جنگوں کا پانسا پلٹتا رہا اور زیری بن عطیہ ہلاک ہو گیا۔

المعز کی خود مختاری: اور اس کے بیٹے المعز نے ۳۹۳ھ میں مغرب میں خود مختار حکومت قائم کر لی اور ضہاجہ کو تلمسان اور اس کے اردگرد کے علاقوں پر غالب کر دیا اور وجدہ شہر کی حد بندی کی جیسا کہ ہم اس سے قبل ان سب باتوں کو بیان کر چکے ہیں۔

یعلیٰ بن محمد کی تلمسان میں آمد: اور یعلیٰ بن محمد تلمسان آیا اور یہ شہر خالص اسی کے لئے تھا اور اس کی حکومت اور اس کے بقیہ مضافات اس کی اولاد کے قبضہ میں رہے پھر بلادِ ضہاجہ میں آلِ بلکین پر اپنے آپ کو ترجیح دینے کے بعد حماد فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے بنی بادیس کے ساتھ جنگ میں مشغول ہو گئے اس دوران میں تلمسان میں بنی یعلیٰ کی حکومت مضبوط ہوگئی اور آلِ حماد کے ساتھ صلح اور جنگ میں ان کے حالات خراب ہو گئے۔

ہلالی عربوں کی افریقہ میں آمد: اور جب ہلالی عرب افریقہ میں آئے تو انہوں نے المعز اور اس کی قوم کو وہاں غالب کر دیا اور اس کے بقیہ مضافات کو آپس میں تقسیم کر لیا پھر انہوں نے بنی حماد کے مضافات کی طرف پیش قدمی کی اور انہیں قلعہ میں روک دیا اور مضافات میں ان پر غالب آ گئے۔ تو انہوں نے ان کی محبت کی طرف رجوع کیا اور اثبج اور زغبہ کو ان سے چھڑا لیا' پس انہوں نے مغرب اوسط کے زناتہ کے خلاف ان سے مدد مانگی اور انہوں نے ان کو الزاب میں اتارا اور اپنے مضافات میں سے بہت سی جاگیریں انہیں دیں' پس ان کے اور تلمسان کے امراء بنی یعلیٰ کے درمیان جنگیں ہوئیں اور زغب' مواطن کے لحاظ سے ان کے بہت قریب تھے اور ان کے عہد میں تلمسان کا امیر یعلیٰ کے بیٹوں میں سے یحییٰ تھا۔

ابوسعید بن خلیفہ: اور اس کا وزیر اور اس کی جنگوں کا سالار ابوسعید بن خلیفہ یفرنی تھا اور اکثر یہی اثبج عربوں اور زغبہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے فوجوں کے ساتھ تلمسان سے نکلا کرتا تھا اور مغرب اوسط کے باشندوں میں سے مغراد بنی یفرن' بنی یلومو' بنی عبدالواد' توجین اور بنی مرین جیسے زناتہ ان فوجوں میں جمع ہو جایا کرتے تھے اور یہ وزیر ابوسعید ۴۵۰ھ میں

اپنی جنگوں میں سے کسی جنگ میں ہلاک ہو گیا۔

مرابطین: پھر یحییٰ کی وفات اور تلمسان میں اس کے بیٹے عباس بن یحییٰ کے حکمران بن جانے کے بعد مرابطین نے مغرب اقصیٰ کے مضافات پر قبضہ کر لیا اور یوسف بن تاشفین نے اپنے سالار فردلی کو لمتونہ کی فوجوں کے ساتھ تلمسان میں باقی ماندہ مغرادہ اور بنی زیری کی جو جماعت ان کے ساتھ مل گئی تھی اور ان کی قوم کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا پس اس نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا اور معلیٰ بن ابوالعباس بن بختی پر فتح پائی جو ان کی مدافعت کے لئے مقابلہ میں نکلا تھا پس اس نے اسے شکست دی اور قتل کر دیا اور مغرب کی طرف واپس لوٹ آیا۔

یوسف بن تاشفین کا تلمسان کو فتح کرنا: پھر یوسف بن تاشفین نے بہ نفس نفیس مرابطین کی فوجوں کے ساتھ ۴۷۳ھ میں تلمسان کو فتح کیا اور بنی یعلیٰ اور جو مغرادہ وہاں موجود تھے انہیں قتل کیا اور اس کے امیر عباس بن بختی کو بھی جو بنی یعلیٰ میں سے تھا قتل کر دیا، پھر اس نے دہران اور تنس کو فتح کیا اور جبل، انشریس اور شلب پر الجزائر تک قبضہ کر لیا اور واپس لوٹ آیا اور اس نے مغرب اوسط سے مغرادہ کا نشان مٹا دیا اور محمد بن تینعمر السوفی کو مرابطین کی فوج کے ساتھ تلمسان میں اتارا اور اپنے پلٹنے کی جگہ پر تاکرارت شہر کی حد بندی کی، جو بربری زبان میں اترنے کی جگہ کا نام ہے اور جو آج کل قدیم تلمسان کے ساتھ مل کر ایک شہر بن گئی ہے جس کا نام اکادیر ہے اور تمام مغرب سے مغرادہ کی حکومت کا اس طرح خاتمہ ہو گیا گویا کبھی ان کی حکومت یہاں موجود ہی نہ تھی۔

والبقاء للہ وحدہ سبحانہ

معلیٰ بن العباس بن بختی بن یعلیٰ بن محمد بن الخیر بن محمد بن خزر

فصل

مغرادہ کے امرائے اغمات کے حالات

مجھے ان کے ناموں کے متعلق علم نہیں ہو سکا، مگر یہ اغمات کے امراء تھے جو فاس میں بنی زیری کی آخری حکومت تھی اور بنی یعلیٰ یفرنی، بسلا اور تادلہ میں مدہ اور برغواطہ کے پڑوس میں رہتے تھے اور ۴۵۰ھ میں لقوط بن یوسف ان کا آخری امیر تھا جس کی بیوی زینب بنت اسحاق نفزادیہ دنیا کی ان عورتوں میں سے ایک تھی جو حسن و جمال اور ریاست میں مشہور ہیں۔

اغمات پر مرابطین کا غلبہ: جب ۴۴۳ھ میں مرابطین نے اغمات پر غلبہ حاصل کیا تو لقوط ۴۵۱ھ میں تادلہ کی طرف بھاگ گیا اور امیر محمد کو قتل کر دیا اور بنی یفرن کے جو لوگ مارے گئے ان میں یہ بھی شامل تھا اور امیر المرابطین ابوبکر بن عمر، زینب بنت اسحاق کے مقابلہ میں اس کا جانشین بنا اور جب یہ ۴۵۳ھ میں صحرا کی طرف کوچ کر گیا اور اس نے اپنے عم زاد یوسف بن تاشفین کو مغرب کا گورنر مقرر کیا تو وہ اس کی بیوی زینب کی خاطر دست بردار ہو گیا اور اسے اس کی ریاست و

حکومت حاصل ہوگئی اور صحرا سے ابوبکر کی واپسی کے موقع پر اس نے اُسے خودمختاری کا اشارہ کیا یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ جنگ کرنے سے کنارہ کش ہو گیا اور اپنی حکومت یوسف بن تاشفین کے لئے چھوڑ دی جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور ہم نے لقوط بن یوسف اور اس کی قوم کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کے سوا ہمیں ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔

والله ولی العون سبحانہ

فصل

طبقہ اولیٰ کے قبائل مغراوہ میں سے بنی سنجاس کے حالات اور گردشِ احوال

یہ چاروں بطون' مغراوہ کے بطون میں سے ہیں اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مغراوہ کے سوا' زناتہ کے دیگر بطون میں سے ہیں مجھے اس کی اطلاع ثقہ لوگوں نے ابراہیم بن عبداللہ التمر ادرغتی سے دی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں زناتہ کا نساب تھا اور ہمیشہ سے ہی یہ چاروں بطون' مغراوہ کے وسیع تر بطون میں سے رہے ہیں۔

بنو سنجاس: بنو سنجاس کے مواطن' افریقہ اور مغربین کی تمام عملداریوں میں ہیں' پس ان میں سے مغرب اوسط کی جانب جبل راشد' جبل کریکرہ اور الزاب کی عملداری اور بلادِ شلب میں ہیں' اسی طرح ان کے بطون میں سے بنو عیار' بلادِ شلب میں بھی ہیں اور مضافاتِ قسطنطنیہ میں بھی اور یہ بنو سنجاس تعداد اور وسعت کے لحاظ سے سب سے بڑے ہیں اور زناتہ اور صنہاجہ کی جنگوں میں انہوں نے افریقہ اور مغرب میں کارنامے دکھائے اور انہوں نے راستوں اور شہروں میں بڑی خرابی اور فساد پیدا کیا اور قصر کی جہات میں فساد پیدا کرنے کے بعد ۵۱۴ھ میں قفصہ سے جنگ کی اور تلکاتہ کی فوج کے جن لوگوں کو انہوں نے وہاں پایا قتل کر دیا اور قفصہ کے محافظوں نے ان کے مقابلہ میں نکل کر ان کا خوب قتلام کیا پھر ان کا فساد بڑھ گیا۔

محمد بن ابی العرب: اور سلطان نے اپنے سالار محمد بن ابی العرب کو فوجوں کے ساتھ الجرید کے علاقے کی طرف بھیجا تو اس نے انہیں وہاں سے بھگا دیا اور راستوں کی اصلاح کی پھر انہوں نے ۵۱۵ھ میں دوبارہ اسی طرح فساد برپا کیا تو الجرید کے علاقے کے سالار نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کا خوب قتلام کیا اور ان کے سروں کو قیروان لے گیا پس بہت بڑی فتح ہوئی اور قتل وخونریزی کے ساتھ حکومت ہمیشہ انہی میں رہی یہاں تک کہ ان کی شوکت جاتی رہی اور ہلالی عرب آ گئے اور مضافات میں جو زناتہ اور صنہاجہ رہتے تھے ان پر غالب آ گئے اور ان کی جماعت قلعوں میں داخل ہوگئی اور بلادِ مغرب قفر میں جبل راشد جیسے علاقے کو چھوڑ کر' دوسرے علاقے کے لوگوں پر ٹیکس لگا دیئے کیونکہ وہ حکومت کی منازل سے دور ہونے کی وجہ سے ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے' مگر ہلالیوں کے بطون میں سے العمور نے ان پر غلبہ پا لیا اور وہ ان کے ساتھ اتر پڑے اور انہوں نے اپنی

حکومت ان پر قائم کر دی اور اس میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور بنی سنجاس میں سے کچھ لوگ الزاب میں اتر گئے اور وہ اس زمانے تک ان لوگوں کو ٹیکس ادا کرتے ہیں جو ان کے مشائخ میں سے ان کی سرحدوں پر غالب آ جاتے ہیں۔

اور جو لوگ ان میں سے بلاد شلب اور قسنطینہ کے نواح میں اترے اور وہ اس زمانے تک حکومتوں کو ٹیکس ادا کرتے ہیں اور طبقہ اولیٰ کے زناتہ کے طریق پر ان سب کا دین خارجی سے تعلق ہے اور ان میں سے کچھ آج کل الزاب میں رہتے ہیں وہ بھی اسی دین پر ہیں اور ان بنی سنجاس میں سے کچھ لوگ جبل بنی راشد میں المثیل کے علاقے میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اس کے پڑوس میں جبل غمرہ کو وطن بنالیا ہے اور وہ ہلالیوں کے غلبہ کے وقت ان کی حکومت میں شامل ہو گئے اور ان سے ٹیکس لینے لگے اور ان میں سے کچھ لوگ جو زغبہ کے عروہ کے بطون میں سے ہیں اس زمانے میں صحرا میں اترے ہیں اور انہوں نے ان کی حکومت پر قبضہ کر کے انہیں غلام بنالیا ہے۔

بنو ریغہ: یہ متعدد قبائل ہیں اور جب زناتہ کی حکومت میں ابتری پیدا ہو گئی تو ان میں سے کچھ لوگ جبل عیاض اور اس کے قرب و جوار میں تھاوس کے علاقے تک آ گئے اور وہاں کے ساکنین کے ساتھ قیام پزیر ہو گئے اور ان میں سے جو لوگ جبل عیاض میں امرائے عیاض کو ٹیکس ادا کرنے والے رہتے تھے وہ اسے بجایہ پر غالب آنے والی حکومت کے لئے وصول کرتے تھے اور جو لوگ تھاوس کے علاقے میں رہتے ہیں وہ اس زمانے میں عربوں کی ٹکڑیوں میں رہتے ہیں اور اسی طرح ان میں سے بہت سے لوگ الزاب اور دارکلا کے محلات کے درمیان فروکش ہو گئے اور انہوں نے اس وادی کے دو کناروں پر جو مغرب سے مشرق کو جاتی ہے بہت سے محلات کی حد بندی کی اور وہ ایک بہت بڑے شہر اور متوسط بستی اور قلعے پر مشتمل ہے۔ جن پر درخت لہلہاتے ہیں اور اُن کے موڑوں پر ترتیب کے ساتھ کھجوروں کے درخت لگے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان پانی چلتا ہے اور ان کے چشمے صحرا پر فخر کرتے ہیں اور ان کے محلات میں ریغہ کی بہت آبادی ہے اور وہ اس زمانے تک انہی کے نام سے مشہور ہیں اور وہ زناتہ کے قبائل بنی سنجاس اور بنی یفرن وغیرہ سے بہت زیادہ ہیں اور ان کی جماعت حکومت کے متعلق جھگڑا کرنے کی وجہ سے متفرق ہو گئی ہے پس ان میں سے ہر پارٹی اپنے محلات میں یا ایک محل میں خود مختار ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اس تعداد سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

ابن غانیہ: اور ابن غانیہ المستونی نے جب کبھی موحدین کے ساتھ اپنی جنگوں میں بلاد افریقہ اور مغرب پر چڑھائی کی اس نے ان کی آبادی کو برباد کر دیا اور ان کے دشمن اکھیڑ دیئے اور ان کے پانی خشک کر دیئے اور اس بات کا پتہ آبادی کے ان نشانات سے ملتا ہے جو گھروں کے کھنڈرات عمارات کے نشانات اور کھجور کے کھوکھلے تنوں میں پائے جاتے ہیں، یہ کام حفصی حکومت کے آغاز میں الزاب کے گورنر کی طرف راجع ہے جو موحدین میں سے تھا اور اس کے مفرہ کے درمیان بسکرہ میں اترا تھا اور اس کی عملداری میں دارکلا کے محلات بھی شامل تھے۔

اور جیسا کہ ہم المنتصر کے حالات میں بیان کر چکے ہیں کہ جب اس نے مشائخ زداودہ کے ساتھ مل کر جنگ کی اور انہوں نے اس کے بعد موحدین کے مشائخ میں سے الزاب کے عامل ابن لنتو کو قتل کر دیا اور الزاب اور دارکلا کے مضافات پر غالب آ گئے تو اس کے بعد حکومتوں نے انہیں یہ مضافات جاگیریں دے دیئے تو یہ علاقے ان کی جاگیروں میں شامل ہو گئے پھر اس کے بعد حاکم بجایہ نے تمام عملداری پر منصور بن مزنی کو امیر مقرر کر دیا اور یہ امارت اس کی اولاد میں بھی قائم رہی

اور بسا اوقات قدیم امر کی وجہ سے ان محلات کے باشندے بھی سلطان کو ٹیکس پیش کرتے تھے اور اس وجہ سے الزاب کی انفنٹری اور عرب سواروں کے دستے ان کے پاس پڑاؤ کیا کرتے تھے سلطان زدادرہ کے حکم سے وہاں آتا تھا پھر اسے جس بات کے متعلق شبہ ہوتا اس کے بارے میں انہیں قسم دیتا تھا اور ان شہروں میں سب سے بڑا شہر تقرت تھا جو دیہاتی ماحول کے مطابق آبادی سے بھرپور تھا اور بہت پانیوں اور کھجوروں والا تھا اور اس کی حکومت بنی یوسف بن عبداللہ کے پاس تھی اور اس نے اپنی نوعمری ہی میں ابوبکر بن موسیٰ سے حکومت چھین کر دارکلا پر غلبہ پالیا تھا اور اسے اپنی عملداری میں شامل کرلیا تھا پھر وہ فوت ہوگیا۔

مسعود بن عبداللہ: اور تقرت کی حکومت اس کے بھائی مسعود بن عبید اللہ کو مل گئی پھر اس کے بیٹے حسن بن مسعود اور پھر اس کے بیٹے احمد بن حسن کو ملی جو اس زمانے میں ان کا شیخ ہے اور یہ بنو یوسف بن عبید اللہ ریفہ میں سے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سنجاس میں سے ہیں اور ان شہروں کے باشندوں میں بہت سے خارجی فرقے پائے جاتے ہیں اور ان کی اکثریت الغرابیہ کے دین پر قائم ہے اور ان میں سے النکار یہ بھی ہیں جو احکام کی پہنچ سے دُور ہونے کی وجہ سے خارجی دین پر قائم ہیں۔

اور تقرت کے بعد تماسین کا شہر ہے جو آبادی کے لحاظ سے اس سے کم ہے اور اس کی حکومت بنی ابراہیم کے پاس آئے جو ریفہ میں سے ہیں اور ان کے بقیہ شہر بھی اسی طرح کے ہیں اور ہر شہر اپنی حکومت اور اس کے دفاع کی جنگ میں خودمختار ہے۔

لقواط: یہ بھی مغراوہ کا ایک قبیلہ ہے اور یہ لوگ اس صحرا کے نواح میں رہتے ہیں جو الزاب کا اور جبل راشد کے درمیان واقع ہے اور وہاں ان کا ایک مشہور محل ہے جس میں ان کی اولاد سے ایک فریق بے آب و گیاہ جنگل میں دور تک چلے جانے کی وجہ سے تنگ گزران کے باوجود وہاں رہتا ہے اور یہ لوگ عربوں میں قوت و شجاعت کی وجہ سے مشہور ہیں اور ان کے اور روس کے درمیان جو الزاب کی عملداری کا دورترین مقام ہے دو دن کا سفر ہے اور ان کے میانہ رو لوگ ان سے ضرورت کی اشیاء لینے کے لئے ان کے پاس آتے ہیں۔ واللہ یخلق ما یشاء و یختار.

بنو ورا: یہ بھی مغراوہ کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ یہ زناتہ میں سے ہیں اور یہ نواح مغرب میں متفرق اور پراگندہ ہیں ان میں سے کچھ مراکش اور سوس کی طرف رہتے ہیں اور کچھ بلادِ شلب میں اور کچھ قسنطینہ کی جانب رہتے ہیں اور زناتہ اولین کے خاتمہ کے زمانے سے یہ اپنے حال پر قائم ہیں اور اس زمانے میں ٹیکس ادا کرنے والے اور حکومتوں کے ساتھ پڑاؤ کرنے والے ہیں اور مراکش میں رہنے والے لوگوں کی اکثریت کے سردار شلب کی جانب منتقل ہو گئے ہیں اور جب اس آٹھویں صدی کے شروع میں بنی مرین کے سلطان یوسف بن یعقوب کو اس جانب میں ان کے معاملہ میں شک گزرا اور اُسے ان کے فساد بپا کرنے اور خرابی پیدا کرنے کا خوف ہوا تو وہ انہیں حمایت کے لئے فوج میں شامل کر کے شلب کی چھاؤنی میں لے آیا تو یہ اس جگہ اتر پڑے اور جب یوسف بن یعقوب کی وفات کے بعد بنو مرین کوچ کر گئے تو انہوں نے بلادِ شلب میں اقامت اختیار کرلی اور اس زمانے تک ان کی اولاد وہیں مقیم ہے اور سلطان کے ساتھ پڑاؤ کرنے اور ٹیکس ادا

کرنے میں تمام علاقوں کے حالات ایک جیسے ہی ہیں۔

واللہ الخلق والامر جمیعا سبحانہ لا الہ الا ھو الملک العظیم

فصل

مغراوہ کے بھائیوں بنی یرنیان کے حالات اور گردشِ احوال

یہ مواطن میں زناتہ کے درمیان بہت پھیلے ہوئے ہیں اوران میں سے جمہور کا وطن' مغرب اقصیٰ میں سجلماسہ اور کرسیف کے درمیان ملویہ میں ہے وہاں پر یہ اپنے مواطن میں کرسیف کے درمیان ملویہ میں ہے وہاں پر یہ اپنے مواطن میں مکناسہ کے پڑوسی ہیں اور انہوں نے وادی ملویہ میں دونوں کناروں پر بہت سے محلات کی حد بندی کی ہے جن کا نقشہ ایک جیسا ہی ہے اور یہ وہیں اتر پڑے ہیں اوران جہات میں ان کے بہت سے بطون اور قبائل پائے جاتے ہیں۔

بنو وطاط: جن میں سے بنو وطاط اس زمانے میں ان پہاڑوں میں متوطن ہیں جو وادی ملویہ پر جھانکتے ہیں جو اس کے اور تازی اور فاس کے درمیان واقع ہے اوراس زمانے میں یہ محلات انہی کے نام سے مشہور ہیں۔

اوران بنی یرنیان کو بڑی قوت وشوکت حاصل تھی اور الحکم المستنصر اوراس کے بعد منصور بن ابی عامر نے ان میں سے ان لوگوں کو اجازت دی جن کو انہوں نے چوتھی صدی میں زناتہ میں سے اجازت دی تھی اور یہ لوگ اندلس کی سب سے بڑی اور مضبوط فوج تھے اور جب مغرب اقصیٰ میں مکناسہ کو حکومت حاصل تھی تو ان کے اہل مواطن' اپنے مواطن میں ان کے ساتھ رہے اور جب ان کے بعد لمتونہ اور موحدین نے قبضہ کرلیا تو ان میں سے کوچ کرنے والے لوگ جنگل میں چلے گئے اور انہوں نے بنی مرین کے دوست قبیلوں کے ساتھ زناتہ کے مغرب کے ٹیلوں میں حد بندی کرلی اوران کے قبیلوں میں ان کے ساتھ اقامت اختیار کرلی اوران میں سے جو لوگ اپنے مواطن سے بنی وطاط وغیرہ کی طرح سفر نہ کرسکے ان پر ٹیکس لگادیے گئے۔

بنو مرین کی مغرب میں آمد: اور جب بنو مرین مغرب میں آئے تو انہوں نے اس کے مضافات کی تقسیم میں ان سے قرعہ اندازی کی اوران کے پہلے وطن ملویہ کے ساتھ مزید انہیں ایک اچھا شہر جاگیر میں دے دیا جو سلا اور معمورہ کے مضافات میں واقع تھا اور انہوں نے ان کو جب کہ یہ ان کے پہلے اوطان کے دفاع سے انحراف کرچکے تھے' سلا کے نواح میں اتارا پھر وہ رضامند ہوگئے اور بنو عبدالحق کے ساتھ انہیں جو سابقت حاصل تھی اس کی بنو عبدالحق نے رعایت کی اور انہیں وزارت اور جنگ میں تقدم کے لئے منتخب کرلیا اور انہیں عظیم الشان کاموں کی طرف بھیجا اور انہیں اپنے ساتھ ملالیا۔

الوزیر ابراہیم بن عیسیٰ: اور سلطان ابو یعقوب اور اس کے بھائی ابو سعید کے زمانے میں ان کے اکابر رجال میں سے ایک الوزیر ابراہیم بن عیسیٰ بھی تھا جسے انہوں نے کئی بار وزارت کے لئے چنا اور سلطان ابو سعید نے اسے اپنے بیٹے ابو علی کی وزارت میں وزیر مقرر کیا پھر اسے اپنا وزیر بنایا اور اس کے بیٹے سلطان ابو الحسن نے اس براہیم کے بیٹوں کو بڑی بڑی خدمات سپرد کیں پس اس نے مسعود بن ابراہیم کو جب اس نے ۷۳۰ھ میں افریقہ کو فتح کیا تو اس نے حسون کو الجرید کا عامل مقرر کر دیا اور یہیں پر اس کی وفات ہوگئی اور ان دونوں کے بھائی موسیٰ کو اس نے طبقہ وزارت میں منسلک کیا پھر اسے اپنی مصیبت اور جبل ہشاتہ کو چلے جانے کے زمانے میں وزارت سے الگ کر دیا اس کے بعد سلطان ابو عنان نے اسے العظیمات میں گورنر مقرر کیا اور قسطینہ کے نواح میں اسے سدویکش کے مضافات کی امارت دے دی اور اس کے بیٹے محمد السبیع کو اپنی وزارت کے لئے تربیت دی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد زمانہ ان کے مخالف ہو گیا اور اس کے بعد عبدالحمید نے جو علی بن سلطان ابو علی کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت اپنی وزارت محمد بن السبیع کے سپرد کر دی جب کہ وہ ۷۶۲ھ میں ان کے دار الخلافہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے مگر کامیابی ان کے مقدر میں نہ تھی پھر اس کے بعد السبیع دار السلطنت میں اپنے مقام اور طبقہ وزارت کی طرف واپس آ گیا اور وہ ہمیشہ ہی سجلماسہ' مراکش اور تازی' تاوہ اور غمارہ کے مضافات کے درمیان عظیم الشان خدمات سرانجام دیتا رہا اور وہ اس زمانے تک اسی حالت میں ہے۔

والله وارث الاض و من عليها سبحانه لا اله غيره

فصل

قبائل زناتہ میں سے وجدیجن اور اوغمرت کے حالات اور ان کا آغاز اور گردشِ احوال

قبل ازیں بیان ہو چکا ہے کہ یہ دونوں بطن' زناتہ کے بطون میں سے ہیں جو ورتنیص بن جانا کے بیٹوں میں سے ہیں اور یہ بڑی قوت اور تعداد والے تھے اور بلادِ زناتہ میں ان کے مواطن الگ الگ تھے۔

وجدیجن: وجدیجن کی اکثریت مغرب اوسط میں رہتی تھی اور ان کے مواطن منداس میں تھے جو مغرب کی جانب سے بنی یفرن اور قبلہ کی جانب سے سرسو میں لواتہ اور مشرق کی جانب میں مطماطہ اور وانشریس کے درمیان تھے۔

امیر عنان: اور یحییٰ بن محمد الیفرنی کے عہد میں ان میں سے ایک آدمی ان کا امیر تھا جس کا نام عنان تھا اور ان کے اور سرسو

میں رہنے والے لواتہ کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہتی تھی' کہتے ہیں کہ یہ جنگ وجدیجن کی ایک عورت کے باعث تھی جس نے لواتہ میں نکاح کر لیا تھا اور ان کے قیطون قبیلہ کی عورتوں نے اس سے جھگڑا کیا اور اسے غربت کا طعنہ دیا تو اس نے یہ بات عنان کو لکھ بھیجی تو وہ غضب ناک ہو گیا اور اس کے ساتھ یعلی نے بنی یفرن کے ساتھ اور کلام بن حیاتی نے مغیلہ کے ساتھ اور غرابہ نے مطماطہ کے ساتھ مل کر چڑھائی کی اور ان کے اور لواطہ کے درمیان لمبا عرصہ جنگ جاری رہی پھر لواتہ بلاد سرسو پر غالب آ گئے اور انہیں عابد کی سخت زمین کے آخر تک لے گئے اور ان جنگوں میں سے کسی ایک جنگ میں وجدیجن کا شیخ' جہات سرسو میں ملاکو مقام پر فوت ہو گیا۔ پھر زناتہ نے سرسو کی جانب جبل کریرہ میں پناہ لی۔ جہاں پر مفراوہ کے کچھ قبائل رہتے تھے اس زمانے میں ان کا شیخ' علاھم کے نام سے مشہور تھا جو ان کے شیخ عمر بن تامصا کا جو اس سے پہلے فوت ہو چکا تھا' پروردہ تھا اور بربری زبان میں تامصا کے معنے جن کے ہیں' جب لواتہ نے اس سے پناہ لی تو اس نے ان سے دھوکا بازی کی اور اپنی قوم کو بھڑکایا تو انہوں نے انہیں قتل کرنا اور صلیب دینا شروع کر دیا تو یہ بھاگ کر جبل معوداور جبل دراک میں چلے گئے اور ہمیشہ کے لئے وہیں کے ہو رہے اور وجدیجن اپنے منداس کے مواطن کے وارث ہوئے یہاں تک کہ بنو یلومین اور بنو دمانو میں سے ہر ایک نے ان پر اپنی اپنی جانب سے غلبہ پالیا پھر دوسروں پر بنو عبدالواد اور بنو توجین نے اس زمانے تک غلبہ پالیا ہے۔

واللہ وارث الارض و من علیھا

اوغمرت: اس زمانے میں ان کا نام غمرت ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ ورتنیص بن جانا کے بیٹوں میں سے وجدیجن کے بھائی ہیں' یہ بڑی تعداد والے قبائل میں سے تھے اور ان کے مواطن متفرق تھے اور ان کی اکثریت بلادِ ضہاجہ کی جانب جبال میں المنتقل سے الدونس تک آباد تھی اور انہوں نے ابویزید صاحب الحمار کے ساتھ شیعوں میں بڑے کارنامے کئے تھے اور جب اسماعیل القائم نے ابویزید پر غلبہ پایا تو اس نے ان پر حملہ کر کے ان میں خوب قتلام کیا اور اسی طرح اس کے بعد بلکلین اور ضہاجہ نے بھی کیا اور جب ضہاجہ کی حکومت میں حماد اور اس کے بیٹوں کی وجہ سے ابتری پھیل گئی تو یہ بلکلین کے خلاف ان کے پیروکار تھے اور جب حماد کی ابن ابی علی کے ساتھ جوان کے مشائخ میں سے تھا' جنگ جاری تھی تو یہ بھی حماد کے پاس جانے سے رکا رہا حالانکہ یہ بادلیس کی جانب ان کا خاص آدمی تھا پس اس نے اس سے حسن سلوک کیا اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی اور طنبہ اور اس کے مضافات کا امیر مقرر کر دیا' یہاں تک کہ ہلالی عربوں نے آ کر مضافات میں ان پر غلبہ پالیا اور انہوں نے مسیلہ اور بلادِ ضہاجہ کی جانب پہاڑوں میں پناہ لے لی اور وہیں مقیم ہو گئے اور قیلون کو شہروں میں سکونت کرنے کے لئے چھوڑ دیا اور جب زدادوہ الزاب کے مضافات وغیرہ پر متغلب ہوئے تو حکومت نے ان آباد پہاڑوں کا ٹیکس انہیں جاگیر میں دے دیا اور وہ اس زمانے تک دو حصوں میں ہیں اور یحییٰ بن علی بن سباع کی اولاد ان کے بطون میں سے' ہے جو قدیم زمانے میں غمرت میں سے تھا' یہ لوگ زناتہ کے کاہن موسیٰ بن صالح کی اولاد سے ہیں جو آج تک ان کے ہاں مشہور ہے اور وہ اس کے کلمات کو اپنی عجمی زبان میں رجز کے طریق پر آپس میں بیان کرتے ہیں جن میں اس زناتی قبیلے کے ان حوادث کے حالات ہوتے ہیں جو اسے ملک و دولت اور قبائل اور شہروں پر غلبہ پانے کے لئے پیش آنے والے ہوتے ہیں' بہت سے لوگوں نے ان واقعات کو صحیح طور پر رونما ہوتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کے ایک لفظ کو نقل کیا ہے جس کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ تلمسان کا انجام بربادی ہو گا اور اس کا چکر ہل جتے ہوئے بیل ہوں گے یہاں تک

کہ اس کی زمین کو ایک سیاہ زمیندار پھاڑے گا' سیاہ یک چشم جوش میں آئے گا اور ثقہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کلمات کے پھیل جانے کے بعد یہ دور دیکھا ہے جس میں ۷۰۶ھ میں بنی مرین کی دوسری حکومت میں تلمسان برباد ہوا اور اس زناتی قبیلے کے درمیان اس کی پیروی کرنے اور اس پر حملہ کرنے کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہو گیا۔ ان میں سے بعض اسے نبی اور ولی خیال کرتے تھے اور دیگر لوگ اسے کاہن شیطان کہتے تھے اور ہم واضح طور پر اس کے صحیح حالات سے آگاہ نہیں ہوئے۔

والله سبحانه و تعالىٰ اعلم لا رب غيرهٗ

فصل

بطون زناتہ میں سے بنی وارکلا اور صحرائے افریقہ میں ان کی طرف منسوب شہر کے حالات اور ان کی گردشِ احوال

بنو وارکلا' زناتہ کا ایک بطن ہیں اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ فرنی بن جانا کی اولاد میں سے ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے اور الدیرت' مرنجیعہ' سبرترہ اور نمالہ ان کے بھائی ہیں اور اس زمانے میں ان میں سے بنو وارکلا مشہور و معروف ہیں ان کا گروہ تھوڑا ہے اور ان کے مواطن' الزاب کے سامنے ہیں اور انہوں نے ایک شہر کی حد بندی کی جو اس زمانے تک ان کے نام سے مشہور ہے اور وہ بسکرہ سے آٹھ دن کی مسافت پر قبلہ سے دائیں جانب مغرب کی طرف ہے' وہاں پر انہوں نے ایک دوسرے کے بالمقابل ایک ہی نقشے کے مطابق محلات بنائے پھر ان کی آبادی بڑھ گئی تو وہ مل کر شہر بن گئے اور وہاں پر ان کے ساتھ مفرادہ میں سے بنی زنداک کی ایک جماعت بھی تھی جن کے پاس ۳۲۵ھ میں ابو یزید النکاری گرفتاری سے بچنے کے لئے فرار ہو کر گیا تھا اور ایک سال تک ان کے درمیان ٹھہرا رہا اور مسیلہ کی جانب سالات میں بنی برزال اور جبل اوراس میں بربری قبائل کے پاس آتا جاتا رہا اور انہیں النکاریہ مذہب کی طرف دعوت دیتا رہا یہاں تک کہ اور اس کی جانب کوچ کر گیا اور اس شہر کی آبادی بڑھ گئی اور جب ہلالیوں نے مضافات میں ان پر غلبہ پایا اور اشبج کو القلعہ اور الزاب کے مضافات مخصوص کر دیئے تو بنو وارکلا اور بہت سے زناتی سواروں نے وہاں پناہ لے لی۔

امیر ابوزکریا بن ابی حفص کی خودمختاری: اور جب امیر ابوزکریا بن ابی حفص افریقہ کا خودمختار حاکم بن بیٹھا ابن غانیہ کے پیچھے اس کے نواح میں گھوماتو اس شہر سے بھی گزرا تو یہ اُسے بہت اچھا لگا تو اُس نے اس کو شہر بنانے میں بہت زحمت اٹھائی اور اس کی قدیم مسجد اور اس کی بلند اذان گاہ کی حد بندی کی اور اس پر پتھر میں اپنا نام اور اس کی تاریخ بنیاد لکھی اور اس زمانے میں یہ شہر الزاب سے صحرائی بیابان کے سفر میں داخل ہونے کا دروازہ ہے جو بلادِ سوڈان کی طرف پہنچاتا ہے جہاں پر اس میں داخل ہونے والے تاجر اپنے سامان کے ساتھ قیام کرتے ہیں اور اس زمانے میں اس کے باشندے بنووارکلا اور ان کے بھائیوں بنی یفرن اور مغراوہ کی اولاد میں سے ہیں اور ان کا سردار سلطان کے نام سے معروف ہے جس کی شہرت ان کے درمیان بہت اچھی ہے اور اس دَور میں اس کی حکومت بنی ابوعبدل کے ساتھ مخصوص ہے' ان کا خیال ہے کہ وہ بنی داکین سے ہیں جو بنی وارکلا کا ایک گھرانہ ہے۔

اور اس دور میں ابوبکر بن موسیٰ بن سلیمان' بنی ابوعبدل سے ہے اور ان کی ریاست اس جگہ سے قبلہ کی جانب بیس مراحل تک سیدھی چلی جاتی ہے اور تھوڑی سی مغرب کی جانب مڑتی ہے جو تکرت شہر سے قریب ہی ہے جو ملثمین کے وطن کا دارالخلافہ اور سوڈان کے حجاج کے سواریوں کی جگہ ہے ضہاجہ میں سے ملثمین نے اس کی حد بندی کی اور وہی اس زمانے میں اس کے باشندے ہیں اور ان کے گھرانوں میں سے ایک امیر نے اس کا ساتھ دیا جسے وہ سلطان کے نام سے پہچانتے ہیں' اس کے اور الزاب کے امیر کے درمیان مراسلت اور تحائف کا تعلق پایا جاتا ہے۔

میں ۷۵۴ھ میں سلطان ابوعنان کے زمانے میں بعض حکومتی مقاصد کے پیش نظر بسکرہ آیا تھا اور میں نے حاکم تکرت کے ایلچی سے امیر بسکرہ یوسف بن مزنی کے پاس ملاقات کی تھی اور اس نے مجھے اس شہر کی آبادی میں اضافے اور مسافروں کے گزرنے کے بارے میں اطلاع دی تھی اور اس نے مجھے بتایا کہ اس سال مشرق کے تاجروں میں سے مالی شہر کی جانب جو مسافر ہمارے پاس سے گزرے ہیں ان کی سواریاں بارہ ہزار اونٹنیوں پر تھیں اور اس کے علاوہ بھی اس نے مجھے بتایا کہ ہر سال یہی ہوتا ہے اور یہ شہر مالی کے سلطان کی اطاعت میں ہے جو سوڈانی ہے اور بقیہ صحرائی علاقے اس زمانے میں ملثمین کے نام سے مشہور ہیں۔

فصل

بطون زناتہ میں سے دمر اور ان میں سے اندلس میں حکمران بننے والوں کے حالات اور اس کا آغاز وانجام

بنو دمرٔ زناتہ میں سے ہیں اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ ورسیک بن الدیرت بن جانا کی اولاد میں سے ہیں اور ان کے قبائل بہت سے ہیں اور افریقہ میں ان کے مواطن طرابلس کے پہاڑوں اور نواح میں ہیں اور ان میں سے کچھ افریقی عربوں میں سے ہیں جو سفر کرتے رہتے ہیں۔

بنو ورغمسہ : اور ان بنی دمر کے بطون میں سے بنو ورغمسہ بھی ہیں جو اس زمانے میں اپنی قوم کے ساتھ جبال طرابلس میں رہتے ہیں اور اسی طرح ان کے بطون میں سے ایک بطن بہت وسیع ہے جس کے بہت سے قبائل ہیں اور وہ بنو ورنید ین ابن وانتن بن واردیرن بن دمر دان ہیں اور ان کے قبائل میں سے بنی ورتانین بنی عزرول اور بنی تفورت ہیں اور بسا اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قبائل بنی ورنیدین کی طرف منسوب نہیں ہوتے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

بنی ورنیدین : اور اس زمانے میں بنی ورنیدین کی اولاد تلمسان پر جھانکنے والے پہاڑ میں رہتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے سامنے کے میدان میں رہتی تھی پس بنو راشد نے ان سے اس وقت مڈبھیڑ کی جب انہوں نے ان کو ان کے صحرائی شہروں سے اتل کی طرف جلاوطن کیا تھا اور ان میدانوں میں ان پر غالب آ گئے تھے پس وہ اس پہاڑ کی طرف چلے آئے جو اس عہد میں ان کے نام سے مشہور ہے اور تلمسان پر جھانکنے والا ہے۔

جن دنوں زناتہ باقی ماندہ بربر المنتصر کی دعوت سے وابستہ تھے اس وقت بنی دمر کے سرداروں اور جنگجو جوانوں میں سے کچھ لوگ اندلس گئے تھے اور سلطان نے انہیں اپنی فوج میں شامل کر لیا تھا اور اس کے بعد منصور بن ابی عامر نے اپنے معاملے میں ان سے مدد مانگی اور المستعین نے ان کے ذریعے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔

المستعین کے خلاف بربریوں کی جتھہ بندی : اور جب بربری المستعین اور اس کے بعد بنی حمود کے خلاف جتھہ بند ہو گئے تو انہوں نے اُندلس کی عرب فوجوں سے مقابلہ کیا اور ان کے درمیان طویل جنگ نے خلافت کی لڑی کو بکھیر دیا اور جماعت کی شیرازہ بندی کو منتشر کر دیا اور انہوں نے حکومت کی مقبوضہ زمینیں اور مضافات کی حکومتیں باہم تقسیم کر لیں۔

نوح الدمری : اور ان کے جوانوں میں سے نوح الدمری بھی تھا جو منصور کے عظیم اصحاب میں شامل تھا جسے المستعین نے

موروراورارکش کے مضافات کا حاکم مقرر کیا تھا' اس نے ۴۰۴ھ میں وہاں پر جنگ کے دوران اپنی خودمختار حکومت قائم کر لی اور خود وہاں کا حاکم بن بیٹھا یہاں تک کہ ۴۳۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابومناد محمد بن نوح کو حاکم مقرر کیا جس نے حاجب کا لقب اختیار کیا اور غرب اندلس میں اس کے اور ابن عباد کے درمیان ایک معاملہ چل رہا تھا۔

المعتضد گرفتاری: اور المعتضد اپنے ایک سفر میں ارکش کے قلعے کے پاس سے گزرا اور اس نے پوشیدہ طور پر اس کا چکر لگایا تو ابن نوح کے ایک ساتھی نے اسے گرفتار کر لیا اور اُسے اس کے پاس لایا تو اس نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی عزت کی جس نے اسے احسان خیال کیا اور یہ ۴۴۳ھ کا واقعہ ہے پس وہ اپنے دارالسلطنت کو چلا گیا اور اس کے بعد اس نے ان بربری بادشاہوں کی دوستی کی طرف رجوع کیا جو اس کے اردگرد رہتے تھے اور اس نے اس ابن نوح کے لئے ارکش اور مورور کے کارنامے پر وہ چیزیں مباح کر دیں جو انہوں نے اس کے لئے مباح کی تھیں پس وہ سب اس کے مخلص دوست بن گئے یہاں تک کہ اس نے اس کے بعد ان کو ۴۴۵ھ میں ایک حوض کی طرف بلایا اور اپنے مضافات کے خاص باشندوں کو خصوصی دعوت دی اور اُسے حمام میں داخل ہونے کے لئے مخصوص کیا جو اس نے ان کی حد درجہ تکریم کے لئے تیار کیا تھا اور ابن نوح ان میں سے اس کے پاس پیچھے رہ گیا پس جب وہ حمام کے اندر چلے گئے تو اس نے اسے ان پر بند کر دیا اور اس نے ہوا کے راستے بھی بند کر دیئے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گئے اور ابن نوح اپنے گزشتہ احسان کی وجہ سے بچ گیا اور اس نے اسی وقت ان لوگوں کو بھیج دیا جنہوں نے ان کے قلعوں کو قبضے میں لے لیا پس اس نے انہیں اپنے مضافات میں شامل کر لیا جن میں رندہ' شریش اور اس کے بقیہ مضافات شامل تھے' اس کے بعد ابومناد ابن نوح کی وفات ہو گئی اور اس کا بیٹا ابوعبداللہ حکمران بن گیا اور ہمیشہ ہی المعتضد اسے تنگ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ ۴۵۸ھ میں حکومت سے الگ ہو گیا تو اس نے اسے اپنی عملداری میں شامل کر لیا اور محمد ابی مناد اس کے پاس چلا گیا یہاں تک ۴۶۸ھ میں فوت ہو گیا اور بنی نوح کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ والبقاء لله وحدہ سبحانہ

ابوعبداللہ بن الحاجب ابی مناد محمد بن نوح الدمری

فصل

بنی دمر کے بطن' بنی برزال کے حالات اور اُندلس میں قرموتہ اور اس کے مضافات میں ان کا حال اور آغاز و انجام

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ بنی برزال' ورنیدین بن واتن بن واردیرن بن دمر کی اولاد میں سے ہیں اور بنو

یصدرین، بنوصمغان اور بنو یطوفت ان کے بھائی ہیں یہ بنی برزال، افریقہ میں رہتے تھے اور ان کے مواطن جبل سالات اور اس کے قرب و جوار کے مسیلہ کے مضافات میں تھے اور انہیں عددی برتری اور غلبہ حاصل تھا اور وہ خوارج کے فرقوں میں سے نکاریہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور جب ابو یزید' اسماعیل منصور کے آگے بھاگا اور اسے اطلاع ملی کہ محمد بن خزر اس کی گھات میں ہے تو اس نے سالات میں پناہ لینے کا ارادہ کیا اور اس کی طرف چلا گیا اور منصور کی فوجوں نے اسے تنگ کر دیا تو وہ وہاں سے کتانہ چلا گیا۔ اس کے حالات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں پھر بنی برزال شیعہ کی اطاعت اور مسیلہ اور الزاب کے حاکم جعفر بن علی بن حمدون کی دوستی پر قائم ہو گئے یہاں تک کہ اس کے پیروکار بن گئے۔

جعفر بن معد کی بغاوت: اور جب ۳۶۰ھ میں جعفر بن معد نے بغاوت کی تو یہ بنی برزال اس کے خواص میں شامل تھے اور یہ الحکم المستنصر کے زمانے میں اس کے ساتھ سمندر پار کر کے اندلس چلے گئے تو اس نے ان کو ملازمت دے دی اور انہیں اپنی فوج کے ان دستوں میں شامل کر لیا جن دنوں فوج میں منسلک قبائل زناتہ اور باقی ماندہ بربری دعوت اموی سے وابستہ ہو رہے تھے اور اس کی خاطر ادارسہ سے جنگ کر رہے تھے پس یہ سب کے سب اندلس میں ٹھہر گئے اور ان میں سے بنی برزال کو غلبہ اور مشہور تونگری حاصل تھی۔

منصور بن ابی عامر کی خود مختاری: اور جب منصور ابن ابی عامر نے اپنے خلیفہ ہشام کے مقابلہ میں خود مختاری کا ارادہ کیا اور اس نے حکومت کے آدمیوں اور حکمرانوں سے برا منانے کی توقع کی تو اس نے بنی برزال اور دیگر بربریوں پر بہت احسانات کئے جس سے اس کی حکومت اور قوت مضبوط ہو گئی یہاں تک کہ اس نے حکومت کے آدمیوں کو حقیر کر دیا اور اس کے نشانات مٹا دیئے اور اپنی حکومت کے ارکان کو مضبوط کر دیا۔

جعفر بن یحییٰ کا قتل: پھر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے ان کے حاکم جعفر بن یحییٰ کو ان کے ساتھ دھڑے بندی کرنے اور اس کے بعد ان کے مائل ہو جانے کے خوف سے قتل کر دیا پس وہ اس کے دھڑے بند ہو گئے اور وہ انہیں نمایاں ریاستوں اور بلند و بالائی عملداریوں میں عامل مقرر کرتا تھا اور بنی برزال کے اعیان میں سے ایک اسحاق بھی تھا جسے اس نے قرمونہ اور اس کے مضافات کا والی بنایا اور وہ بنی عامر کے دور میں لگاتار وہاں کا والی رہا اور المستعین نے اسے برابرہ کے ساتھ اپنی جنگ میں از سر نو وہاں کا والی مقرر کیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ وہاں کا والی بنا۔

قرطبہ سے بنی حمود کی حکومت کا خاتمہ: اور جب قرطبہ سے بنی حمود کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور اس کے باشندوں نے ۴۱۴ھ میں قاسم مامون کو وہاں سے کوچ کروا دیا تو اس نے اشبیلیہ جانے کا ارادہ کیا جہاں پر اس کا نائب محمد بن ابی زیری جو سرکردہ بربریوں میں سے تھا موجود تھا اور قرمونہ میں عبداللہ بن اسحاق برزالی موجود تھا پس قاضی ابن عباد نے ان دونوں سے قاسم کی اطاعت چھوڑنے اور اسے ان دونوں عملداریوں میں آنے سے روکنے کے لئے خفیہ طور پر مشورہ کیا تو ان دونوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا پھر اس نے عبداللہ بن اسحاق کی جانب سے خفیہ طور پر اسحاق کو انتباہ کیا تو قاسم ان دونوں عملداریوں سے انحراف کر کے شریش کی طرف چلا گیا اور ان میں ہر کوئی اپنی عملداری میں خود مختار بن بیٹھا۔

عبداللہ کی وفات: پھر اس کے بعد عبداللہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محمد حکمران بنا' اس کے اور المعتمد کے درمیان جنگ ہو

گئی اور یحیٰی بن علی بن حمود نے ۴۱۸ھ میں اشبیلیہ کی جنگ میں اس کے خلاف مدد دی پھر اس کے بعد ابن عباد کے ......
ساتھ اس کا اتفاق ہو گیا اور اس نے عبداللہ بن افطس کے خلاف اس کی مدد کی اور ان دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ابن افطس کے خلاف اس کی مدد کی اور ان دونوں کے درمیان جو جنگ ہوئی اس میں ابن افطس کو شکست ہوئی اور اس کے بیٹے مظفر کو فوج کے سالار نے محمد بن عبداللہ بن اسحاق کے قبضہ میں دے دیا اس کے بعد اس نے اس پر احسان کر کے اسے آزاد کر دیا۔

محمد بن اسحاق اور المعتضد کے درمیان جنگ: پھر محمد بن اسحاق اور المعتضد کے درمیان جنگ ہوئی اور اسماعیل بن المعتضد نے سواروں اور پیادوں کو کمین گاہوں میں بٹھانے کے بعد ایک دن قرموتہ پر حملہ کر دیا اور محمد اپنی قوم کے ساتھ سوار ہو کر اس کے پاس گیا تو اسماعیل نے بھاگنے کا بہانہ کر کے اس پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ وہ کمین گاہوں تک پہنچ گئے تو انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور محمد برزالی کو قتل کر دیا یہ ۴۳۴ھ کا واقعہ ہے۔

اور اس کے بیٹے العزیز بن محمد نے حکومت سنبھال لی اور اپنے عہد کی پارٹیوں کے ملوک کو خوش کرنے کے لئے المستظہر کا لقب اختیار کیا اور المعتضد آہستہ آہستہ مغربی اندلس پر غالب آتا گیا یہاں تک کہ اس نے اسے قرموتہ کی عملداری میں تنگ کر دیا اور اس سے اسحہ اور مورو کو حاصل کر لیا پھر ۴۵۹ھ میں العزیز اس کے حق میں قرموتہ سے دستبردار ہو گیا اور المعتضد نے اسے اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا اور اُندلس سے بنی برزال کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا پھر اس کے بعد ان کا قبیلہ بھی جبل سالات میں ختم ہو گیا اور وہ گزشتہ لوگوں میں سے ہو گئے۔ والبقاء للہ وحدہ سبحانہ

العزیز محمد بن عبداللہ بن اسحاق البرزالی

فصل

طبقہ اولیٰ میں سے بنی دماتو اور بنی یلومی کے حالات اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت وسلطنت حاصل تھی اس کا آغاز و انجام

یہ دونوں قبیلے زناتہ کے قبائل میں سے ہیں اور طبقہ اولیٰ کے توابع میں سے ہیں ہمیں جانا تک ان دونوں کے نسب کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا مگر ان دونوں کے نساب اس امر پر متفق ہیں کہ یلومی اور رتاجن جسے ابومزین کہتے ہیں دونوں بھائی ہیں اور مدیون ان دونوں کا ماں جایا بھائی ہے یہ بات ان کے کئی نسابوں نے بیان کی ہے اور اس زمانے میں بنومزین ان کو اس نسب سے پہچانتے ہیں اور ان کی دھڑے بندی کو ضروری قرار دیتے ہیں اور یہ دونوں قبیلے زناتہ کے بطون میں سے بہت

زیادہ بطون والے اور بہت شوکت والے ہیں اور ان سب کے مواطن' مغرب اوسط میں ہیں۔

اور ان میں سے بنی دماتو' وادی منیاس اور مرات سے مشرق کی جانب اور اس کے قریب شلب کے نشیب میں رہتے ہیں اور بنو یلومین اس سے مغربی کنارے پر جعبات' بطحاء' سبد' سیرات' جبل ھوارہ اور بنی راشد میں مقیم ہیں اور کثرت و قوت میں مفرادہ اور بنی یفرن کو ان پر تقدم حاصل ہے اور جب مغرب اوسط میں بلکین بن زیری نے مفرادہ اور بنی یفرن پر قبضہ حاصل کیا تو انہیں مغرب اقصیٰ کی طرف نکال دیا اور یہ دونوں قبیلے اپنے مواطن میں مقیم رہے اور ضہاجہ نے انہیں اپنی جنگوں میں استعمال کیا اور جب مغرب اوسط سے ضہاجہ کی حکومت کے سائے سکڑنے لگے تو یہ ان کی اپنی بڑائی جتانے لگے۔

الناصر بن علناس: اور الناصر بن علناس صاحب القلعہ اور بجایہ کی حد بندی کرنے والے نے بنی دماتو کو دوستی کے لئے خاص کر لیا تو یہ یلومی کو چھوڑ کر اس کی قوم کے پیروکار بن گئے اور بنی دماتو کی حکومت انہی کے ایک گھرانے میں تھی جو بنی ماخوخ کے نام سے معروف تھے اور منصور بن الناصر نے ماخوخ کی ایک بہن سے شادی کر لی اس طرح انہیں حکومت میں مزید حکمرانی حاصل ہوگئی۔

تلمسان پر مرابطین کا قبضہ: اور جب مرابطین نے ۴۷۲ھ میں تلمسان پر قبضہ کیا اور یوسف بن تاشفین نے اپنے عامل محمد بن تنیعمر کو وہاں بھیجا تو اس نے منصور کے شہروں اور مضافات پر قبضہ کر لیا یہاں تک کہ اس نے الجائر سے جنگ کی اور فوت ہوگیا تو تاشفین نے اس کے بھائی کو اس کی عملداری پر عامل مقرر کر دیا تو اس نے اشیر سے جنگ کر کے اُسے فتح کر لیا' ان دونوں قبیلوں نے اس کی جو امداد کی اس نے منصور کو بعد میں غضب ناک کر دیا اور اس نے ضہاجہ کی فوجوں میں سے بنی دماتو کو منصور کے خلاف اُکسایا جسے مافوخ نے اپنی بہن بیاہ دی تھی پس اس نے اسے شکست دی اور شکست کھا کر بجایہ کی جانب جاتے ہوئے اس کا تعاقب کیا اور اسے محل میں داخل ہوتے وقت قتل کر دیا' اسے اس کی بیوی نے دل ٹھنڈا کرنے کے لئے قتل کیا جو مافوخ کی بہن تھی پھر وہ فوجوں کے ساتھ تلمسان کی طرف گیا اور اثبج' ریاح زغبہ کے عرب اور اس کے ساتھ شامل ہونے والے زناتہ اکٹھے ہوگئے اور ۴۸۶ھ کا مشہور معرکہ ہوا' جس میں ابن تنیعمر المسوفی شہر پر قبضہ کرنے کے بعد بھی زندہ رہا جیسا کہ ہم ضہاجہ کے حالات میں اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

پھر منصور فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا العزیز حکمران بنا اور مافوخ نے اپنی حکمرانی اُسے دے دی اور العزیز نے بھی اس کی بیٹی سے رشتہ کیا اور اس نے اسے اس کے ساتھ بیاہ دیا اور مغرب اوسط کے نواح میں' صحرائی لوگ طاقت ور ہوگئے اور دونوں قبیلوں بنی دماتو اور بنی یلومی کے درمیان جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور ان کے درمیان کئی معرکے ہوئے اور ماخوخ فوت ہوگیا اور اس کی قوم کی حکومت کو اس کے بیٹوں تاشفین علی اور ابوبکر نے سنبھالا اور زناتہ ثانیہ کے قبیلوں نے جو بنی عبدالواد' توجین اور بنی راشد میں سے تھے اور مفرادہ میں سے بنی درسفان نے ان کی مدد کی اور بعض اوقات بنو مزین نے' قرب مواطن کی وجہ سے اپنے بھائی بنی یلومی کی مدد کی۔ مگر اس زمانے میں زناتہ ثانیہ ان دونوں قبیلوں سے مغلوب تھے اور ان کی امارت ان کے ماتحت تھی یہاں تک کہ موحدین کی حکومت آ گئی۔

عبدالمؤمن کی مغرب اوسط پر چڑھائی: اور عبدالمؤمن نے تاشفین بن علی کی اتباع میں مغرب اوسط پر چڑھائی کی

اور بنی دماتو میں سے ابوبکر بن ماخوخ اور یوسف بن زید نے اس کی اطاعت کرنے میں پیشقدمی کی اور سبزہ زار زمین میں اس کے پاس چلے گئے تو اس نے ابن داندین کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ موحدین کی فوج بھیج دی تو انہوں نے بنی یلومی اور بنی عبدالواد کے علاقے میں خوب خونریزی کی اور ان کا فریادی تاشفین بن علی بن یوسف کے پاس گیا تو اس نے فوجوں کے ساتھ انہیں مدد دی اور انہوں نے منداس میں پڑاؤ کیا اور مغراوہ میں سے بنو ورسفان اور بنی بادین میں سے بنی توجین' بنی یلومی کے واسطے اکٹھے ہو گئے اور بنوعبدالواد اور ان کا سردار حمامہ بن مظہر اور بنی مزین میں سے بنو یکتاسن بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔

بنی دماتو پر حملہ: انہوں نے بنی دماتو پر حملہ کر کے ابوبکر کو چھ سو آدمیوں سمیت قتل کر دیا اور ان کی غنائم حاصل کیں اور موحدین اور بنی دماتو کی ایک جماعت جبل سیرات میں قلعہ بند ہو گئی اور تاشفین بن علی فریادی بن کر عبدالمؤمن کے پاس گیا اور ان کے ساتھ مل کر آیا یہاں تک کہ تاشفین بن علی تلمسان آیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ جب وہ اس کے پیچھے دہران کی طرف گیا تو شیخ ابوحفص' موحدین کی فوجوں کے ساتھ بلاد زناتہ کی طرف گیا تو انہوں نے ان کے علاقے کے وسط میں منداس میں پڑاؤ کیا اور ان میں خوب خونریزی کی یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور دعوت میں داخل ہو گئے اور وہ دہران کے محاصرہ سے عبدالمؤمن کے پاس اس کے مقام پر گیا اور ان کے لیڈر شیخ بن یلومی سید الناس بن امیر الناس اور شیخ بنی عبدالواد حمامہ بن مظہر اور شیخ بنی توجین عطیہ الحیو وغیرہ تھے تو اس نے ان کو خوش آمدید کہا۔

زناتہ کی بغاوت: پھر اس کے بعد زناتہ نے بغاوت کر دی اور بنی یلومی' جعبات میں اپنے قلعے میں قلعہ بند ہو گئے اور ان کا شیخ سید الناس اور مدرج جو سید الناس کے بیٹے تھے وہ بھی ان کے ساتھ تھے پس موحدین کی فوجوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان پر غالب آ گئے اور انہیں مغرب کی طرف واپس بھیج دیا اور سید الناس مراکش میں اترا۔ اور وہیں پر عبدالمؤمن کے عہد میں اس کی وفات ہوئی اور اس کے بعد بنو ماخوخ بھی فوت ہو گئے۔

بنو یلومی اور بنو توجین کا جھگڑا: اور جب ان دونوں قبیلوں کے امیر نے بغاوت کی تو بنو یلومی نے ان عملداریوں میں بنو توجین سے کشاکش کی اور اس کے اردگرد کے علاقے کے بارے میں ان سے جھگڑا کیا پھر اس کی اطراف میں ان سے جنگ کی اور بنی توجین کے شیخ عطیۃ الحیو نے ان کا کام سنبھال لیا اور اس کی قوم میں سے بنی منکوش بھی اس کے ساتھ اس جنگ کی آگ میں داخل ہو گئے اور انہوں نے ان کے مواطن میں ان پر غلبہ پا لیا اور انہیں رام کر لیا اور انہیں ان کی قیام گاہوں میں ان کا پڑوسی بنا دیا اور موحدین کی دوستی اور مخالفت کی وجہ سے بنو عبدالواد اور توجین ان دونوں قبیلوں وغیرہ پر غالب آ گئے پس ان کی حالت بگڑ گئی اور ان کا قیطون ان زناتہ میں بکھر گیا جو بنی عبدالواد اور توجین میں سے ان کے اوطان کے وارث ہوئے تھے۔ والبقاء اللہ سبحانہ۔

بنی دماتو کا بطن بنو یامدس: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لوگ مغراوہ میں سے ہیں اور ان کے مواطن مغرب اقصیٰ اور اوسط کی جانب اس دشوار گزار پہاڑ کے پیچھے ہیں جو اپنی آبادی کی وجہ سے انہیں گھیرے ہوئے ہے اور جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور انہوں نے اپنے مواطن میں قلعے اور محلات کی حد بندی کی اور وہاں کھجوروں' انگوروں اور دیگر پھلوں کے باغات

بنائے اوران میں سے کچھ باغات سجلماسہ کی جانب تین مراحل پر واقع ہیں جسے وطن توات کہتے ہیں اس میں متعدد محلات ہیں جو دوسو کے قریب ہیں جو مشرق سے مغرب کو جاتے ہیں اور آخری باغ مشرق کی جانب ہے جسے تمنطیت کہتے ہیں اور یہ ایک شہر ہے جو آبادی سے بھر پور ہے اور اس زمانے میں مغرب سے سوڈان کے شہر مالی کی طرف آنے والے تاجروں کی فرودگاہ ہے اور شہر سے اس تک اور اس کے اور مالی کے علاقے کی سرحد کے درمیان ایک راہ ناآشنا جنگل ہے جس میں جانے والا کوئی شخص ملثمین کے خبیر راہ نما کے بغیر جو اس ویرانے میں سفر کرتے رہتے ہیں' راستہ معلوم نہیں کر سکتا اور تاجر لوگ راہ نما کو بہت سی شروط کے ساتھ ان کے راستے سے کرائے پر حاصل کرتے ہیں اور سوس کے جنگل سے مغرب کی جانب بلند محلات کا ایک شہر بودی ہے جو مالی کے مضافات کی آخری سرحد ولاتن تک سوار ہونے کی جگہ ہے' پھر جب سوس کے صحرائی لوگ اس کے راستوں پر غارت گری کرنے لگے اور اس کے مسافروں سے الجھنے لگے تو انہوں نے اسے ترک کر دیا اور تمنطیت کے بالائی علاقے کے ایک راستے سے ملک سوڈان کو جانے لگے اور ان محلات سے تلمسان کی جانب دس مراحل کے فاصلے پر بیکارین کے بہت سے محلات ہیں جو ایک مغرب سے مشرق کی طرف جانے والی وادی میں ایک سو کے قریب ہیں جو بہت آباد اور باشندوں سے اٹے ہوئے ہیں اور صحرا میں ان عجیب وغریب محلات کے اکثر باشندے بنو یادس ہیں اور ان کے ساتھ بربر کے بقیہ قبائل وتطفیر مصاب' بنی عبدالواد اور بنی مزین بھی رہتے ہیں جو بڑی تعداد اور ساز وسامان والے ہیں اور احکام اور ٹیکسوں کی ذلت سے دُور ہیں اور ان میں پیادہ اور سوار بھی ہیں اور ان کی اکثر معاش کچی کھجوریں ہیں اور ان میں بلادِ سوڈان کی طرف جانے والے تاجر بھی ہوتے ہیں اور ان کے تمام مضافات عربوں کی جولانگاہ ہیں' جو عبیداللہ سے مخصوص ہیں جنہیں اس نے سفر کے لئے معین کیا ہے اور بسا اوقات بنو عامر بن زغبہ بھی نیکرارین میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں' جہاں بعض سالوں میں ان کے چراگاہیں تلاش کرنے والے پہنچ جاتے ہیں۔

عبیداللہ: اور عبیداللہ نے ان کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ہر سال توات کے محلات اور تمنطیت شہر کی طرف سردیوں کا سفر کیا کریں اور ان کے چراگاہوں کے متلاشیوں کے ساتھ تاجروں کے قافلے شہروں اور ٹیلوں سے نکلتے یہاں تک کہ تمنطیت میں اتر پڑتے پھر وہاں سے بلادِ سوڈان میں چلے جاتے ہیں اور ان صحرائی بلاد میں جاری پانی کے حصول میں ایک عجیب بات پائی جاتی ہے جو مغرب کے ٹیلوں میں نہیں پائی جاتی اور وہ یہ ہے کہ ایک بہت گہری تہ والا کنواں کھودا جاتا ہے اور اس کی اطراف کو بنایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ کھدائی سے ٹھوس پتھروں تک پہنچ جاتی ہیں جنہیں کدالوں اور کلہاڑیوں سے گھڑا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کا جسم نرم پڑ جاتا ہے پھر کام کرنے والے اوپر آ جاتے ہیں اور اس پر لوہے کا ٹکڑا پھینکتے ہیں جو پانی کے اوپر اس کی سطح کو توڑ دیتا ہے اور وہ اُوپر چڑھتا آتا ہے اور کنواں بہتا ہوا سطح زمین پر آ جاتا ہے اور ان کا خیال ہے کہ بسا اوقات ہر چیز سے اپنی سرعت میں بڑھ جاتا ہے اور یہ عجیب بات توات' تیکرارین اور وارکلا اور ریغ کے محلات میں بھی پائی جاتی ہے اور دنیا ابوالعجائب ہے واللہ الخلاق العلیم یہ زناتہ کے طبقہ اولیٰ کے بارے میں آخری بات ہے اب ہم طبقہ ثانیہ کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی حکومت اس عہد تک قائم ہے۔

فصل

زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے حالات اوران کے انساب وقبائل کا تزکرہ اوران کا آغاز وانجام

زناتہ کے طبقہ اولیٰ سے حکومت کے خاتمہ سے قبل جوضہاجہ اوران کے بعد مرابطین کے ہاتھوں میں تھی' ہم قبل ازیں بہت گفتگو کر چکے ہیں کہ ان اقوام کی دھڑے بندی ان کی حکومت کے خاتمہ سے منتشر ہو چکی تھی اوران میں سے کچھ بطون باقی رہ گئے تھے جنہوں نے حکومت کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی اور نہ ہی وہ خوشحالی کے قابل تھے پس وہ مغربین کے اطراف میں اپنی قیام گاہوں میں اقامت پزیر ہو گئے اوروہ جنگل اور ٹیلوں کی دونوں جانب چراگاہیں تلاش کرتے آتے تھے اور حکومتوں کا حق اطاعت ادا کرتے تھے اوروہ زناتہ کی پہلی قوموں کی اولاد پر غالب آ گئے حالانکہ اس سے قبل وہ ان سے مغلوب تھے' پس انہیں غلبہ اور دبدبہ حاصل ہو گیا اور حکومتوں کو ان کی مدد کرنے اوران سے دوستی کرنے کی ضرورت ہوئی یہاں تک کہ موحدین کی حکومت ختم ہو گئی تو انہوں نے حکومت کی طرف گردن بلند کر کے دیکھا اوراپنے باشندوں کے ساتھ مل کر اس میں اپنا حصہ مقرر کیا اورانہیں حکومتیں حاصل ہوئیں جن کا ہم ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اوراس طبقہ کے اکثر لوگ بنی واسین بن یصلتن سے تھے جو مفراوہ اور بنی یفرن کے بھائی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی دانتن بن ورسیک بن جانا سے ہیں جو منسارہ اور ناجدہ کے بھائی ہیں اوران انساب کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اوران بنی واسین میں سے کچھ لوگ قسطیلہ شہر میں رہتے تھے۔

ابویزید النکاری: اورابن الرقیق نے بیان کیا ہے کہ جب ابویزید النکاری' جبل اوراس پر غالب آیا تو اس نے انہیں توزر کے بارے میں لکھا اورانہیں اس کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے ۳۳۳ھ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور بعض اوقات ان کے کچھ لوگ اس عہد میں الحامہ شہر میں بھی رہتے تھے جو بنی ورتاجن کے نام سے مشہور تھے جو ان کا ایک بطن ہے اوران کی اکثریت ہمیشہ مغرب اقصیٰ میں ملویہ اور جبل راشد کے درمیان رہی ہے۔

موسیٰ بن العافیہ: اورموسیٰ بن ابی العافیہ نے اپنے خط میں الناصر اموی کو اس جنگ کے بارے میں بتایا وہ ابوالقاسم شیعی کے غلام میسور اوراس کے ساتھی زناتہ قبائل سے گزر رہا تھا پس اس نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان میں ملویہ کا بھی ذکر کیا ہے اور قبائل بنی واسین' بنی یفرن' بنی یرناتن' بنی ورغت اور مطماطہ میں سے صرف بنی واسین کا ذکر کیا ہے کیونکہ حکومت سے قبل یہ مواطن' ان کے مواطن میں سے تھے۔

اس طبقہ کے بطون: اس طبقہ کے بطون میں سے بنومرین ہیں جو اُن سے زیادہ تعداد اور مضبوط سلطنت اور بڑی حکومت

والے تھے اوران میں سے بنوعبدالواد بھی ہیں جو کثرت وقوت میں ان کے بعد ہیں اوراسی طرح ان کے بعد بنوتوجین ہیں جو اس طبقہ میں صاحبِ حکومت ہیں اوران میں بنی یادین کے بھائی بنوراشد بھی ہیں جن کے پاس کوئی حکومت نہیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے اوراسی طرح ان میں صاحبان حکومت بھی ہیں جوان کے نسب سے نہیں' جومفراوہ کی اولاد میں سے وادی شلب میں ان کے پہلے مواطن میں رہتے ہیں پس ان کی پہلی قوم کے خاتمہ کے بعدان میں حکومت کی رگیں حرکت کرنے لگیں توانہوں نے اس قوم کے ساتھ اس کی رسی میں باہم کشاکش کی اورانہیں اپنے مواطن میں حکومت حاصل تھی جیسا کہ ہم اس کا ذکرکریں گے اوراس طبقہ میں ان کے بہت سے بطون ہیں جنہیں کوئی حکومت حاصل نہیں ہم ان کے قبائل کی تفصیل کے ساتھ ان کا ذکرکریں گے' ان کے سب قبائل زرجیک بن واسین سے نکلتے ہیں' جن میں سے بنویادین ابن محمد اور بنومرین بن ورتاجن بھی ہیں۔

بنوورتاجن : اور بنوورتاجن' ورتاجن بن ماخوخ ابن جرتج بن فاتن بن بدر یخفت بن عبداللہ بن ورتنیک بن المعز بن ابراہیم بن زرجیک کی اولاد سے ہیں۔

بنومرین : اور بنومرین بن ورتاجن کے متعدد قبائل اور بطون میں جیسا کہ ہم ابھی ذکرکریں گے یہاں تک کہ بنی ورتاجن کے بقیہ قبائل بکثرت ہوگئے اور بنوورتاجن بھی اپنے جملہ قبائل وشعوب میں شمار ہونے لگے۔

بنویادین : اور بنویادین بن محمد' زرجیک کی اولاد میں سے ہیں لیکن اب میں ذکرنہیں کروں گا کہ ان کا نسب کس طرح اس کے ساتھ ملتا ہے اوروہ بہت سے قبائل میں بٹ گئے ہیں جن میں سے بنوعبدالواد' بنوتوجین' بنومصاب اور بنوزروال بھی ہیں اوران سب کو یادین بن محمد کا نسب اکٹھا کرتا ہے اوراس محمد میں یادین اور بنوراشد اکٹھے ہوجاتے ہیں پھر محمد' ورتاجن کے ساتھ زرجیک بن واسین میں اکٹھا ہوجاتا ہے اور یہ سب کے سب زناتہ اولیٰ کے درمیان ان بطون وقبائل کے بڑھنے سے قبل بنی واسین کے نام سے مشہور تھے اورزمانے کے ساتھ ساتھ پھیلتے جاتے تھے اوران کے مغرب کی طرف آنے سے قبل ارض افریقہ' صحرائے برقہ اور بلادالزاب میں زناتہ اولیٰ کی اولاد میں سے کچھ گروہ رہتے تھے' ان میں سے کچھ غذامس کے محلات میں رہتے تھے جوسرت کی جانب دس مراحل پر ہے اورعہد اسلام سے اس کی حد بندی ہوچکی ہے یہ سرزمین کئی قلعوں اور محلات پر مشتمل ہے جن میں سے بعض بنی ورتاجن کے ہیں اور بعض بنی واطاس کے ہیں جو بنی مرین کا ایک قبیلہ ہے ان کا خیال ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے ان کی حد بندی کی ہے اوراس زمانے میں ان کی آبادی اور تمدن میں بہت اضافہ ہوچکا ہے کیونکہ یہ سوڈانی حجاج کی فرودگاہ بن چکے ہیں اورتاجر سبزہ زاروں اور ٹیلوں کو چھوڑ کر راستے میں حائل صحرائے ریگ کو طے کرکے مصر اوراسکندریہ کی طرف آرام کرنے کے لئے لوٹتے ہیں نیز یہ محلات اس جنگل میں داخلے کا دروازہ بن گئے ہیں۔

اور بنی ورتاجن میں سے ایک بہت بڑی قوم قابس کے مغرب میں الحامہ شہر میں رہتی ہے جس کے محافظ بہت ہیں اورانہیں بڑی قوت حاصل ہے اوراس کی آبادی کی زیادتی اوراس کے بازاروں کے چالو ہونے کی وجہ سے تاجر سامانوں کے ساتھ اس کی طرف سفر کرتے ہیں' اس زمانے میں بنی مرین اس سے محروم ہیں اوروہاں پر وہ لوگ رہتے ہیں جنہیں پناہ دی جاتی ہے وہ ٹیکس ادانہیں کرتے اور نہ تاوان کو برداشت کرتے ہیں گویا وہ اپنی قوت اور جنگجوئی اورعزت کی وجہ سے اس

سے آشنا ہی نہیں ہیں۔

اوران کا خیال ہے کہ ان کے اسلاف بنی ورتاجن نے اس کی حد بندی کی تھی اوران کی حکومت ان کے ایک گھرانے میں ہے جو بنی وشاح کے نام سے معروف ہے اور کبھی کبھی عہد خلافت اور حکومت کے دباؤ نے ان کے سرداروں پر فخر کیا پس یہ بھی ان باتوں سے مقابلہ کرتے رہے۔ جو عوام کو تکلیف دیتی ہیں جیسے معبودوں کا بنانا' اور عید کے روز بادشاہ کے لباس سے استہزاء کرتے ہوئے اور اطاعت کی عادت کو بھولتے ہوئے سلطان کے لباس میں باہر نکلتے' ان کے پڑوسیوں کی حالت یہ تھی کہ وہ توزر اور نفطہ کے رؤسا تھے اور اس استہزاء میں سب سے بڑھ کر یملال تھا جو توزر کا پیشرو تھا۔

بنی واسین: اور بنی واسین' مصاب کے محلات میں رہتے تھے جو قبلہ کی جانب جبل تیطر سے پانچ مراحل پر ہے اور مغرب میں بنی ریفہ کے محلات سے تین مراحل پر ریگزار سے ورے ہے اور یہ اس قوم کا نام ہے جنہوں نے ان کی حد بندی کی تھی اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے بنی یادین کے کچھ قبائل ان میں فروکش ہو گئے تھے اب انہوں نے ان کو پتھریلی زمین کے درمیان جو جمادہ کے نام سے معروف ہے العرق کے راستوں میں نہایت مضبوط طور پر بنایا ہے جس میں قبلہ کی جانب کچھ فراخ پر ان شہروں کے بارے میں دستاویز پڑی ہوئی ہے اور اس زمانے میں ان کے باشندے بنی عبدالواد سے بنی یادین' بنی توجین' مصاب اور بنی برزال اور وہ لوگ ہیں جو زناتہ کے قبائل میں سے آکر ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ان کی شہرت مصاب اور اس کی عمارتوں اور پودوں سے مختص ہے اور بنی ریفہ اور الزاب کی طرح حکومت کے انتشار سے جماعتیں بھی منتشر ہو گئی ہیں۔

اور ان میں ایک گروہ جو بنی عبدالواد میں سے ہے' افریقہ کے جبل اور اس کے عہد قدیم سے پہلی فتح کے وقت سے وطن بنائے ہوئے ہے اور اس کے باشندوں کے درمیان مشہور لوگ ہیں۔

بنی عبدالواد کے متعلق مؤرخین کا قول: اور بعض مورخین نے بنی عبدالواد کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ لوگ عقبہ بن نافع کے ساتھ مغرب کی فتح میں شامل تھے جب وہ اپنی دوسری حکمرانی میں دیارِ مغرب میں داخل ہو کر سوس کے بحر محیط تک چلا گیا تو ان غازیوں میں سے کچھ لوگ اس کی واپسی کے وقت وفات پا گئے اور انہوں نے میدانِ جنگ میں بڑی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کیا تھا پس اس نے ان کے لئے دعا کی اور جنگ کی تکمیل سے قبل ہی انہیں واپس جانے کی اجازت دے دی۔

اور جب زناتہ' کتامہ اور ضہاجہ کے سامنے حیرت زدہ ہو گئے تو بنی واسین کے تمام قبائل ملویہ کے درمیان اکٹھے ہوئے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ان کے بطون اور قبائل متفرق ہو گئے اور مغرب اقصیٰ اور اوسط میں بلادِ الزاب تک اور ان کے قریب جو افریقی صحرا تھے' پھیل گئے جب کہ ان تمام میدانوں میں عربوں کے لئے پانچویں صدی تک جانے کے لئے کوئی راستہ نہ تھا جیسا کہ قبل ازیں بیان ہو چکا ہے۔

اور وہ ان علاقوں میں ہمیشہ عزت کا لباس زیب تن کئے غیرت کے ساتھ رہے' ان کی کمائی چوپائے اور مویشی تھے اور وہ مسافروں پر ظلم کر کے اور اٹھے ہوئے نیزوں کے سائے میں رزق تلاش کرتے تھے اور قبائل کے ساتھ جنگیں کرنے اور حکومتوں اور اقوام کے ساتھ فخر کرنے اور بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے میں ان کے بہت سے کارنامے ہیں جن میں سے ہم کچھ بیان کریں گے اور ان کے بالاستیعاب بیان پر زیادہ توجہ بھی نہیں دی گئی۔

اور اس کا سبب یہ ہے کہ عربی زبان' عرب حکومت اور عرب قوم کے غلبہ کے لئے زیادہ استعمال ہوتی تھی اور تحریر بھی حکومت اور حاکم کی زبان میں ہوتی تھی اور عجمی زبان اس کے پروں کے نیچے مستور اور اس کے غلاف میں پوشیدہ رہتی تھی اور قدیم صدیوں سے اس زناتی قوم میں کوئی ایسا بادشاہ نہیں ہوا جو لکھنے والوں کو یہ زحمت دے کہ وہ ان کی جنگوں اور حالات کو ضبط تحریر میں لا دیں اور نہ شہریوں اور سبزہ زار کے باشندوں سے ان کا میل ملاپ تھا کہ وہ ان کے کارناموں کا مشاہدہ کرتے کیونکہ یہ دور دراز ویرانوں میں رہتے تھے جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ اپنے مواطن میں اطاعت سے وحشت محسوس کرتے تھے پس یہ غفلت میں زندہ رہے یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے آدمی فنا ہو گئے اور ان کی حکومت کے بعد ہمارے پاس کوئی نادر بات ہی پہنچی ہے جس کے پیچھے وہی مورخ پڑتا ہے جو اس کے راستوں کا ماہر ہے اور اس کی گھاٹیوں کا جاننے والا اور اس کی کمین گاہوں سے اُسے اٹھانے والا ہوتا ہے اور وہ ان جنگلات میں قیام پزیر رہے اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حکومت کی بلندیوں پر چڑھ گئے۔

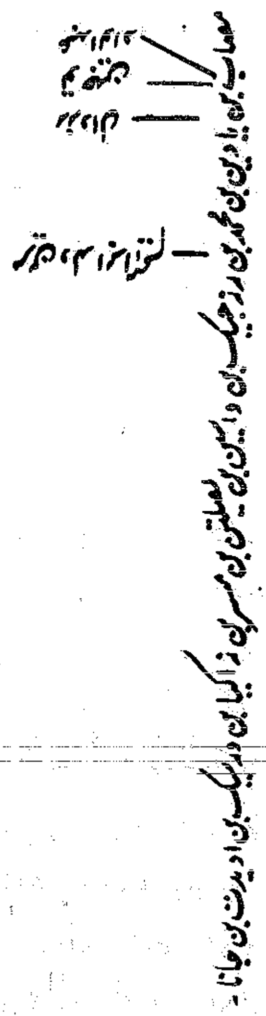

فصل

حکومت سے قبل اس طبقہ کے حالات اور ان کی گردشِ احوال اور سلطنت وحکومت پر ان کا غلبہ

اس طبقہ کے لوگ بنی واسین اور ان کے ان قبائل سے تھے جن کو ہم نے زناتہ اولیٰ کے تابعین کا نام دیا ہے اور جب زناتہ‘ ضہاجہ اور کتامہ کے آگے مغرب اقصیٰ کی طرف آ گئے تو یہ بنی واسین اس جنگل کی طرف چلے گئے جو وصا کے درمیان واقع ہے اور اس زمانے میں یہ لوگ سب سے پہلے مغرب کے بادشاہ کی طرف رجوع کرتے تھے جو مکناسہ تھے پھر ان کے بعد مغراوہ کی طرف رجوع کرتے تھے پھر بنی ضہاجہ کی لہر‘ مغرب سے ہٹ گئی اور ان کی حکومت بھی کچھ سکڑ گئی پھر قبائل زناتہ کے ساتھ قاصیہ کے خلاف جمع ہونے لگے‘ پس ان کی بجلیاں چمک اٹھیں اور زناتہ کے مقبوضات میں ان کے منابت خوش حال ہو گئے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس کے مضافات کو بنو ماتو اور بنو یلومی نے دو اطراف سے آپس میں تقسیم کر لیا اور ملوک ضہاجہ قلعہ والے تھے جب یہ غرب کے لئے پڑاؤ کرتے تو وہ ان کو اس کے ساتھ جنگ کے لئے جمع کرتے اور ان کی فوجوں کو اس میں دور تک گھس جانے کے لئے اکٹھا کرتے تھے۔

اور بنو واسین کے ساتھ جو مشہور قبائل جیسے بنی مرین‘ بنی عبدالواد‘ بنی توجین اور مصاب تھے متفرق ہو گئے انہوں نے ملویہ اور الزاب کے درمیانی علاقے پر قبضہ کر لیا اور جن زناتہ کا ہم نے ذکر کیا ہے انہوں نے جن علاقوں پر قبضہ کیا ان میں سے المفریان کو حاصل نہ کر سکے۔

اور ان سبزہ زاروں اور مضافات کے علاقوں میں زناتہ میں سے بنی وماتو اور بنی یلومی کو مغرب اوسط میں حکومت حاصل تھی اور بنی یفرن اور مغراوہ‘ تلمسان میں بنی واسین اور ان کے قبائل کے لئے فوجیں جمع کرتے تھے اور جو اُن سے مزاحمت کرتا یا ملوک ضہاجہ میں سے ان کے ساتھ جھگڑا کرتا تھا اس پر وہ اپنی فوجوں کے ساتھ غالب آ جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ زناتہ اور دیگر لوگ ان سے اپنے مواطن کے بارے میں جھگڑا کرتے تھے اور وہ ان لوگوں کو‘ جو جنگلات میں ان کے ہاں محتاج تھے مال سے قرضہ حسنہ‘ ہتھیار اور دانے قرض دیتے تھے پس وہ ان سے مال کماتے اور رشوت لیتے تھے۔

بنی ہلال بن عامر: اور جب بنی ہلال بن عامر کے مضبوط عربوں کا تیز جھکڑ بنی حماد پر چلا اور انہوں نے قیروان اور مہدیہ میں المعز اور ضہاجہ کی حکومت کو روند ڈالا تو انہیں بھی ان کی بہت ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ ان کی مدد سے پناہ لیں اور انہوں نے مغرب اوسط پر حملہ کر کے بنی حماد کو ان کے دارالسلطنت سے ہٹا دیا اور وہ اپنی مدافعت میں زناتہ کی طرف بھی بڑھے تو مغراوہ میں سے بنو یعلیٰ ملوک تلمسان اس کے لئے اکٹھے ہوئے اور بنی مرین‘ بنی عبدالواد‘ توجین اور بنی راشد میں سے جو بنو واسین ان کے پاس تھے انہیں جمع کیا اور اپنے وزیر ابوسعدی خلیفہ کو ہلالیوں سے جنگ کرنے پر ان کے مامور کیا اس نے ان

کے ساتھ جنگ کرنے اور انہیں الزاب کے مضافات کے ملحقہ اور افریقی علاقے اور مغرب اوسط سے دور ہٹانے کے لئے بڑے کارنامے دکھائے اور ان کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا اور قبائل زناتہ کے ہلالی' تمام مضافات پر غالب آ گئے اور ان کو الزاب اور اس کے ملحقہ افریقی علاقوں سے دور کر دیا اور بنی مرین' عبدالواد اور توجین کے یہ بنو واسین' مغرب اوسط کے صحرا میں اپنے مواطن میں آ گئے جو مصاب اور جبل راشد سے ملویہ تک اور فیکیک سے سجلماسہ تک تھے اور انہوں نے بنی وماتو اور بنی یلومی کی پناہ لے لی جو مغرب اوسط میں مضافات کے ملوک تھے اور ان کے زیر سایہ رہنے لگے اور انہوں نے اس ویرانے کو مواطن کے لئے باہم تقسیم کر لیا' پس ان میں سے بنی مرین مغرب اقصیٰ کی جانب' مغربی طرف تیکوارین میں رہتے تھے اور ملویہ اور سجلماسہ میں داخل ہو کر بنی یلومہ سے دور ہو گئے ہاں مدد اور طرف داری کے وقت ان کے قریب ہو جاتے تھے اور مغرب اوسط کی جانب مشرقی سمت فیکیک اور مدیونہ کے درمیان سے لے کر جبل راشد اور مصاب تک بنی یادین رہتے تھے ہم عصر ہونے کی وجہ سے ان کے اور بنی مرین کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہتی تھیں کیونکہ ان مواضع میں پڑوسی قبائل کا ایک سیلاب آ گیا تھا اور ان جنگوں میں بنی یادین کو اپنے قبائل کی کثرت اور عددی فراوانی کی وجہ سے اکثر غلبہ حاصل ہوتا تھا۔ اس لئے کہ یہ چار قبیلے تھے بنی عبدالواد' بنی توجین بنی زروال اور بنی مصاب اور ان کے ساتھ ایک دوسرا قبیلہ بھی تھا اور وہ ان کے بھائی بنو راشد تھے۔

بنو راشد: اور ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ راشد' یادین کا بھائی ہے اور بنی راشد کا موطن' صحرا میں وہ پہاڑ ہے جو ان کے نام سے مشہور ہے اور وہ مسلسل اسی پوزیشن میں رہے یہاں تک کہ موحدین کی حکومت آ گئی اور بنو عبدالواد' توجین اور مفراوہ نے موحدین کے خلاف بنو یلومی کی مدد کی جیسا کہ ان کے حالات میں مذکور ہے۔

مغرب اوسط پر موحدین کا غلبہ: پھر موحدین مغرب اوسط اور اس کے زناتہ قبائل پر غالب آ گئے تو انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور بنو عبدالواد اور توجین' موحدین کی طرف ہو گئے اور ان کے قریب ہو گئے اور موحدین کے خالص خیر خواہ بن گئے تو انہوں نے بنو مرین کو چھوڑ کر انہیں منتخب کر لیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور موحدین نے مغرب اوسط کے مضافات کو بنی یلومی اور بنی وماتو کے لئے اسی طرح چھوڑ دیا جیسے کہ وہ تھے تو انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا اور مغرب اوسط کے اس صحرا میں بنی یادین کے آنے کے بعد بنو مرین اکیلے رہ گئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مغرب میں جس میں انہوں نے حکومتوں پر غلبہ پایا اور علاقوں کو شامل کیا اور مشارق سے مغارب تک انتظام کیا اور سوس اقصیٰ سے افریقہ تک حکومتوں کی کرسیوں پر بیٹھے' کئی قسم کی حکومتوں کے لئے منتخب کر لیا تھا۔

والملک للّٰہ یوتیہ من یشاء من عبادہ

بنو مرین اور بنو عبدالواد: پس بنو مرین اور بنو عبدالواد نے بنی واسین کے قبائل سے حکومت کا حصہ لے لیا اور انہوں نے دوبارہ اس میں زناتہ کو زمین میں حکومت دے دی اور غلبے کی رسی سے اقوام کو کھینچا اور اس صحرائی حکومت میں ان کے بھائیوں بنی توجین نے ان کا مقابلہ کیا اور اس طبقہ ثانیہ میں کچھ اور لوگ بھی تھے جنہیں مفراوہ اوّل کے قبائل میں سے آلِ خزر نے چھوڑا تھا اور وہ ان کی مرزبوم وادی شلب میں رہتے تھے پس ان قبائل نے حکومت کی ڈوری کو کھینچا اور حکومت کے اطوار میں

ان سے مقابلہ کیا اور جس نے ان قبائل سے تعلق پیدا کیا اس پر احسان کیا پس انہوں نے پانی اور حکومت کے بارے میں اپنے حصے کے متعلق ان سے مقابلہ کیا۔

اور بنوعبدالواد ہمیشہ ان کی قدر کم کرتے اور ان کی ناک کاٹتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کی شدت وقوت کو کمزور کر دیا اور عبدالوادی اور مرینی حکومت ایک جنگ کی وجہ سے جو ان کی زیادتی کے نتیجے میں رونما ہوئی تھی بادشاہت کے نشان سے خاص ہوگئی اور سب کچھ بنی مرین کی خودمختاری اور ان تمام قبائل کو پیچھے چلانے کی وجہ سے ہوا جیسا کہ ہم آپ کے سامنے یکے بعد دیگرے ان کی حکومتوں اور ان چاروں قبائل کے انجام کا ذکر کریں گے جو زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے سردار ہیں۔

والملک للّٰہ یوتیہ من یشاء و العاقبة للمتقین۔

اب ہم طبقہ اولیٰ میں سے بقیہ مفراوہ اور ان کے سرداروں میں سے اولاد مندیل کو طبقہ ثانیہ میں جو حکومت حاصل تھی اس کے ذکر سے اس کا آغاز کرتے ہیں۔

فصل

طبقہ ثانیہ میں سے اولاد مندیل کے حالات اور انہوں نے اپنی مفراوہ قوم کو ان کے وطن اوّل شلب اور مغرب اوسط کے نواح میں جو دوبارہ حکومت لے کر دی اس کا ذکر

جب آلِ خزر کے خاتمہ سے مفراوہ کی حکومت جاتی رہی اور تلمسان‘ سجلماسہ‘ فاس اور طرابلس میں ان کی حکومت کمزور ہوگئی اور قبائل مفراوہ اپنے پہلے مواطن میں مغربین اور افریقہ کے نواح میں صحرا اور تلول میں تھے‘ پراگندہ ہو کر رہ گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ اپنے مرکز اوّل شلب اور اس کے ملحقہ علاقے میں رہے جہاں بنوورسیفان‘ بنویرنار اور بنو یلنث رہتے تھے‘ کہتے ہیں کہ وہ وترمار‘ بنوسعید‘ بنوزحاک اور بنوسنجاس میں سے ہیں اور بسا اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ زناتہ میں سے ہیں‘ اور مفراوہ میں سے نہیں ہیں اور بنوخزرون‘ طرابلس کے بادشاہ تھے جب ان کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور وہ ممالک میں پراگندہ ہوگئے اور ان میں سے عبدالصمد بن محمد بن خزرون اپنے ان اہل بیت سے جنہوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا بھاگ کر جبل اوراس چلا گیا اور اس کا دادا خزرون بن خلیفہ‘ طرابلس میں ان کے بادشاہوں میں سے چھٹا بادشاہ تھا پس وہ

کئی سال تک ان کے درمیان اقامت پزیر رہا پھر ان کے پاس سے کوچ کر کے شلب میں اپنی قوم مغراوہ کے ان باقی ماندہ لوگوں کے پاس آیا جو بنی ورسیفان‘ بنی ورتزمیر اور بنی بوسعید وغیرہ میں سے تھے تو انہوں نے بڑے اعزاز واکرام سے اس کا استقبال کیا اور اسے اس کے گھرانے کا حق دیا اور اس نے ان سے رشتہ داری کی اور اس کے بہت بیٹے ہوئے جو ان کے درمیان بنی محمد اور پھر اپنے سلفِ اول کی نسب سے خزریہ کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔

ابوناس اور رجیع بن عبدالصمد: اور اس کا ایک بیٹا ابوناس بن عبدالصمد بن ورجیع بن عبدالصمد کے لقب سے ملقب تھا اور اس نے عبادت گزاری اور رفاہی کاموں کو اختیار کر لیا تھا اور ماخوخ کے ایک بیٹے نے جو بنی وماتو کا بادشاہ تھا اس نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس سے کیا اور وہ بیٹی اسے بیاہ دی تو اس کی قوم‘ نسب اور رشتہ کی وجہ سے ان کے ہاں اس کی عظمت قائم ہوگئی۔

اور جب اس کے بعد موحدین کی حکومت آئی تو انہوں نے اس کے رفاہی کاموں کی وجہ سے اسے عظمت کی نگاہ سے دیکھا اور وادی شلب اسے جاگیر میں دے دی اور وہ وہاں ٹھہر گیا اور اس کا بڑا بیٹا ورجیع تھا اور غربی لفریات اور ماکور بھی تھے۔

عبدالرحمٰن: اور دختر ماخوخ سے عبدالرحمٰن تھا جو اس کے ہاں پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتے تھے اور اس میں اور اس کی اولاد میں بادشاہت کی علامات دیکھتے تھے‘ ان کا خیال تھا کہ جب یہ پیدا ہوا تو اس کی ماں اسے صحرا میں لے گئی اور اسے ایک درخت تلے ڈال کر ایک کام کے لئے چلی گئی اور شہد کی مکھیوں کا بادشاہ اس پر حملہ کرتے ہوئے اس کے اردگرد چکر لگانے لگا‘ اس نے اسے دور سے دیکھا تو شفقت سے دوڑتے ہوئے آئی تو ایک عارف نے اس سے کہا فکر مند نہ ہو قسم بخدا اس کو بڑی عظمت حاصل ہوگی‘ اور یہ عبدالرحمٰن اپنے نسب‘ شجاعت اور اپنے بھائیوں کے خاندان کی کثرت کی وجہ سے مدت تک اس بڑائی کی فضا میں پرورش پاتا رہا اور قبائل مغراوہ اس کے پاس جمع ہو گئے جس کی وجہ سے اسے قوت وشوکت اور موحدین کی حکومت میں تقدم حاصل ہو گیا۔

کیونکہ یہ اطاعت کے راستوں میں ان کے ساتھ مخالطت کرنے اور ان کے پاس جمع ہونے کو ضروری قرار دیتا تھا اور ان کے سردار اپنی جنگوں میں افریقہ جاتے اور آتے ہوئے اس کے پاس سے گزرتے تھے اور وہ ان کی خوب مہمان نوازی کرتا تھا اور وہ اس کے مسلک کی تعریف کرتے ہوئے واپس جاتے تھے پس ان کے خلفاء اس پر بہت رشک کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک سردار کو‘ جب کہ وہ اپنے علاقے میں تھا مراکش میں خلیفہ کے فوت ہو جانے کی اطلاع ملی تو وہ اونٹوں اور ذخیرہ پر جانشین ہو گیا اور اسے اس عبدالرحمٰن کے سپرد کر دیا اور اس نے اپنے وطن کی سرحدوں تک اس کی مصاحبت کرنے کے بعد اپنے خون بچا لئے‘ جہاں اسے بڑی دولت حاصل تھی جس نے اسے بڑی قوت دی‘ پس اس نے اپنی قوم اور پارٹی اور خاندان سے سوار حاصل کئے اور اسی دوران میں فوت ہو گیا اور بنی عبدالمؤمن کا رعب جاتا رہا اور مراکش میں خلیفہ کی حکومت کمزور ہوگئی۔

مندیل اور تمیم: اور اس کے بیٹوں میں سے مندیل اور تمیم بھی تھے ان دونوں میں سے مندیل بڑا تھا‘ جب جنگ کی آندھی چلی تو مندیل نے اپنی قوم کی امارت سنبھالی اور اسے قرب وجوار کے علاقوں پر غلبہ پانے کی امید ہوگئی تو وہ اپنی کچھار میں شیر

بن گیا اور اپنے بچوں کو بچانے لگا۔ پھر پڑوسی علاقوں کی طرف اس کا قدم بڑھنے لگا پس اس نے جبل وانشریس، المریہ اور اس کے نزدیک کے علاقوں پر قبضہ کرلیا اور اس نے مرات گاؤں کی حد بندی کی جو اس دور میں منیجہ کا آباد میدانی علاقہ ہے اور بستیوں اور شہروں کی طرح آباد ہے۔

اہل منیجہ: مورخین نے بیان کیا ہے کہ اس دور میں اہل منیجہ تین شہروں میں اکٹھے ہوتے تھے پس یہ ان میں گھس گیا اور غارت گروں نے اس کے چوکوں کو پامال کر دیا اور اس کی آبادی کو ویران کر کے چھتوں سمیت گرے ہوئے چھوڑ دیا اس بارے میں اس کے متعلق یہ بدگمانی کی جاتی ہے کہ وہ موحدین کی اطاعت سے وابستہ تھا حالانکہ اس نے اس آدمی کے ساتھ صلح کی جس نے اس کے ان کے ساتھ صلح کی اور اس آدمی سے جنگ کی جس نے ان کے ساتھ جنگ کی۔

اور جب سے موحدین نے افریقہ پر غالب آ کر ابن غانیہ کو وہاں سے قابس اور اس کے مضافاتی علاقوں میں نکال دیا تو شیخ ابومحمد بن ابی حفص نے تونس آ کر اسے افریقہ کی طرف نکال دیا یہاں تک کہ وہاں پر وہ ۶۱۸ھ میں فوت ہوگیا۔ تو یحییٰ ابن غانیہ نے اپنی حکومت کو واپس لینے کا طمع کیا اور شہروں اور سرحدوں کی طرف سبقت کر کے وہاں خرابی اور بربادی کرنے لگا پھر افریقہ سے گزر کر بلادِ زناتہ کی طرف چلا گیا اور وہاں پر لوٹ مار کی اور زمینوں کو لوٹا اور اس کے اور ان کے درمیان بار بار جنگیں ہوئیں تو مندیل بن عبدالرحمٰن نے فوج جمع کر کے منیجہ میں اس کے ساتھ جنگ کی مگر اُسے شکست ہوئی اور مغراوہ اس سے الگ ہو گئے تو ابن غانیہ نے ۶۲۲ھ یا ۶۲۳ھ میں اسے باندھ کر قتل کر دیا اور اس کی شکست کے بعد اس نے الجزائر پر قبضہ کرلیا اور اس کے اعضاء کو صلیب دی اور دوسروں کے لئے اسے عبرت بنا دیا اور اس کی قوم کی امارت اس کے بیٹوں نے سنبھال لی اور وہ بڑے شریف بیٹوں کا باپ تھا جنہیں بڑا شرف اور تعداد حاصل تھی اور وہ اپنے معاملات میں اپنے بڑے بھائی عباس کی طرف رجوع کرتے تھے پس اس نے اپنے باپ کے طریقوں کو اپنایا اور بلادِ منیجہ پر ہی اکتفا کرلیا۔

پھر بنو توجین نے جبل وانشریس اور المریہ کے نواح اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں میں ان پر غلبہ پالیا اور وہ اپنے مرکز اول شلب میں آ گئے اور انہوں نے وہاں پر بدوی حکومت قائم کی اور انہوں نے اس میں سفر، خیام مضافات اور زمینوں کو نہیں چھوڑا اور اس نے ملیانہ، تنس، برشک اور شرشال کے شہروں پر قبضہ کرلیا اور وہاں پر انہوں نے حفصی دعوت کو قائم کیا اور بازونہ بستی کی حد بندی کی۔

یغمراسن بن زیان: اور جب تلمسان میں یغمراسن بن زیان کے لئے حکومت ہموار ہوگئی اور وہاں پر اس کی سلطنت مضبوط ہوگئی تو اس نے اپنی جانب سے اس پر اسے اور اس کے بھائی عبدالمؤمن کو مغرب اوسط کے مضافات پر غلبہ پانے کی علامت کے طور پر امیر مقرر کر دیا، اور اس نے مکناسہ کے ساتھ ان بنی توجین اور بنی مندیل سے جنگ کی تو ان سب نے امیر ابوزکریا بن حفص کی طرف توجہ کر لی جس نے افریقہ میں بنی عبدالمؤمن سے حکومت لی تھی اور انہوں نے یغمراسن کے خلاف اس کی طرف فریادی بھیجا، پس اس نے ان کے مقابلہ کے لئے تمام موحدین اور عربوں کو جمع کیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے تلمسان پر غالب آ کر اسے فتح کرلیا اور جب وہ الحضرۃ کی طرف واپس لوٹا تو اس نے واپسی پر امرائے زناتہ کو اپنی قوم اور اپنے وطن پر امیر مقرر کیا پس اس نے عباس بن مندیل کو مغراوہ اور عبدالقوی کو توجین اور حورہ سے دوستی کرنے پر مامور کیا اس نے ان کے لئے معبودوں کا بنانا جائز کر دیا تو انہوں نے اس کے ایک میلے میں معبود بنا دیئے اور عباس

نے یغمراسن کے ساتھ صلح کا معاہدہ کرلیا اور تلمسان میں اس کے پاس گیا تو اس نے بڑے احترام وتکریم کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس کے بعد ناراض ہو کر اس سے اعراض کرلیا۔

کہتے ہیں کہ اس نے ایک روز اپنی مجلس میں یہ بات بیان کی کہ اس نے ایک سوار کو دوسو سواروں کے ساتھ جنگ کرتے دیکھا تو بنی عبدالواد میں سے جو آدمی اس کی بات کو سن رہے تھے انہوں نے اس سے برا منایا اور اس کی تکذیب میں تعریض کی پس عباس ناراض ہو کر اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور یغمراسن اس کے قول کا مصداق بن کر آیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو وہ سوار سمجھتا تھا اور عباس نے اپنے باپ کے پچیس سال بعد ۶۴۷ھ میں وفات پائی۔

محمد بن منديل: اور اس کے بعد اس کے بھائی محمد بن منديل نے حکومت سنبھالی اور یغمراسن اور اس کے درمیان حالات روبراہ ہو گئے اور انہوں نے اتفاق اور مصالحت کی راہ اختیار کی اور یہ ۶۴۷ھ میں اپنی قوم مغراوہ کے ساتھ مغرب سے جنگ کرنے کے لئے نکلا جس میں یعقوب بن عبدالحق نے انہیں شکست دی اور یہ اپنے وطنوں کو واپس لوٹ آئے اور دوبارہ ان میں عداوت پیدا ہو گئی اور اہل ملیانہ نے ان کے خلاف بغاوت کردی اور حفصی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا۔

بغاوت کا واقعہ: اس بغاوت کا واقعہ یہ ہے کہ ابوالعباس ملیانی علم و دین اور روایت کے لحاظ سے اپنے وقت کا بڑا آدمی تھا اور حدیث میں عالی السند تھا اور بڑے بڑے آدمی سفر کر کے اس کے پاس آتے تھے اور ائمہ اس سے علم حاصل کرتے تھے اور شہرت نے اسے بام سیادت تک پہنچا دیا اور یعقوب المنصور اور اس کے بیٹوں کے زمانے میں شہر کی امارت اسے مل گئی اور اس کے بیٹے ابوعلی نے اس عنایت کی فضا میں پرورش پائی اور وہ ریاست کے حصول کے لئے خودسری اور خودمختاری کا بہت حریص تھا اور اس کے باوجود ٹیکسوں سے آزاد تھا' پس جب اس کا باپ فوت ہو گیا تو وہ اپنی ریاست کی دوڑ میں سرپٹ دوڑا' پھر اس نے بنی عبدالواد اور مغراوہ کے درمیان جنگ کے آثار دیکھے تو اس کے دل میں اپنے شہر میں خودمختار ہونے کا خیال آیا تو اس نے حالات کو دیکھ کر فوجوں کو جمع کیا اور ۶۵۹ھ میں خلیفہ المستنصر کے لئے دعا کرنی چھوڑ دی' جب یہ خبر تونس پہنچی تو خلیفہ نے اپنے بھائی کو موحدین کی فوج کے ساتھ بھیجا' جس میں آلِ اوخوش ملوک جلالقہ میں سے الدیک ابن ہرزنہ شامل نہیں تھا' یہ شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر اپنی قوم کی ایک پارٹی کے ساتھ اس کے پاس آ گیا تھا پس اس نے کئی روز تک ملیانہ میں پڑاؤ کیا اور سلطان نے شہر کے مشائخ کی ایک پارٹی سے جو ابن ملیانی سے منحرف ہو چکی تھی' ساز باز کی پس انہوں نے رات کو ان کی طرف فوجیں بھیج دیں اور وہ ایک راستے سے شہر میں داخل ہو گئے اور ابوعلی رات کی تاریکی میں بھاگ گیا اور ایک شہر سے نکل کر ایک عرب قبیلے کے پاس چلا گیا اور یعقوب بن موسیٰ بن العطاب زغبی کے پاس فروکش ہوا تو اس نے اسے پناہ دے دی' اس کے بعد یعقوب بن عبدالحق بھی چلا گیا۔ اس کے حالات ہم نے ان کے حالات میں بیان کر دیئے ہیں اور موحدین کی فوج اور امیر ابوحفص الحضرۃ کی طرف واپس آ گئے اور اس نے محمد بن منديل کو ملیانہ کا امیر مقرر کر دیا تو اس نے وہاں پر اپنی قوم کے طریق کے مطابق حفصی دعوت کو قائم کیا۔

محمد بن منديل کی وفات: پھر محمد بن منديل ۶۶۲ھ میں اپنی امارت کے پندرھویں سال میں ہلاک ہو گیا۔ اسے اس کے بھائی ثابت اور عابد نے خمیس کے میدان میں مسافروں کی فرودگاہ میں قتل کر دیا اور اس کے ساتھ اپنے بھائی سنیق کے

بیٹے عطیہ کو بھی قتل کر دیا اور عابد واپس چلا گیا اور ثابت نے اسے حکومت میں شریک کیا اور اس کی قوم اس کے پاس جمع ہو گئی اور اولاد مندیل نے اپنے درمیانی معاملے کو باہم تقسیم کر لیا اور ان کے دل سخت ہو گئے اور یغمراسن بن زیان نے ان پر سختی کی اور عمر بن مندیل نے اس سے ساز باز کی کہ وہ اسے ملیانہ پر قبضہ دلائے اور اپنی قوم پر امارت کے حصول میں اس کی مدد کرے پس اس نے اس معاملے میں اس سے شرط کی اور ۶۶۸ھ میں ثابت کو معزول کر کے اور امارت کے بارے میں عمر کی مدد کر کے اسے شہر کے بحران پر قابو پانے میں مدد دی پس ان دونوں نے مغراوہ کے بارے میں جو طے کیا تھا وہ پورا ہو گیا اور یغمراسن اپنی قوم کی قیادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا پھر اولاد مندیل نے عمر کو اسی طرح قتل کرنے کے لئے یغمراسن کے قریب ہونے کے لئے مقابلہ کیا۔ پس اولاد مندیل ثابت اور عابد نے اتفاق کیا کہ وہ اسے تونس پر حاکم بنائیں گے پس انہوں نے اسے ۶۷۲ھ میں بارہ ہزار کے سونے پر قبضہ دلایا اور عمر کی حکومت قائم رہی یہاں تک کہ وہ ۶۷۰ھ میں فوت ہو گیا۔

ثابت بن مندیل: اور ثابت بن مندیل مغراوہ کا آزاد حکمران بن گیا اور اس کا بھائی عابد پڑاؤ کرنے اور اپنے ساتھی زیان بن محمد بن عبدالقوی اور عبدالملک بن یغمراسن کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے اندلس چلا گیا پس اس نے زناتہ کو پھیر دیا اور ثابت نے تونس اور ملیانہ کو یغمراسن کے قبضے سے واپس لے لیا اور اس سے عہد شکنی کی پھر یغمراسن نے ان پر سختی کی اور تونس کو ۶۸۱ھ میں اپنی وفات کے قریب واپس لے لیا۔

یغمراسن کی وفات: جب یغمراسن فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے بیٹے عثمان نے حکومت سنبھالی تو تونس نے اس کے خلاف بغاوت کر دی پھر وہ جنگ کو بلاد توجین اور مغراوہ کی طرف لے گیا اور ان کے مقبوضات پر غلبہ پا لیا اور بنی لمدینہ کی مداخلت سے المریہ کے باشندوں پر ۶۸۷ھ میں قبضہ کر لیا۔

اور ثابت بن مندیل نے مازونہ پر غالب آ کر اس پر قبضہ کر لیا پھر وہ اس کی خاطر تونس سے دستبردار ہو گیا تو اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور عثمان ہمیشہ ہی ان کو ذلیل کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ۶۹۳ھ میں ان پر چڑھائی کر دی اور ان کے امصار و مضافات پر قبضہ کر کے ان کو وہاں سے نکال باہر کیا اور انہیں پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا اور ثابت بن مندیل چاپلوسی کرتا ہوا برشک گیا پس عثمان نے ان پر چڑھائی کر دی اور وہاں پر اس کا محاصرہ کر لیا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ اس کا گھیراؤ ہو چکا ہے تو وہ سمندر کے ذریعے مغرب کی طرف چلا گیا اور ۶۹۴ھ میں یوسف بن یعقوب شاہ بنی مرین کے پاس فریادی بن کر گیا تو اس نے اس کی عزت کی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کرے گا اور اس نے فاس میں قیام کیا' اس کے اور ابن الاشعب کے درمیان جو بنی عسکر کے جوانوں میں سے تھا دوستی اور تعلق پایا جاتا تھا پس وہ ایک روز اس کے گھر میں اس کے پاس آیا اور بلا اجازت ہی اس کے پاس چلا گیا اور ابن الاشعب شراب میں مخمور تھا پس اس نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور سلطان نے اس پر حملہ کیا اور اسے اس کی موت کا دکھ ہوا اور ثابت بن مندیل نے اپنے بیٹے محمد کو اپنی قوم کا امیر بنایا اور خود مغراوہ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔

ثابت اور محمد کی وفات: اور جب اس کا باپ ثابت اپنی قوم کی طرف واپس آیا تو وہ اپنی مغراوہ کی امارت پر قائم رہا

اور یہ اپنے باپ کی وفات کے قریب ہی وفات پا گیا تو اس کے بعد اس کے حقیقی بھائی علی نے ان کی امارت کو سنبھالا اور حکومت کے بارے میں اس کے دو بھائیوں رحمون اور منیف نے اس سے کشاکش کی پس منیف نے اسے قتل کر دیا تو ان دونوں کی قوم نے اس بات سے برا منایا اور انہیں اپنا امیر بنانے سے انکار کر دیا پس یہ دونوں عثمان بن یغمراسن کے پاس چلے گئے تو اس نے انہیں اندلس بھیج دیا۔

معمر بن ثابت: اور ان دونوں کا بھائی معمر بن ثابت العزۃ میں غازیوں کا سالار تھا تو وہ منیف کی خاطر العزۃ سے دست بردار ہو گیا پس یہ پہلی حکومت تھی جو اسے اندلس میں ملی اور ان کا بھائی عبدالمؤمن بھی ان کے پاس چلا گیا اور یہ سب وہاں پر اکٹھے تھے اور اس دور میں عبدالمؤمن کی اولاد سے میں یعقوب بن زیان بن عبدالمؤمن اور منیف کی اولاد میں سے ابن عمر بن منیف اور ان کی ایک جماعت اندلس میں رہتی تھی۔

راشد بن محمد: اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب ثابت بن مندیل ۶۹۴ھ میں وفات پا گیا تو سلطان نے اس کے اہل وعیال کی کفالت کی جن میں اس کا پوتا راشد بن محمد بھی تھا پس اس نے اسے اپنی بہن کا رشتہ دے کر اسے اس کے ساتھ بیاہ دیا اور ۶۹۸ھ میں تلمسان جا کر وہاں مقیم ہو گیا اور اپنے شہر کے حصار کے لئے اس کی حد بندی کی اور اس کے نواح میں گھوما پھرا اور مغراوہ اور شلب پر عمر بن ویغرن بن مندیل کو حاکم مقرر کیا اور اس کے ساتھ ایک فوج کو بھیجا پس اس نے ۶۹۹ھ میں ملیانہ' تونس اور مازونہ کو فتح کر لیا اور راشد کو اس بات کا دکھ ہوا کہ اس نے اسے اس کی قوم پر حاکم مقرر نہیں کیا اور وہ اپنے آپ کو اپنے نسب اور رشتہ کی وجہ سے زیادہ حق دار سمجھتا تھا پس وہ سلطان سے الگ ہو گیا اور جبال متیجہ میں چلا گیا اور اپنے مغراوی دوستوں سے سازش کی اور انہیں راز دار بنا کر جلدی سے ان کے پاس پہنچ گیا پس مغراوہ کی حکومت منتشر ہو گئی۔

اہل مازونہ کی سازش: اور اس نے اہل مازونہ سے سازش کی تو انہوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کر دی اور عمر بن ویغرن نے ان کے نواحی علاقے ازمور پر شب خون مارا اور اسے قتل کر دیا اور اس کی قوم نے اس پر اتفاق کر لیا اور سلطان نے بنی ورتاجن کے حسن بن علی بن ابی الطلاق اور بنی توجین کے علی بن محمد الحیو' اور ابوبکر بن ابراہیم بن عبدالقوی اور الجند سے اپنے پروردہ علی بن حسان الصبحی کی نگرانی کے لئے بنی عسکر کے دستے بھیجے اور مغراوہ پر محمد بن عمرو بن مندیل کو امیر مقرر کیا اور انہوں نے مازونہ پر چڑھائی کر دی اور راشد نے اس کا کنٹرول کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے چچا یحییٰ بن ثابت کے بیٹوں میں سے علی اور حمو کو وہاں پر اپنا جانشین مقرر کیا اور خود بنی بوسعید کی نگرانی کے لئے ان کے پاس چلا گیا اور فوجیں مازونہ میں مقیم رہیں اور سالوں اس کا محاصرہ کئے رہیں جس نے انہیں مشقت میں ڈال دیا اور علی بن یحییٰ نے اپنے بھائی حمو کو بغیر کسی عہد کے سلطان کی طرف بھیج دیا تو اس نے انہیں گرفتار کر لیا' پھر تکلیف نے اسے دھوکہ کرنے پر مجبور کر دیا پس وہ ۷۰۳ھ میں اپنے ہاتھ لٹکائے ہوئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے اسے سلطان کے پاس واپس کر دیا تو اس نے اسے معاف کر دیا اور اسے زندہ رہنے دیا اور اس نے اسے بنی بوسعید کے قلعہ میں راشد بن محمد کو مانوس اور مائل کرنے کا ذریعہ بنایا اور اس نے اس کا دیر تک محاصرہ کئے رکھا اور ایک دن اسے فوجوں کے ساتھ العزۃ پر قابض کروا دیا اور وہ اس پر چڑھائی کرتے ہوئے شہر کی وحشت ناک جگہوں میں پھنس گئے پس اس نے انہیں شکست دی اور اس جنگ میں بنومرین کے بہت سے آدمی اور بنوعسکر کی

فوجیں ہلاک ہوگئیں۔ یہ واقعہ ۷۹۴ھ میں ہوا۔

علی اور حمو: اور جب سلطان کو یہ اطلاع ملی تو وہ ان پر برافروختہ ہو گیا اور اس نے اپنے عم زاد علی بن یحییٰ اور اس کے بھائی حمو اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے ساتھ تھے انہیں بھیجا تو انہوں نے تیروں سے انہیں قتل کر دیا اور ان سے جنگ کی پھر اس نے دوسری مرتبہ اس کے بھائی ابو یحییٰ بن یعقوب کو ۷۹۴ھ میں بھیجا تو اس نے بلادِ مفراوہ پر قبضہ کر لیا اور راشد اپنے چچا منیف بن ثابت اور اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ متیجہ کے جبال ضہاجہ میں چلا گیا پس ابو یحییٰ بن یعقوب نے ان کے ساتھ جنگ کی اور راشد نے یوسف بن یعقوب سے مراسلت کی ان کے درمیان صلح طے پا گئی اور فوجیں وہاں سے واپس آ گئیں اور منیف بن ثابت نے اس کے ساتھ اپنے بیٹوں اور خاندان کو اندلس بھیج دیا اور وہ زندگی بھر وہیں رہے۔

یوسف بن یعقوب: اور جب یوسف بن یعقوب ۷۹۶ھ کے آخر میں تلمسان میں اپنی اقامت گاہ میں فوت ہو گیا تو اس کے پوتے ابو ثابت اور سلطان بنی عبدالواد ابوزیان بن عثمان کے درمیان اس شرط پر صلح ہو گئی کہ بنو مرین ان تمام امصار و ثغور اور مضافات کو اس کے لئے چھوڑ دیں گے جن پر انہوں نے قبضہ کیا تھا اور انہوں نے اسے اپنے محافظوں اور گورنروں کے ساتھ بھیجا اور ان علاقوں کو بنی زیان کے گورنروں کے لئے چھوڑ دیا اور راشد نے اپنے ملک کی واپسی کی خواہش کی اور ملیانہ پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا۔ جب بنو مرین' ابوزیان کے لئے ان علاقوں سے دست بردار ہو گئے اور ملیانہ اور تونس اس کے قبضہ میں آ گئے تو راشد کی سعی ناکام ہو گئی اور وہ شہر سے بھاگ گیا پھر جلدی ہی ابوزیان کی وفات ہو گئی۔

ابوحمو موسیٰ بن عثمان: اور اس کا بھائی ابوحمو موسیٰ بن عثمان حکمران بنا اور اس نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا پس تافریکت فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس نے ملیانہ اور المریہ پر قبضہ کر لیا پھر تونس پر قبضہ کیا اور اپنے غلام مسامح کو اس کا امیر مقرر کر دیا اور اس کے ساتھ حاکم بجایہ سلطان ابوالبقاء خالد ابن مولانا امیر ابی زکریا ابن سلطان ابی اسحاق نے بھی الجزائر کو ابن عسلان باغی کے قبضہ سے واپس لینے کے لئے فوج بھیجی۔ وہاں پر راشد بن محمد اسے ملا اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور اس کے کام میں اس کی مدد کی اور سلطان اسے نہایت احترام و اکرام سے ملا اور اس نے اس کا اور اس کی قوم کا ضہاجہ سے جو حکومت کے دوست تھے اور بجایہ اور جبالِ زواودہ پر متغلب تھے' معاہدہ کرا دیا پس راشد اور ان کے سردار یعقوب بن خلوف کی ہتھ جوڑی حکومت کے آخر تک قائم رہی۔

سلطان کا الحضرۃ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کرنا: جب سلطان تونس میں الحضرۃ کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کرنے کے لئے اٹھا تو اس نے یعقوب بن خلوف کو بجایہ پر گورنر مقرر کیا اور راشد نے اپنی قوم سمیت اس کے ساتھ پڑاؤ کیا اور جنگوں میں اس کے سامنے دادِ شجاعت دی اور اسے اس کے دوستوں کی مدد سے بے نیاز کر دیا اور جب اس نے ان کے دارالخلافے پر قبضہ کر لیا اور ان کے سلف کے سرداروں پر غالب آ گیا تو حکومت کے حاجب راشد اور اس کی قوم کو اپنے ایک قرابت دار کے بارے میں حکم کے نفاذ سے افسوس ہوا اور وہ مسافروں سے جنگ کرنے لگا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے سلطان کے دربار میں پہنچا دیا تو اس نے اس کے متعلق حکم الٰہی نافذ کر دیا اور راشد ناراض ہو کر چلا گیا اور اپنے

دوست ابن خلوف کے پاس پہنچ گیا جو اسے زوادہ سے لایا تھا۔

یعقوب بن خلوف کی وفات: اور یعقوب بن خلوف فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کی جگہ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو حاکم مقرر کر دیا پس اس نے اپنے باپ کے دوست راشد کے اکرام میں اپنے باپ کے حق کو نہ چھوڑا اور ایک روز اس سے جھگڑا بھی کیا جس میں عبدالرحمٰن نے اس بھلائی کو برا جانا جو اس نے راشد سے کی تھی راشد نے حکومت میں اپنے مقام اور اپنی قوم کی شجاعت کی طرف اشارہ کیا تھا پس اس کی باتوں نے اسے کاٹ کھایا اور عبدالرحمٰن نے اسے اور اس کے قرابت دار کو پکڑ لیا اور انہوں نے اسے نیزے چبھو چبھو کر اس کی گردن توڑ دی اور تمام مفرا وہ خوفزدہ ہو کر القاصیہ کی سرحدوں پر چلے گئے اور شلب اور اس کا گردو نواح ان سے خالی ہو گیا۔ گویا وہ یہاں کبھی موجود ہی نہ تھے۔

بنومنیف اور ابن ویعزن: اور ان میں سے بنومنیف اور ابن ویعزن مسلمانوں کی سرحدوں پر پڑاؤ کرنے کے لئے اندلس چلے گئے اور ان میں سے ایک گروہ کی اولاد اس دور تک وہاں آباد ہے اور موحدین کے پڑوس میں ان کی قوم کی ایک شریف جماعت نے اقامت اختیار کی جو حکومت کی فوجوں میں اپنے خاتمے تک بڑی طاقت ور تھی۔

علی بن راشد: اور راشد' بنی یعقوب بن عبدالحق کے محل میں اپنی پھوپھی کے پاس چلا گیا تو اس نے اس کی کفالت کی اور اولاد مندیل ناراض ہو کر بنی مرین کے وطن کی طرف چلی گئی تو وہ ان کے دوست بن گئے اور ان سے حسن سلوک کیا اور حکومت کے باقی ماندہ لوگوں نے ان سے رشتہ داری کی۔

مغرب اوسط پر سلطان ابوالحسن کا غلبہ اور آل زیان کی حکومت کا خاتمہ: یہاں تک کہ مغرب اوسط پر سلطان ابوالحسن متغلب ہو گیا اور اس نے آل زیان کی حکومت کو مٹا دیا اور زناتہ کو متحد کیا اور بلادِ افریقہ اور موحدین کی عملداریوں کو ان شہروں کے ساتھ منسلک کر دیا اور ۷۴۹ھ میں قیروان پر اس کی مصیبت پڑی جیسا کہ ہم پہلے مفصل طور پر بیان کر چکے ہیں پس اطراف اور عملداریوں نے بغاوت کر دی اور حکومت کی مشکلات ان کے پہلے مواطن میں آ گئیں پس علی بن راشد بن محمد بن ثابت بن مندیل نے بلادِ شلب پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور اس کے شہروں تنس' ملیانہ' برشک اور شرشال پر غالب آ گیا اور اس نے اپنے اسلاف کے طریقے کے مطابق وہاں پر دوبارہ بدوی حکومت قائم کر دی اور قبائل میں سے جس نے ان سے تقاضا کیا' انہوں نے اس کے لئے اپنی دھار تیز کر لی۔

سلطان ابوالحسن کی افریقہ اور بجایہ کی طرف آمد: اور سلطان ابوالحسن اپنی مشکلات سے نکل کر افریقہ آ گیا پھر الجزائر کی بندرگاہ سے سمندر کی شکل سے نکل کر اپنی پراگندہ حکومت کی واپسی کی کوشش کرتا ہوا بجایہ آ گیا پس اس نے علی بن راشد کی طرف پیغام بھیجا اور اسے ان کا عہد یاد دلایا پس اس نے عہد کو یاد کیا اور مہربان ہوا اور اپنے لئے یہ شرط لگائی کہ اگر وہ بنی عبدالواد کے خلاف اس کی مدد کرے گا تو وہ شلب میں اس کی خاطر اس کی قوم کی حکومت سے الگ رہے گا تو سلطان ابوالحسن نے اس شرط سے انکار کر دیا پس وہ اس سے الگ ہو کر بنی عبدالواد کے اس گروہ کی طرف چلا گیا جو تلمسان میں پیدا ہوا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے اس کے برخلاف ان کی مدد کی اور سلطان ابوالحسن الجزائر سے ان کے مقابلہ کے لئے نکلا اور دونوں فوجوں کی ۷۵۱ھ میں شربونہ مقام پر جنگ ہوئی پس سلطان ابوالحسن کی فوجوں کو شکست ہوئی اور

اس کا بیٹا الناصر مارا گیا اور اس کا خون ان مفراوہ میں سرگردان رہا اور وہ صحرا کی طرف نکل گیا اور وہاں سے مغرب اقصیٰ کی طرف چلا گیا' جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے۔

اور آلِ یغمراسن میں سے تلمسان کے ناجمین نے بلادِ مفراوہ میں اپنے اسلاف کی طرح حکومت کے انتظام کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کیا پس ان کے سلطان کا نائب اور اس کا بھائی ابو ثابت الزعیم عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن یغمراسن بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا اور اس کی قوم نے ۷۴۲ھ میں بلادِ مفراوہ کو پامال کر دیا اور اس نے ان کی فوجوں کو شکست دی اور امصار و مضافات میں ان پر غالب آ گیا اور علی بن راشد کو اس کی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ تنس میں روک دیا اور اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں ڈیرے ڈال دیئے اور محاصرہ لمبا ہو گیا اور غلبہ ہونے لگا۔

علی بن راشد کی خودکشی: جب علی بن راشد نے دیکھا کہ اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو وہ اپنے محل کے ایک کونے میں گیا اور وہاں سے الگ ہو گیا اور اپنی تلوار کی دھار سے اپنے آپ کو ذبح کر دیا اور دوسروں کے لئے ایک عبرت اور مثال بن گیا اور اسی وقت ابو ثابت شہر میں داخل ہو گیا اور جن لوگوں کے متعلق اسے پتہ چلا کہ یہ مفراوہ میں سے ہیں انہیں قتل کر دیا اور دیگر لوگوں نے زمین کی اطراف کی طرف بھاگ کر نجات پائی اور اہلِ حکومت کے ساتھ مل کر ان کی فوجوں کے نوکر اور پیروکار بن گئے اور بلادِ شلب سے ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

بنی مرین کی تلمسان کو دوبارہ واپسی: پھر بنی مرین تلمسان کو دوبارہ واپس آئے اور آلِ زیان پر غالب آئے اور ان کے آثار کو مٹا دیا پھر سلطان ابی عنان کی حکومت میں ان کا سایہ پلٹ گیا اور ان کی لہر رک گئی اور آلِ یغمراسن میں سے ناجمین نے اپنی عملداری میں آخری ابو حمو موسیٰ بن یوسف کے ہاتھ پر از سرِ نو دوسری حکومت قائم کی جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔

بنی مرین کی تلمسان کی طرف تیسری بار آمد: پھر بنی مرین تلمسان کی طرف تیسری بار آئے اور سلطان عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن نے جا کر ۷۷۲ھ میں اسے فتح کر لیا اور اس نے اپنی فوجوں کو اس وقت آلِ یغمراسن کے ابو حمو الناجم کے تعاقب میں بھیجا جب وہ اپنی قوم اور اپنے عرب مددگاروں کے ساتھ فرار ہو گیا تھا جیسا کہ یہ سب حالات بیان ہوں گے۔

اور جب فوجیں بطحاء تک پہنچیں تو انہوں نے ان کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے کئی روز تک انتظار کیا ان میں علی بن راشد الذبیح کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام حمزہ تھا اس نے یتیم ہونے کی حالت میں اپنی رشتہ داری کے تعلق کی وجہ سے ان کی حکومت میں پرورش پائی پس ان کی آسائش نے اس کی کفالت کی اور ان کے ماحول نے اس کی حفاظت کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا اور ان کے رجسٹر میں اس کا روزینہ کم ہو گیا اور ان کے بچوں میں اس کا حال تنگ ہو گیا' ایک دن وہ فوجوں کے سالار وزیر ابوبکر بن غازی سے شکایت کرتے ہوئے الجھ گیا اور اس کے جواب نے اسے دکھ دیا تو وہ رات کو سوار ہو کر بلادِ شلب میں بنی بوسعید کے پہاڑ میں چلا گیا تو انہوں نے اسے پناہ دے دی اور اس کی حفاظت کی اور اس نے اپنی قوم کی دعوت کا اعلان کر دیا تو انہوں نے اس کی بات مان لی اور سلطان نے اپنے وزیر عبدالعزیز عمر بن مسعود بن مندیل بن حمامہ کو جو تولین

کا بڑا سردار تھا' بنی مرین کی بے شمار فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے بھیجا پس وہ اس پہاڑ کے میدان حولا کرتا میں اترا پس اس نے ان کا محاصرہ کرلیا اور دونوں ایک دوسرے سے دکھ اٹھاتے رہے اور وہ انہیں سر نہ کر سکا۔

ابوبکر بن غازی: اور سلطان نے اپنے دوسرے وزیر ابوبکر بن غازی پر اتہام لگایا تو وہ بے شمار فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ پر گیا اور صبح کو ان کے ساتھ جنگ شروع کر دی پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور اس نے انہیں ان کے پہاڑوں سے اتار لیا اور حمزہ بن علی اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ بھاگ گیا اور بلادِ حصین میں اترا جنہوں نے آلِ یغمراسن کے ابوزیان بن ابوسعید الناجم کے ساتھ مل کر بغاوت کی ہوئی تھی جیسا کہ ہم اسے بیان کریں گے۔

اور بنوسعید نے ان کی اطاعت اختیار کر لی اور آخر تک اپنے دلوں کو صاف رکھا پس ان کا مقام اچھا ہو گیا اور حمزہ نے ان کی طرف آنا شروع کیا پس اس نے اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ چلنے کی تیاری کی یہاں تک کہ جب وہ ان کے ہاں اترے تو انہوں نے اس جگہ کو اجنبی سمجھا جس سے انہوں نے اطاعت کا عہد کیا تھا پس وہ آسانی کے ساتھ میدانوں کی طرف چلا گیا تیمر وغت جانے کا ارادہ کر لیا جہاں وہ موقع سے فائدہ اٹھانے کا گمان رکھتا تھا۔ پس اس کے محافظ اس کے مقابلے میں نکلے تو انہوں نے اس کی دھار کو کند کر دیا اور اسے وزیر بن الغاز بن الکاس کے پاس لے آئے تو سلطان نے اسے اس کے جملہ ساتھیوں سمیت قتل کر دینے کا اشارہ کیا۔ پس ان کی گردنیں مار کر انہیں سلطان کے دربار میں بھجوا دیا گیا اور ملیانہ کے باہر ایک لکڑی نصب کر کے ان کے اعضاء کو صلیب دیا گیا اور مفراوہ کا نشان مٹ گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ امراء کے نوکر اور حکومتوں کی فوج بن گئے اور اسی طرح اطراف میں متفرق ہو گئے جیسا کہ وہ اس حکومت سے پہلے تھے جن کی کوئی خبر معلوم نہیں۔

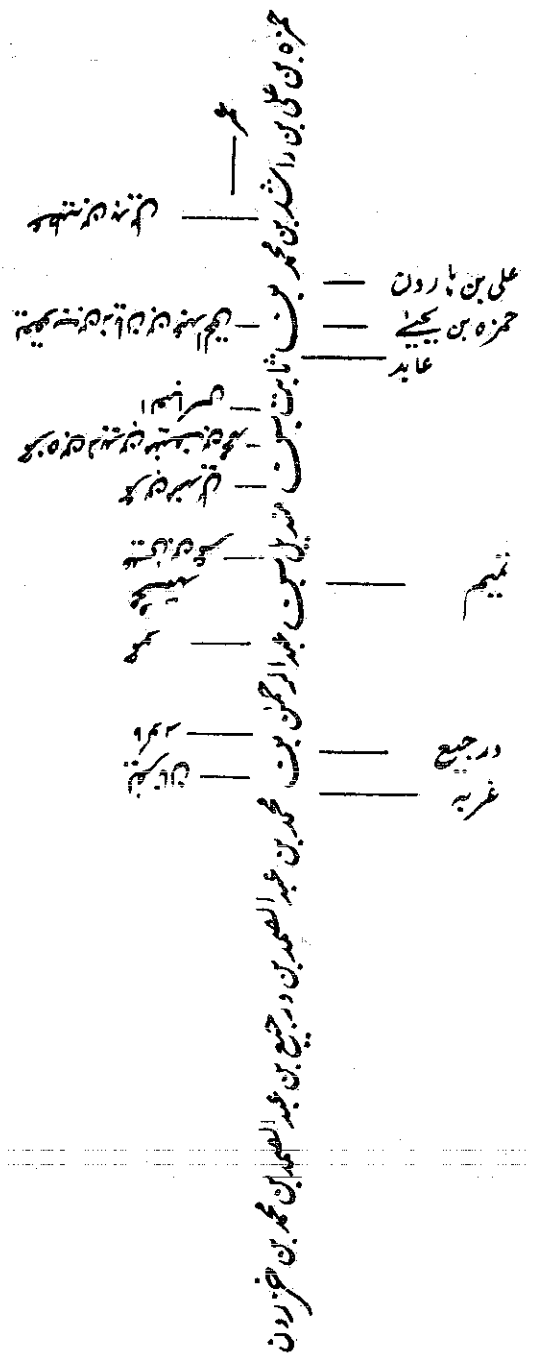
حمزہ بن علی بن راشد بن محمد بن ثابت بن مندیل بن عبدالرحمن بن محمد بن عبدالصمد بن ورجیع بن عبدالصمد بن محمد بن خزرون
عمر
عطیہ بن بدیل
یعقوب بن زیان بن عبدالحق
العباس
حمزہ بن زید بن منیف بن محمد
عمر بن مندیل
عیسیٰ بن عمر
محمد
حمو
ماکور
یلفرتان
علی بن ہارون
حمزہ بن یحییٰ
عابد
تمیم
ورجیع
غربہ

فصل

طبقہ ثانیہ میں سے بنی عبدالواد کے حالات اور تلمسان اور بلادِ مغرب میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا ذکر اور آغاز و انجام

زناتہ کے طبقہ ثانیہ کے آغاز میں ہمارے سامنے بنی عبدالواد کا ذکر ہو چکا ہے اور یہ یادین بن محمد کی اولاد میں سے ہیں جو توجین' مصاب' زردال اور بنی راشد کے بھائی ہیں اور ان کا نسب رزجیک ابن اسین بن ورسیک بن جانا تک مرتفع ہو جاتا ہے اور ہم نے بتایا ہے کہ حکومت سے قبل ان مواطن میں ان کی کیا حالت تھی اور ان کے بھائی مصاب جبل راشد' فیکلیک اور ملویہ میں رہتے تھے اور ہم نے بنی مرین کے ساتھ ان کی جنگ کا حال بیان کیا ہے جو ان کے وہ بھائی ہیں جو نسب میں رزجیک بن ورسیز میں ان کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور بنو عبدالواد ہمیشہ ہی اپنے ان مواطن میں رہے اور بنو راشد' بنو رزدال اور مصاب' نسب اور حلف میں ان کے ساتھ رہے اور بنو توجین ان کے مخالف رہے اور سب کے سب اکثر اوقات مغرب اوسط کے نواح پر متغلب رہے اور اس معاملے میں جب بنی دماتو اور بنی یلومی کو ان میں تغلب حاصل تھا یہ ان کے پیروکار رہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس دور میں ان کا سردار یوسف بن تکفا کے نام سے معروف تھا۔

عبدالمؤمن اور موحدین تلمسان کے نواح میں: یہاں تک کہ جب عبدالمؤمن اور موحدین تلمسان کے نواح میں اترے اور ان کی فوجیں شیخ ابو حفص کے جھنڈے تلے بلادِ زناتہ کی طرف گئیں تو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے انہوں نے ان پر حملہ کر دیا اس کے بعد بنی عبدالواد نے اچھی طرح اطاعت اختیار کر لی اور ان کے ساتھ مل گئے۔

ان کے بطون: ان کے شعوب و بطون بہت سے ہیں جن میں سب سے نمایاں جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں چھ ہیں۔ بنو یاتکین' بنو اولوا' بنو ورہطف' نصوحہ' بنو لومرت' بنو القاسم اور وہ اپنی زبان میں ات القاسم کہتے ہیں اور ان کے ہاں ات' نسبی اضافت کا حرف ہے۔

بنو القاسم: اور بنو القاسم کا خیال ہے کہ وہ القاسم بن ادریس کی اولاد میں سے ہیں اور بعض اوقات ان القاسم کے بارے

میں یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ محمد بن ادریس یا محمد بن عبداللہ یا محمد بن القاسم کا بیٹا ہے اور یہ سب کے سب ایک بے سند خیال کے مطابق ادریس کی اولاد میں سے ہیں ہاں بنی القاسم کا اس امر پر اتفاق پایا جاتا ہے حالانکہ صحراان انساب کی معرفت سے بہت دور ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی صحت کو بہتر جانتا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ یغمراسن ابن زیان جوان کے بادشاہوں کا باپ تھا' جب اس کے نسب کو ادریس تک مرفوع کیا گیا تو اس نے (اگر یہ بات صحیح ہے تو) ان کی عجمی زبان میں کہا کہ وہ اللہ کے ہاں ہمیں فائدہ دے گا اور دنیا کو ہم نے اپنی تلواروں کے ذریعے حاصل کیا ہے اور بنی عبدالواد کی امارت قوت وشوکت کی وجہ سے ہمیشہ بنو القاسم میں رہی اور ان میں ویعزن ابن مسعود بن یکمثین اور اس کے دو بھائی یکمثین اور عمر بھی تھے۔ اسی طرح ان میں اعدی بن یکمثین الاکبر بھی تھا اور کہتے ہیں کہ اصغر بھی تھا اسی طرح ان میں عبدالحق بھی تھا جو منفعاد بن ولد ویعزن میں سے تھا اور عبدالمؤمن کے عہد میں ان کی امارت عبدالحق بن منفعاد اور اغدوی بن یکمثین کو حاصل تھی۔

عبدالحق بن منفعاد: اور عبدالحق بن منفعاد وہ شخص ہے جس نے بنی مرین کے ہاتھوں سے غنائم چھڑائی تھی اور جب عبدالمؤمن نے' موحدین کے ساتھ المحتسب المسوف کو بھیجا تھا تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور مورخین عبدالحق بن معاد کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے یہ لفظ زناتہ کی زبان میں اس طرح نہیں ہے بلکہ یہ تصحیف ہے منفعاد' میں میم اور نون دونوں مفتوح ہیں اور دونوں کے بعد غین معجم ساکن ہے اور فاء مفتوح ہے۔ واللہ اعلم۔

بنو مطہر: اور بنو القاسم کے بطون میں سے بنو مطہر بن یمل بن یزکین بن القاسم بھی ہیں اور عبدالمؤمن کے عہد میں جماعت بن مطہر ان کے شیوخ میں سے تھا اور اس نے موحدین کے ساتھ حروبِ زناتہ میں بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا' پھر اس نے اچھی طرح اطاعت اختیار کر لی اور ان کے ساتھ مل گیا۔

بنو علی: اور بنو القاسم کے بطون میں سے بنو علی بھی ہیں اور ان کی امارت انہی پر منتہی ہوتی ہے یہ بڑے جتھہ بند اور زیادہ جمعیت والے ہیں اور یہ چار قبیلے ہیں۔ بنو طاع اللہ' بنو دلول' بنو کمین اور بنو معطی بن جوہر اور چاروں بنو علی ہیں اور بنی طاع اللہ میں سے امارت محمد ابن زکراز بن تید دکس بن طاع اللہ کے حصے میں آئی ہے اور ان کے نسب کے بارے میں یہ مختصر بات ہے۔

بلادِ مغربِ اوسط پر موحدین کا قبضہ: اور جب موحدین نے بلادِ مغرب اوسط پر قبضہ کیا اور اپنی اطاعت اور اکٹھ کا مظاہر کیا جوان کے استخلاص کا سبب تھا تو انہوں نے عموماً ان کو بلادِ بنی وما تو جاگیریں دے دیئے اور ان مواطن میں اقامت اختیار کر لی اور بنی طاع اللہ اور بنی کمین کے درمیان جنگ رونما ہو گئی یہاں تک کہ کندرو نے بنی کمین میں سے زیان بن ثابت کو قتل کر دیا جو بنی محمد بن زکراز کا عظیم شخص اور ان کا سردار تھا اور اس کے بعد ان کی امارت اس کے عم زاد جابر بن یوسف بن محمد نے سنبھالی اور اس نے اپنے عم زاد زیان کا کندور سے بدلہ لیا اور اسے ایک جنگ میں قتل کر دیا' اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے دھوکے سے قتل کیا گیا اور اس نے اس کے اور اس کے اصحاب کے سروں کو یغمراسن بن زیان کے پاس بھیجا تو اس نے اپنے باپ کے انتقام میں ان سے اپنے دل کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ان کے چولہے بنا کر ان پر دیگیں چڑھا دیں۔

بنو کمین کا فرار: اور بنو کمین پراگندہ ہو گئے اوران کا سردار عبداللہ بن کندور انہیں ساتھ لے کر بھاگ گیا اور یہ تونس چلے گئے اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے یہ امیر ابوزکریا کے ہاں اترا۔

جابر بن یوسف: اور جابر بن یوسف نے بنی عبدالواد کو اپنے لئے مخصوص کرلیا اور بنی عبدالواد کے اس قبیلے نے مغرب اوسط کے نواح میں اقامت اختیار کرلی یہاں تک کہ عبدالمؤمن کی ہوا اکھڑ گئی اور یحییٰ بن غانیہ نے قابس اور طرابلس کی جہات کو روندڈالا اور افریقہ اور مغرب اوسط کے میدانوں پر بار بار غارت گری کی اور جنگیں کیں اور انہیں لوٹ لیا اور ان میں فساد برپا کیا اور شہروں پر حملے کئے اور انہیں لوٹا اور بستیوں کو خراب کر دیا اور کھیتوں کو برباد کر دیا اور آسودگی کو فنا کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ برباد ہو گئی اور ۲۰ ۷ ھ میں اس کے نشانات مٹ گئے۔

اور تلمسان محافظین اور القرابہ کے سردار کی فرودگاہ تھا جو اس کی پراگندگی کو مجتمع کئے رکھتا تھا اور اس کی اطراف کا دفاع کرتا تھا۔

سعید ابوسعید: اور مامون نے اپنے بھائی ابوسعید کو تلمسان کا گورنر مقرر کیا جو بڑا بے پرواہ اور ضعیف التدبیر تھا اور اس کی قوم کے مشائخ میں سے الحسن بن حیون نے اس پر غلبہ پالیا جو الوطن کا گورنر تھا اور اس کے دل میں بنی عبدالواد کا کینہ تھا جو الفاحیہ اور اس کے باشندوں پر ان کے متغلب ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا پس اس نے ابوسعید کو اپنے مشائخ کی ایک جماعت کے خلاف برانگیختہ کیا جو اس کے پاس وفد بن کر گئے تھے اس نے ان مشائخ کو گرفتار کرلیا اور قید کر دیا اور تلمسان کے محافظوں میں لتونہ کے چیدہ لوگوں کی ایک جماعت رہتی تھی جن سے حکومت تعلق نہ رکھتی تھی اور عبدالمؤمن نے رجسٹر میں ان کے نام لکھے اور انہیں محافظوں کے ساتھ شامل کر دیا اس عہد میں ان کا سردار ابراہیم بن اسماعیل بن علان تھا پس اس نے بنی عبدالواد کے مقید مشائخ کے بارے میں ان کے پاس سفارش کی تو انہوں نے اسے رد کر دیا تو وہ ناراض ہو گیا اور اس نے پراگندگی کو مجتمع کیا اور ابن غانیہ کی دعوت کو قیام کیا اور شرق کی جانب اپنی قوم کے مرابطین کی از سر نو حکومت قائم کی پس الحسن بن حیون نے اس وقت اچانک حملہ کیا اور سید ابوسعید کو گرفتار کرلیا اور بنی عبدالواد کے مشائخ کو آزاد کر دیا اور ۲۴ ۷ ھ میں مامون کی اطاعت کو توڑ دیا پس ابن غانیہ کو خبر ملی تو وہ جلدی سے اس کے پاس گیا پھر اسے بنی عبدالواد کے معاملے کا پتہ چلا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی حکومت کا دارومدار ان کی شوکت کے خاتمے اور قوت کے توڑنے میں ہے پس اس کے دل میں ان کے مشائخ پر حملہ کرنے کا خیال آیا اور جس دعوت کا اس نے ان سے وعدہ کیا تھا اس میں ان کے ساتھ فریب کرنا چاہا اس کی اس تدبیر کو بنی عبدالواد کے سردار جابر بن یوسف نے معلوم کرلیا پس اس نے اس سے ملاقات کا وعدہ کرلیا اور دل میں اس پر حملہ کرنے کی نیت کرلی اور ابراہیم بن علان اس کی ملاقات کو گیا تو جابر نے اس پر حملہ کر دیا اور جلدی سے شہر آ کر اپنی اطاعت کا اعلان کر دیا اور ابن علان ان کے ساتھ جو فریب کرنا چاہتا تھا اس کا پردہ چاک کیا تو انہوں نے اس کی سوچ کی تعریف کی اور جابر کے احسان کا شکریہ ادا کیا اور اس کی از سر نو بیعت کی اور اس نے بنی عبدالواد اور ان کے حلیفوں کو جو بنی راشد میں سے تھے ہٹا دیا۔

یہ حکومت دراصل اس سلطنت کی پشت پر سواری کرنا تھا جس پر بعد میں وہ بیٹھے تھے پھر اس کے بعد اہل اربوز نے اس کے خلاف بغاوت کر دی پس اس نے ان کے ساتھ جنگ کی اور ان کے محاصرہ میں ۲۹ ۷ ھ میں ایک نامعلوم فرد کے تیر

سے ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے الحسن نے حکومت سنبھالی اور مامون نے امارت کے بارے میں اس سے تجدید عہد کیا پھر وہ حکومت سنبھالنے سے عاجز ہو گیا اور اپنی امارت کے چھ ماہ بعد اس سے الگ ہو گیا۔

عثمان بن یوسف: اور اسے اپنے چچا عثمان بن یوسف کے سپرد کر دیا جو بہت بد خلق اور ظالم تھا پس تلمسان میں رعایا نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے ۱۳۱ھ میں نکال دیا اور اس کی جگہ اس کے عم زاد زکراز بن زیان بن ثابت کو منتخب کر لیا جو ابو عزت کے لقب سے ملقب تھا پس انہوں نے اسے امارت کی دعوت دی اور اسے اپنے شہر پر حاکم بنا لیا اور اپنی حکومت اسے سپرد کر دی اور اس نے زناتہ کی حکومت سے وافر حصہ پایا اور ان کا خود مختار رئیس تھا اور بقیہ مضافات پر قابض ہو گیا۔

بنو مطہر کا حسد: پس بنو مطہر نے اس پر اور اس کی قوم پر اس حکومت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی تھی، حسد کیا اور زکراز اور اس کے اسلاف پر بھی حکومت کے ملنے کی وجہ سے حسد کیا پس انہوں نے اس سے عداوت کی اور اس کے خلاف بغاوت کرنے کی دعوت دی اور بنو راشد جو صحرا کے دور سے ان کے حلیف تھے انہوں نے ان کی اتباع کی اور ابو عزۃ نے بنی عبد الواد کے قبائل کو ان کے مقابلہ میں اکٹھا کر لیا اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں جن میں پانسہ پلٹتا رہتا تھا اور زکراز ۱۳۳ھ میں ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بھائی یغمراسن بن زیان نے حکومت سنبھال لی جسے لوگوں نے قبول کر لیا اور شہروں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور خلیفہ رشید نے اسے اس کی عملداری پر تقرر کا خط لکھا اور یہ اس حکومت کے لئے زینہ بن گیا جس کا اس نے بقیہ ایام میں اپنے بیٹوں کو وارث بنایا۔

والملک للہ یوتیہ من یشاء

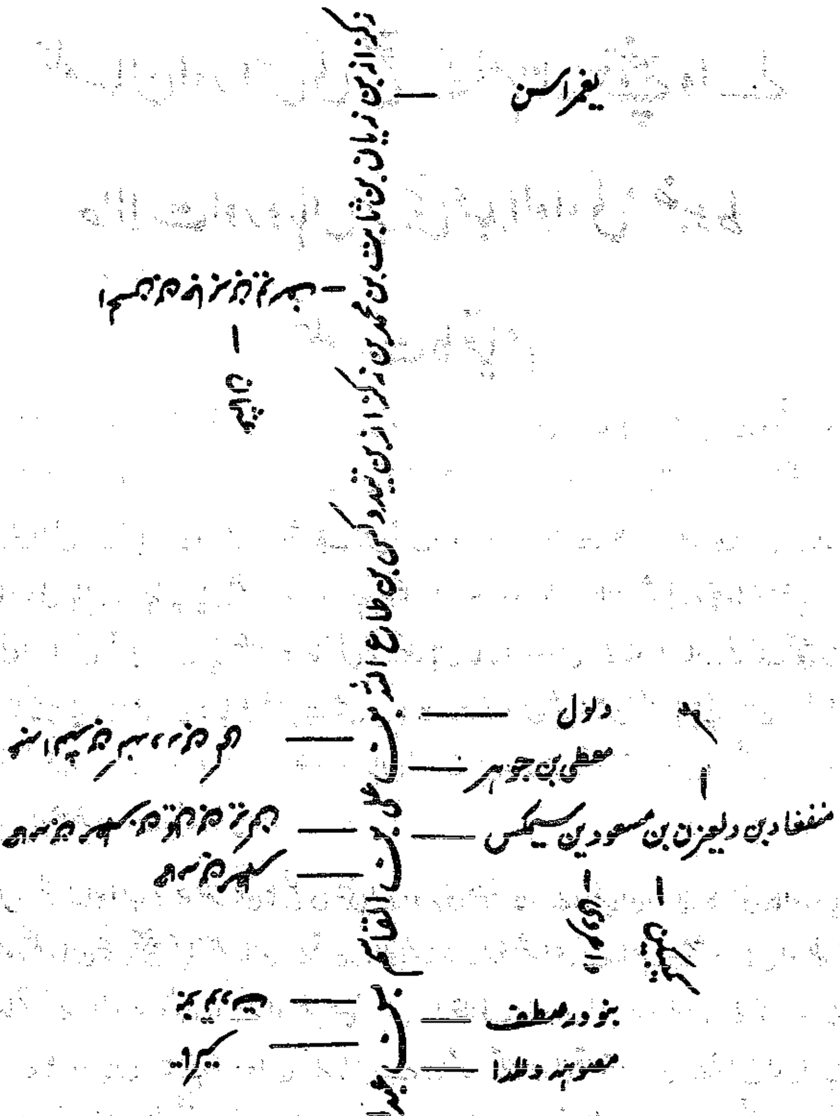
یغمراسن
دلول
معطی بن جوہر
منغفاد بن دلیعزن بن مسعود بن سیکس
بنو ورمطف

فصل

تلمسان اور اِس کی فتح کے ہم تک پہنچنے والے حالات اور وہاں پر بنی عبدالواد کی مضبوط حکومت کا قیام

یہ شہر' مغرب اوسط کا دارالخلافہ ہے اور بلادِ زناتہ کا اصل ہے' اس کی حد بندی بنو یفرن نے کی تھی کیونکہ یہ ان کے مواطن میں تھا اور ہم اس کے اس سے پہلے کے حالات سے آگاہ نہیں ہوئے اور اس کے باشندوں کے متعلق جو بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ شہر ازل سے آباد ہے اور قرآن شریف میں جس دیوار کا ذکر حضرت خضر اور حضرت موسیٰ کے قصہ میں آیا ہے وہ یہاں سے اکادیر کی جانب ہے' یہ خیال علم سے دور ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مشرق کو چھوڑ کر مغرب کی طرف نہیں آئے اور نہ ہی بنی اسرائیل افریقہ میں اپنی حکومت حاصل کر سکے ہیں کجا یہ کہ وہ اس کے ماوراء علاقے تک پہنچ جائیں یہ صرف بکھری ہوئی داستانیں ہیں کیونکہ اہل دنیا کی فطرت میں یہ بات ہے کہ جس شہر' زمین' علم یا پیشے کو ان کی طرف منسوب کیا جائے یا وہ اس کی طرف منسوب ہوں وہ اس کی فضیلت بیان کرتے ہیں اور اس کے متعلق ابن الرقیق کی بیان کردہ حقیقت سے بڑھ کر قدیم ترین حقیقت سے آگاہ نہیں ہوا۔

ابوالمہاجر: اس لئے کہ ابوالمہاجر جو عقبہ بن نافع کی پہلی اور دوسری حکومت کے درمیان افریقہ کا والی بنا اور دیارِ مغرب میں دور تک گھس گیا اور تلمسان تک پہنچ گیا' تلمسان کے قریب ابوالمہاجر کے چشمے اسی کے نام سے مشہور ہیں اور طبری نے ابوقرہ اور اس کے ابو حاتم کے ساتھ جلاوطن ہونے اور عمر بن حفص کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے تذکرہ کے موقع پر ان چشموں کا ذکر کیا ہے پھر وہ بیان کرتا ہے کہ وہ اس کے پاس سے بھاگ گئے اور ابوقرہ تلمسان کے نواح میں اپنے مواطن میں واپس لوٹ آیا اور اسی طرح ابن الرقیق نے' ابراہیم بن الاغلب کے افریقہ میں خودمختار ہو جانے سے قبل ان کا ذکر کیا ہے اور وہ اپنی جنگ میں مغرب کی طرف دور تک چلا گیا اور تلمسان میں اترا اور زناتہ کی زبان میں اس کا نام دو لفظوں تلم اور سان سے مرکب ہے اور ان دونوں کا مفہوم یہ ہے کہ یہ دو چیزوں کو جمع کرتے ہیں اس سے ان کی مراد بر و بحر کو جمع کرنا ہے۔

ادریس الاکبر: اور جب ادریس الاکبر بن عبداللہ بن الحسن نے مغرب اقصیٰ کی طرف جا کر اس پر قبضہ کر لیا تو ۱۷۴ھ میں مغرب اوسط کی طرف گیا تو محمد بن خزر بن صولات امیر زناتہ و تلمسان نے اس سے ملاقات کی اور یہ اس کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور مفراوہ اور بنی یفرن کو اس کے خلاف بھڑکایا اور اس نے اسے تلمسان پر قبضہ دلانے کی قدرت دے دی پس

اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کی مسجد کی حد بندی کی اور اس کے منبر پر چڑھا اور کئی ماہ تک وہاں قیام کیا اور الٹے پاؤں مغرب کی طرف واپس آ گیا۔

سلیمان بن عبداللہ: اور اس کے پیچھے پیچھے مشرق سے اس کا بھائی سلیمان بن عبداللہ آیا تو وہ اس جگہ اتر پڑا اور اس نے اسے یہاں کا امیر بنا دیا پھر ادریس فوت ہو گیا اور ان کی قوم کمزور ہو گئی اور جب اس کے بعد اس کے بیٹے ادریس کی بیعت کی گئی اور مغرب کے برابرہ اس کے پاس جمع ہو گئے تو ۱۹۹ھ میں وہ تلمسان گیا اور از سرِ نو اس کی مسجد تعمیر کی اور اس کے منبر کو ٹھیک کیا اور تین سال وہاں ٹھہرا رہا' جس میں اس نے بلادِ زناتہ پر قبضہ کر لیا اور ان کی اطاعت اس کے لئے مرتب ہو گئی اور اس نے تلمسان پر بنی محمد کو امیر مقرر کیا جو اس کے چچا سلیمان کے بیٹے ہیں۔

ادریس الاصغر کی وفات: اور جب ادریس الاصغر فوت ہو گیا اور اس کے بیٹوں نے اپنی ماں کنزہ کے اشارے سے مغربین کے مضافات کو آپس میں تقسیم کر لیا اور تلمسان سہان عیسیٰ بن ادریس بن محمد بن سلیمان اور اس کے بنی اب محمد بن سلیمان کے حصے میں آئے اور جب مغرب سے ادارسہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور شیعہ کی دعوت پر موسیٰ بن ابی العافیہ نے اس کی امارت سنبھالی تو وہ ۳۱۹ھ میں تلمسان گیا تو اس دور کے امیر تلمسان الحسن بن ابی العیش بن عیسیٰ بن ادریس بن محمد بن سلیمان پر غالب آ گیا اور وہ وہاں سے بھاگ کر ملیلہ چلا گیا اور اس نے نکور کی جانب اپنی حفاظت کے لئے ایک قلعہ تعمیر کیا پس اس نے مدت تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس نے اپنے قلعہ دینے کی شرط پر اس سے صلح کر لی۔

مغرب اوسط پر شیعوں کا قبضہ: اور جب شیعوں نے مغرب اوسط پر قبضہ کیا تو انہوں نے تلمسان کے باقی ماندہ مضافات سے محمد بن سلیمان کی اولاد کو نکال دیا پس وہ وراء البحر سے بنی اُمیہ کی دعوت سے وابستہ ہو گئے اور ان کے پاس چلے گئے۔

اور یعلیٰ بن محمد یفرنی بلادِ زناتہ اور مغرب اوسط پر متغلب ہو گیا اور الناصر اموی نے اسے ۳۴۰ھ میں وہاں کا اور تلمسان کا امیر مقرر کر دیا اور جب یعلیٰ فوت ہو گیا تو اس کے بعد ۳۶۰ھ میں زناتہ کی امارت محمد بن الخیر بن محمد بن خزر نے سنبھال لی جو تلمسان میں الحکم المستنصر کا داعی تھا اور صنہاجہ کی جنگوں میں فوت ہو گیا اور انہوں نے ان کے بلاد میں انہیں مغلوب کر لیا اور وہ مغرب اقصیٰ کی طرف چلے گئے اور تلمسان صنہاجہ کی عملداری میں شامل ہو گیا' یہاں تک کہ ان کی حکومت منقسم اور متفرق ہو گئی اور زیری بن عطیہ زناتہ اور مغرب کا خود مختار امیر بن گیا اور منصور نے اسے مغرب سے نکال باہر کیا اور بلادِ صنہاجہ کی طرف چلا گیا اور ان پر چڑھائی کر دی اور ان کے پہاڑوں اور شہروں جیسے تلمسان' ہراوہ' تنس' اشیر اور مسیلہ سے جنگ کی۔

المعز بن زیری کی امارت: پھر مظفر نے کچھ عرصے کے بعد ۳۹۱ھ میں اس کے بیٹے المعز بن زیری کو مغرب کے مضافات پر امیر مقرر کر دیا پس اس نے اس کے بیٹے یعلیٰ بن زیری کو تلمسان پر گورنر مقرر کر دیا اور اس کی امارت اس کی اولاد میں بھی قائم رہی یہاں تک کہ لمتونہ کے ہاتھوں ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یوسف بن تاشفین نے اس پر محمد بن تینعمر المستوفی اور اس کے بعد اس کے بھائی تاشفین کو امیر مقرر کر دیا اور اس کے اور منصور بن الناصر صاحب القلعہ جو بنی حماد

کے ملوک میں سے تھا' کے درمیان جنگ ٹھن گئی اور اس نے تلمسان جا کر اس کا ناطقہ بند کر دیا قریب تھا کہ اس پر غلبہ پا جاتا جیسا کہ ہم نے سب حالات کو اپنی جگہ پر بیان کیا ہے۔

عبدالمؤمن کا لمتونہ پر قبضہ: اور جب عبدالمؤمن نے لمتونہ پر غلبہ پایا اور تاشفین بن علی کو وہران میں قتل کیا تو اس نے اسے برباد کر دیا اور موحدین نے بھی تلمسان کے عوام کو قتل کرنے کے بعد اسے برباد کر دیا۔ یہ واقعہ ۵۴۰ھ کا ہے۔ پھر اس نے اپنی رائے پر نظر ثانی کی اور لوگوں کو اس کی آبادی کی طرف متوجہ کیا اور اس کی فصیلوں کی شکستگی کی مرمت کے لئے لوگوں کو جمع کیا اور ہنتاتہ کے مشائخ اور موحدین کے بہترین آدمیوں میں سے سلیمان بن واندین کو اس کا امیر مقرر کیا اور بنی عبدالواد میں سے اس قبیلے کو امیر بنانے کا یہ سبب ہوا کہ انہوں نے اپنی اطاعت واجتماع کے شاندار مظاہرے کئے تھے۔

سید ابوحفص: پھر اس نے اپنے بیٹے سید ابوحفص کو اس کا امیر مقرر کیا اور اس کے بعد آل عبدالمؤمن ہمیشہ ہی اپنے اہل بیت اور قرابتداروں کو وہاں کا گورنر مقرر کرتی رہے اور سارے مغرب کی حکومت آل عبدالمؤمن کی طرف ہی رجوع کرتی رہی اور تمام زناتہ تلمسان کی حکومت کا اہتمام کرتے رہے اور زناتہ بنوعبدالواد' بنوتوجین اور بنوراشد کے ان قبائل نے تلمسان کے نواح اور مغرب اوسط پر غلبہ پا کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے میدانوں میں گشت کی اور حکومت کی زمین میں سے بہت سے علاقے اور اچھے شہر قبضے میں کر لئے اور ان کے قبائل سے بہت سا ٹیکس اکٹھا کیا پس جب وہ صحرا میں اپنے سرمائی مقامات میں چلے جاتے تو اپنی زمین کی آبادی اور کاشت کے لئے اور اپنی رعایا سے ٹیکس جمع کرنے کے لئے اپنی اتباع اور ملازمین کو اپنے پیچھے تلول میں چھوڑ جاتے اور بنوعبدالواد اس جگہ پر بطحاء اور ملویہ میں رہتے تھے جس کا ساحل وریفہ اور صحراوۃ تھے۔

اور تلمسان میں موحدین کے حکمرانوں نے اپنی توجہ ان کو مضبوط کرنے اور اس کی فصیلوں کو پلستر کرنے اور لوگوں کو اس کی آبادی میں دلچسپی لینے اور وہاں پر محلات بنانے اور حکومت کے مقاصد کی خاطر جلسے کرنے اور گھروں کی حد بندی کو وسعت دینے کی طرف پھیر دی۔

سید ابوعمران موسیٰ بن امیر المؤمنین یوسف: اور ان میں سب سے زیادہ اہتمام کرنے والا اور وسیع النظر سید ابوعمران موسیٰ ابن امیر المؤمنین یوسف تھا وہ اپنے یوسف بن عبدالمؤمن کے عہد میں ۵۵۶ھ میں اس کا والی مقرر ہوا اور اس کی حکومت مسلسل وہاں قائم رہی پس اس نے اس کی عمارات کو پلستر کیا اور اس کی زمین کو وسیع کیا اور اس کے اردگرد فصیلوں کی باڑ بنا دی اور وہ سید ابوالحسن بن سید ابوحفص بن عبدالمؤمن کے بعد اس کا حکمران بنا اور اس کا مذہب اس میں قبولیت پا گیا۔

اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ جب ابن غانیہ کا معاملہ پیش آیا اور وہ ۵۸۱ھ میں میورقہ سے نکلا اور انہوں نے بجایہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور الجزائر اور ملیانہ کی طرف بڑھے اور ان پر غلبہ پا لیا تو سید ابوالحسن نے اس کی فصیلوں کو بلند کرنے گہری خندقیں کھودنے کی طرف توجہ دے کر اپنے معاملے کی تلافی کر دی یہاں تک کہ اس نے اسے مغرب کے مضبوط قلعوں اور شہروں میں سے بنا دیا اور اس کے بعد اس شہر کے والیوں نے وہاں محفوظ ہونے کے لئے اس طریق کو قبول کر لیا۔

سید ابوزید: اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس کا بھائی سید ابوزید ابن غانیہ سے جنگ کرنے کے لئے گیا تھا جس نے

شگاف کے پُر کرنے اور حکومت کی مدافعت کرنے میں کارنامے دکھائے تھے اور ابن غانیہ ہلالیوں میں سے ذویان عربوں کو اس کے مقابلہ میں افریقہ لے کر گیا تھا اور زغبہ' جوان کا ایک بطن ہیں ان کی مخالفت کر کے موحدین کی طرف چلے گئے اور مغرب اوسط کے زناتہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان تمام کی پناہ گاہ اور ان کے جوڑ توڑ کا مرجع' تلمسان کا گورنر تھا' جو السادہ میں سے تھا جو ان کا مہمان نواز اور ان کی قابل حفاظت چیز کا دفاع کرنے والا تھا اور ابن غانیہ' تلمسان کے نواح اور بلادِ زناتہ پر اکثر چڑھائی کرتا تھا اور اس کے ساتھ جنگ کے لئے للکارنے والا بھی جاتا تھا یہاں تک کہ اس نے اس کے بہت سے شہروں جیسے تاہرت وغیرہ کو برباد کر دیا پس تلمسان مغرب اوسط کا دارالخلافہ اور زناتہ اور مغرب کے ان قبائل کا اصل بن گیا۔

جنہیں اس نے اپنی گود میں بستر نیند تیار کر دیا تھا کیونکہ وہ دو شہر برباد ہو چکے تھے جو گزشتہ زمانوں میں گزشتہ حکومتوں کے دارالخلافے تھے یعنی ارشکول جو ساحل سمندر پر تھا اور تاہرت' جو بطحا کی جانب سبزہ زار اور صحرا کے درمیان واقع ہے۔

ارشکول اور تاہرت کی بربادی: مغرب اوسط کے شہروں میں سے ان دونوں شہروں کی بربادی' ابن غانیہ کی جنگ اور زناتہ کے ان قبائل کی چڑھائی اور ان کے باشندوں کی ذلت و رسوائی اور لوٹ مار اور راستوں سے لوگوں کو پکڑ لینے اور آبادی کی بربادی کرنے اور موحدین کی فوجوں میں سے جو گروہ قصر عجیسہ' زرفہ' الخضراء' شلب' متیجہ' حمزہ' مرسی الدجاج اور جعبات کے محافظ تھے ان پر غلبہ پا لینے کی وجہ سے ہوئی اور تلمسان کی آبادی میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہا اور اس کی زمین وہاں کے محلات کی وجہ سے بڑھتی رہی جو اینٹوں اور پتھروں سے بلند کئے جاتے رہے یہاں تک کہ وہاں آلِ زیان اتر پڑے اور انہوں نے ان کو اپنی حکومت کا دارالخلافہ اور پایہ تخت بنایا۔ پس انہوں نے وہاں پُر رونق محلات اور خوبصورت مکانات کی حد بندی کی اور باغات لگائے اور ان کے درمیان پانی چلائے پس وہ مغرب کے سب سے بڑے شہروں میں سے بن گیا اور القاصیہ کے لوگوں نے اس کی طرف کوچ کیا اور وہاں پر علوم اور ہنر کے بازاروں کی گرم بازاری حاصل ہو گئی اور علماء نے وہاں پرورش پائی اور وہاں کے سرداروں نے شہرت حاصل کی اور وہ اسلامی حکومتوں کے شہروں اور خلافتی دارالخلافوں کے ہم پلہ ہو گئے۔

فصل

تلمسان اور اس کے مضافات میں یغمراسن بن زیان کے خود مختار حکومت قائم کرنے کے حالات' نیز اس نے اپنی قوم کے لئے حکومت کو کیسے ہموار کیا اور اسے اپنے بیٹوں کی وراثت بنایا

یغمراسن بن زیان بن ثابت بن محمد اس قبیلے کا سب سے شجاع اور بارعب اور اپنے قبیلے کے مفادات کو سب سے بڑھ کر جاننے والا اور حکومت کے بوجھ اٹھانے کے لئے سب سے مضبوط کندھوں والا اور تدبر و امارت سے وافر حصہ رکھنے والا آدمی تھا ان باتوں کی شہادت اس کے ان کاموں سے ملتی ہے جو اس نے حکومت سے قبل اور بعد سرانجام دیئے اور مشائخ کے نزدیک اسے عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور وہ حکومت کے لئے امید گاہ تھا اور خواص اس کے کاموں کی وجہ سے اس کو عظیم خیال کرتے تھے اور عوام اپنے مصائب میں اس کی پناہ لیتے تھے۔

یغمراسن بن زیان کی امارت: جب اس نے اپنے بھائی ابوعزۃ زکراز بن زیان کے بعد ۶۳۳ھ میں حکومت سنبھالی تو اس نے نہایت احسن رنگ میں اس کا انتظام کیا اور اس کے بوجھوں کو برداشت کیا اور اپنے بھائی کے باغیوں بنی مطہر اور بنی راشد پر غالب آیا اور انہیں اپنا ماتحت بنا لیا کیا اور رعیت سے نہایت اچھا سلوک کیا اور اپنے خاندان اور اپنی قوم اور اپنے زغبی حلیفوں کی حسن سیرت' حسن سلوک' ہمسائیگی' فیاضی' آلات تیار کرنے اور فوجوں اور پہرے کی جگہوں کو مرتب کرنے کی وجہ سے مائل کر لیا نیز رومی فوجوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور عطیات کو واجب قرار دیا اور وزراء اور کاتب بنائے اور مضافات میں فوج بھیجی اور بادشاہی لباس زیب تن کیا اور تخت پر بیٹھا اور مؤمنی حکومت کے آثار کو مٹا دیا اور امر و نہی سے اس نے اس کے صدر مقام کو بے کار کر دیا اور اس نے ان کی حکومت کے آداب و رسوم میں سے سوائے دعا کے جو مراکش کے خلیفہ کے لئے کی جاتی تھی اور کوئی بات اپنے منابر پر باقی نہ چھوڑی اور اس نے سب لوگوں کو مانوس کرنے اور اپنی قوم کے ہمسروں کو رضامند کرنے کے لئے عہد کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کی حکومت کے آغاز میں موحدین کے بعد ابن وضاح اس کے پاس گیا' اس نے مسلمان مسافروں کے ساتھ شرق اندلس سے سمندر کو پار کیا تو اس نے اسے پسند کیا اور اپنا ہمنشین بنایا اور اس کی عزت کی اور اسے دوستی اور مشورہ میں ایک خاص مقام دیا اور اس کے ساتھ جو لوگ گئے ان میں ابوبکر بن خطاب بھی تھا جس نے مرثیہ

میں اس کے بھائی کی بیعت کی تھی اور وہ بلیغ پیغامبر اور بہترین کاتب اور اچھا شاعر تھا پس اس نے اس سے خطوط لکھوائے جن میں مراکش اور تونس کے خلفاء کو ان کے عہد بیعت کے متعلق خطاب کیا گیا تھا۔ انہیں نقل اور حفظ کیا گیا اور یغمر اسن ہمیشہ ہی اپنی کچھار کی حفاظت کرتا رہا اور اپنے دشمنوں سے برسر پیکار رہا اور اس نے آل عبدالمؤمن کے موحد بادشاہوں اور انہیں بادشاہت دینے آلِ ابی حفص کے ساتھ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے بہت سے معرکے کئے جن کا ذکر ہم کرنے والے ہیں اسی طرح اس کے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے والے بنی مرین کے درمیان مغرب پر ان کے قابض ہونے سے قبل اور اس کے قابض ہونے کے بعد متعدد جنگیں ہوئیں اور اسے توجین اور مغراوہ کی نسبت زناتہ کی فوجوں کو شکست دینے اور ان کے شہروں کو تباہ کرنے اور ان کے اوطان کو برباد کرنے اور مشہور کارناموں اور جنگوں میں امتیاز حاصل ہے ہم ان سب کی طرف اشارہ کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل

امیر ابوزکریا کا تلمسان پر قبضہ کرنا اور یغمر اسن کا اس کی دعوت میں شامل ہونا

جب یغمر اسن بن زیان' تلمسان اور مغرب اوسط کی حکومت میں خودمختار ہو گیا اور سلطنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور زناتہ کے بقیہ قبائل میں اس کی شان بلند ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے جو عزت وحکومت عطا کی تھی اس کی وجہ سے انہوں نے اس پر حسد کیا۔ پس انہوں نے اس سے عہد شکنی کی اور اس کی نافرمانی کی اور اس کے مخالف اور دشمن بن گئے پس اس نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیاری کی اور ان کے گھروں میں ان کے ساتھ جنگ کی اور انہیں ان کے شہروں اور ان کی پناہ گاہوں میں جو پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر تھیں بند کر دیا اور اس نے ان کے ساتھ مشہور معرکے کئے اور اس عداوت کے بڑے حصے کا متولی بنی توجین کا سردار عبدالقوی بن عباس اور اس کے بنی یادین کے دوست اور عباس بن مندیل بن عبدالرحمٰن اور اس کے بھائی امرائے مغراوہ تھے اور مولیٰ امیر ابوزکریا بن ابی حفص جب سے افریقہ کا خودمختار حاکم بنا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے مغرب کی طرف بڑھتے ہوئے اور مراکش کے تخت دعوت پر غلبہ پاتے ہوئے افریقہ کو مؤمنی حکومت سے ۶۲۵ھ میں حاصل کر لیا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اگر زناتہ اس کی مدد کریں تو وہ جس کام کی طرف بڑھ رہا ہے اس کی تکمیل ہو سکتی ہے پس وہ امرائے زناتہ کے ساتھ مشورے کر کے انہیں رغبت دلانے لگا اور کبھی کبھی اس معاملے میں بنی مرین' بنی عبدالواد' توجین اور مغراوہ کے ساتھ مراسلت بھی کرنے لگا اور یغمر اسن نے جب سے بنی عبدالمؤمن کی اطاعت اختیار کی اس نے اپنی عملداری میں ان کی دعوت کو قائم کیا اور ان کے دوستوں سے صلح اور ان کے دشمنوں سے جنگ کی' اور رشید نے بھی اس سے حسن سلوک کرنے اور اخلاص رکھنے میں اضافہ کر دیا اور اس سے مزید دوستی اور محبت طلب

کی اور اسے ۶۳۷ھ میں کئی قسم کی نوازشات اور تحائف سے بار بار شادکام کیا تا کہ وہ ان بنی مرین کے دوستوں سے پہلوتہی کرے جو مغرب اور حکومت پر چڑھائی کرتے ہیں اور اس نے حاکم افریقہ امیر ابوزکریا بن عبدالواحد کو رشید کے ساتھ یغمراسن کو جو تعلق تھا اس کی وجہ سے برافروختہ کر دیا حالانکہ وہ اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تھا اور اس نے اس بات کو برا محسوس کیا۔

یغمراسن کے خلاف فریاد: اسی دوران میں عبدالقوی بن عباس اور مندیل بن محمد کے بیٹے یغمراسن کے خلاف اس کے پاس فریادی بن کر آئے اور انہوں نے اس کا معاملہ اس کے لئے آسان کر دیا اور اسے تلمسان پر قبضہ کرنے اور زناتہ کو متحد کرنے کے بارے میں پھسلایا اور ان دونوں نے اس کے لئے سواریاں تیار کیں کہ وہ جب چاہے موحدین کی حکومت پر چڑھ دوڑے اور اپنی حکومت کا انتظام کرے اور جس حکومت کو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ایک سیڑھی بھی تیار کی اور اس کے باشندوں کے پاس جانے کے لئے ایک دروازہ بھی تیار کیا' پس اس کے مددگاروں نے اسے حرکت دی اور ان کا فریادی اسے تکبر کی طرف لے گیا اور اس نے موحدین اور دیگر مددگاروں اور فوجوں کو تلمسان پر چڑھائی کے لئے آمادہ کیا اور اس نے غرض کے لئے ان اعراب کے صحرائی لوگوں کو بھی جمع کیا جو بنی سلیم اور ریاح میں سے اس کی عملداری میں رہتے تھے اور ۶۳۹ھ میں بے شمار فوجوں کے ساتھ گیا اور اس نے اپنی فوج سے آگے عبدالقوی بن عباس اور مندیل بن محمد کی اولاد کو بھیجا تا کہ وہ اپنے اوطان میں رہنے والے قبائل زناتہ اور ان کے اتباع اور اپنے عرب حلیفوں میں سے قبائل ذویان اور زغبہ کو جمع کریں اور اپنے ملک کی سرحدوں پر ان سے ملاقات کرنے کے لئے ان کے ساتھ گیا۔

اور جب وہ تیطری کے سامنے زاغر مقام پر اترا جو مغرب میں ریاح اور بنی سلیم کی آخری جولانگاہوں میں سے ہے تو وہاں پر اسے بنی عامر اور سوید کے زغبہ قبائل ملے جو اس کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ اس نے موحدین اور زناتہ اور مغرب کے سواروں کے ساتھ تلمسان سے جنگ کی اور اس سے قبل اس نے ملیانہ سے یغمراسن کی طرف عذر' برأت' دعا اور اطاعت کے لئے ایلچی بھیجے تو اس نے انہیں ناکام واپس لوٹا دیا۔

شہر میں موحدین کی فوجوں کا ڈیرہ: اور جب موحدین کی فوجوں نے شہر میں ڈیرہ ڈال دیا اور یغمراسن اور اس کی فوجیں مقابلہ میں نکلیں تو سلطان کے تیراندازوں نے ان پر تیر برسائے تو یہ منتشر ہو گئے اور دیواروں کی پناہ لینے لگے اور فصیلوں کی حفاظت سے درماندہ ہو گئے پس جنگ اور پرے کامیاب ہو گئی اور یغمراسن نے دیکھا کہ شہر کا محاصرہ ہو گیا ہے تو اس نے اپنے خواص اور ساتھیوں میں گھل مل کر تلمسان کے دروازوں میں سے باب عقبہ کا قصد کیا تو موحدین کی فوجیں اسے ملیں تو یہ ان کی طرف بڑھا اور ان کے بعض بہادروں سے جنگ کی تو انہوں نے اسے راستہ دے دیا تو یہ صحرا کی طرف چلا گیا اور ہر بلندی سے فوجیں شہر کی طرف دوڑ کر اس میں داخل ہو گئیں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا اور اموال کو لوٹنا شروع کر دیا اور جب اس گھبراہٹ کی تاریکی دور ہوئی اور مزاحمت کی لہر تھم گئی اور جنگ کی آگ سرد ہو گئی تو موحدین نے اپنی فراست پر نظر ثانی کی اور امیر نے بھی دوراندیشی سے کام لیا کہ وہ کسی شخص کو تلمسان' اور مغرب اوسط کی حکومت سپرد کرے اور اسے اس کی سرحد پر اپنی اس دعوت کے قیام اور حفاظت کے لئے اتارے جو بنی عبدالمومن سے حکومت دلانے والی ہے اور ان کے اشراف نے اس بات کو برا خیال کیا اور اسے ایک دوسرے کے ذمے لگایا اور امرائے زناتہ نے یغمراسن کے مقابلہ میں کمزور

ہونے کی وجہ سے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایک ایسا سردار ہے جسے ذلیل نہیں کیا جا سکتا اور نہ دھوکے سے قتل کیا جا سکتا ہے اور نہ اسے اس کے شکار سے روکا جا سکتا ہے اس سے بیزاری کا اظہار کیا۔

یغمراسن کی غارت گری: اور یغمراسن نے فوج کے مضافات میں غارت گر بھیجے جنہوں نے اس کے اردگرد سے لوگوں کو اچک لیا اور اس کے نگرانوں پر احسان کیا اس دوران میں یغمراسن نے امیر ابوزکریا سے گفتگو کی کہ وہ تلمسان میں اس کی دعوت کے قیام میں رغبت رکھتا ہے تو اس نے اسے جواب دیا کہ وہ اس کی مدد کرے گا اور حاکم مراکش کے ساتھ رابطہ کروا دے گا اور جو ٹیکس اس نے وصول کیا تھا اسے اس کے لئے مباح کر دیا اور یغمراسن کے ٹیکس کے لئے اس نے کارندوں کو آزاد کر دیا اور اس کی ماں سوط النساء شرائط قبول کرنے کے لئے آئی تو اس نے اس کی آمد پر اس کی عزت افزائی کی اور اسے انعامات سے نوازا اور اس کی آمد و رفت پر اس سے حسن سلوک کیا اور وہ اپنی آمد کے سترہویں دن الحضرۃ کی طرف کوچ کر گیا' راستے میں اس کے بعض حاشیہ برداروں نے اسے یہ وسوسہ ڈال دیا کہ یغمراسن اس کے مقابلہ میں اپنے آپ کو ترجیح دیتا ہے نیز اسے مشورہ دیا کہ زناتہ میں سے جو لوگ اس کے حاسد ہیں وہ انہیں امیر مقرر کرے پس اس نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور عبدالقوی بن عطیہ التوجینی' عباس بن مندیل اور علی بن منصور کو اپنی اپنی قوم اور وطن پر امیر مقرر کر دیا اور انہیں تاکید کر دی کہ وہ اپنے مدمقابل یغمراسن کے طریق پر آلہ اور مراسم سلطانیہ کو قائم کریں تو انہوں نے اس کی اور موحدین کے بادشاہ کی موجودگی میں یہ کام کئے اور مراسم سلطانی کو اس کے دروازے پر قائم کیا اور حکومت کے پھیل جانے اور اپنی خواہش کے پا لینے اور مغرب کے اس کی والقیاد کے قریب آ جانے اور عبدالمومن کے اس میں اپنی دعوت کو لانے کی وجہ سے اس نے تونس جانے کے لئے جو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا' تیاری کی اور یغمراسن بن زیان نے آ کر امیر ابوزکریا کے عہد کو پورا کیا اور اس کی دعوت کو دیگر منابر پر بھی قائم کیا اور زناتہ میں سے جو لوگ اس کے مخالف تھے اس نے ان کی طرف اپنے عزائم کا رُخ کیا پس اس نے عبدالقوی' اولادِ عباس اور اولادِ مندیل کو جنگ کی عبرت ناک سزا دی اور انہیں دردناک عذاب دیئے اور ان کے شہروں میں گھس گیا اور ان کے بہت سے مقبوضات پر قبضہ کر لیا اور ان کے والیوں' پیروکاروں اور داعیوں کو ان کے شہروں اور دارالخلافوں سے بھگا دیا اور رعایا کو ان سے جو تکلیف اور دکھ پہنچا تھا اسے دور کر دیا اور وہ مسلسل اسی حالت پر قائم رہا یہاں تک کہ حاکمِ مراکش نے حفصی حکومت کے ساتھ یغمراسن پر چڑھائی کی جسے ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

فصل

حاکم مراکش السعید کی جبل تامزروکت میں یغمراسن کے ساتھ جنگ اور ہلاکت

جب عبدالمؤمن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور انقلابی اور داعی اپنے دور دراز کے مضافات میں چلے گئے اور انہیں ان کے مقبوضات سے الگ کر لیا۔ پس ابن ہود نے ماوراء البحر کو جزیرہ اندلس سے الگ کر لیا اور وہاں خود مختار بن بیٹھا اور اپنے دور کے بغداد کے عباسی خلیفہ مستنصر کے لئے توریہ کے ساتھ دعا کرنے لگا اور امیر ابوزکریا بن ابی حفص نے افریقہ سے اسے اپنے لئے بلایا اور وہ زناتہ کو متحد کرنے اور مراکش میں دعوت کی کرسی پر قابو پانے کے لئے مائل ہوا' پس اس نے تلمسان سے جنگ کی اور ۶۴۰ھ میں اس پر غالب آ گیا اور اس کے ساتھ سعید بن علی بن مامون ادریس بن منصور یعقوب بن یوسف بن عبدالمؤمن کی ولایت کو بھی لیا جو دلیر دانش مند' بیدار مغز اور بلند ہمت تھا پس اس نے اپنی حکومت کے اطراف پر غور کیا اور سردار اس کی اطراف کی مضبوطی اور اس کی کجی کو سیدھا کرنے میں لگ گئے اور بنی مرین نے مغرب کے مضافات اور شہروں میں جو کچھ کیا تھا نیز مکناسہ پر غالب آ کر اور وہاں دعوت حفصی کو قائم کرنے کے لئے جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کے لئے نگہبانوں کو برانگیختہ کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

ملوک وعساکر کی تیاری: پس اس نے ملوک وعساکر کو تیار کیا اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا اور مغرب اور اس کے گردونواح کے عربوں اور تمام مصامدہ کو جمع کیا اور ۶۴۵ھ کے آخر میں قاصیہ جانے اور دور ونزدیک کے شہروں سے بنی مرین اور وادی بہت میں جمع شدہ فوجوں کو بھگانے کے لئے اٹھا اور تازی جانے کے لئے تیاری کی تو وہاں پر اسے بنی مرین کے اطاعت اختیار کرنے کی اطلاع ملی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور ان میں سے ایک فوج بھی اس کے ساتھ نکلی اور وہ تلمسان اور اس کے درے تک گیا اور یغمراسن بن زیان اور بنو عبدالواد اپنے اہل وعیال کے ساتھ وجدہ کی جانب قلعہ تامزروکت میں پناہ گزین ہو گئے۔

یغمراسن کا وزیر سعید کے دربار میں: اور یغمراسن کا وزیر فقیہ عبدون' اطاعت گزار بن کر اور تلمسان میں خلیفہ کی حاجات کا متولی بن کر اور یغمراسن کی آمد کے بارے میں معذرت کرتا ہوا سعید کے پاس گیا۔ پس خلیفہ نے اس کے بارے میں جھگڑا کیا اور اسے معذور قرار نہ دیا اور اس کی اطاعت کے سوا کسی بات کو قبول نہ کیا اور اس بارے میں سعید کے مشیر کانون بن جرمون سفیانی اور وہاں پر موجود سرداروں نے اس کی مساعدت کی اور انہوں نے عبدون کو اس کی آمد کی وجہ سے واپس کر دیا تو اپنی جان کے خوف سے اس کے پاؤں بوجھل ہو گئے اور سعید نے اپنی فوجوں کے بارے میں پہاڑ پر اعتماد کیا اور انہیں میدان میں بٹھایا اور تین دن تک ان کا ناطقہ بند کر دیا اور چوتھے روز وہ لوگوں کی غفلت میں دوپہر کے وقت پناہ گاہوں کا

دورہ کرنے اور اپنی کمین گاہوں کو دیکھنے کے لئے سوار ہو کر نکلا تو قوم کے ایک سوار نے جو یوسف بن عبدالمومن شیطان کے نام سے معروف تھا اسے دیکھ لیا' وہ پہاڑ کے نشیب میں نگہبانی کے لئے کھڑا تھا اور یغمر اسن بن زیان اور اس کا عمزاد یعقوب بن جابر بھی اس کے قریب ہی تھے تو انہوں نے ایک گھاٹی سے اس پر حملہ کر دیا اور یوسف نے اسے نیزہ مار کر اس کے گھوڑے سے گرا دیا اور یعقوب بن جابر نے اس کے وزیر یحییٰ بن عطوش کو قتل کر دیا پھر اسی وقت انہوں نے اس کے عجمی غلاموں میں سے ناصح اور الخصیان میں سے عید اور عیسائی فوجوں کے سالار اخو العمط اور سعید کے بیٹوں میں سے ایک نوجوان بچے کو قتل کر دیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اس روز ہوا جب اس نے فوجوں کو ترتیب دی اور جنگ کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور لوگوں کے آگے ہو گیا پس اس نے اسے اپنے راستے کی ایک دشوار گزار گھاٹی سے پکڑ لیا تو ان سواروں نے اس پر حملہ کر دیا۔ یہ واقعہ صفر ۶۴۶ھ میں رونما ہوا۔

اور اس خبر کے مشہور ہو جانے سے فوجوں میں جنگ برپا ہو گئی تو وہ بھاگ گئیں اور یغمر اسن جلدی سے سعید کی طرف بڑھا تو وہ مقتول ہو کر زمین پر بچھڑا پڑا تھا پس وہ اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا اور قسم کھائی کہ وہ اس کے قتل سے بری ہے اور خلیفہ اس کے مقتل کے پاس سر جھکائے اپنی جان دے رہا تھا یہاں تک کہ اس کی جان نکل گئی۔

چھاؤنی میں لوٹ مار اور مصحف عثمانی: اور تمام چھاؤنی کو لوٹ لیا گیا اور بنو عبدالواد نے پوشیدہ اور کمیاب چیزوں کو لے لیا اور یغمر اسن نے سلطان کے خیمہ کو مخصوص کر لیا اور وہ خالصتہً اسی کے لئے تھا اور اس کی قوم کا اس میں کچھ حصہ نہ تھا اور اس نے اس ذخیرہ پر قبضہ کر لیا جس میں حضرت عثمان بن عفان کا مصحف بھی تھا ان کا خیال ہے کہ اس نے ان مصاحف کو لے لیا جو آپ کے عہدِ خلافت میں لکھے گئے تھے اور وہ قرطبہ کے خزائن میں عبدالرحمٰن الداخل کی اولاد کے پاس تھا پھر وہ لمتونہ کے ان ذخائر میں پڑا رہا جو اندلس کے ملوک الطوائف کے ذخائر میں سے ان کے پاس آئے تھے پھر وہ موحدین کے ان ذخائر میں چلا گیا جو لمتونہ کے خزائن میں سے ان کے پاس آئے تھے اور اس دور میں وہ بنی مرین کے ان خزائن میں ہے جن پر انہوں نے تلمسان پر غالب آ کر اور زبردستی اس کی حکومت میں گھس کر ان پر قبضہ کیا تھا' ان میں عبدالرحمٰن بن موسیٰ بن عثمان بن یغمر اسن' سلطان ابوالحسن کا شکار بھی تھا جو ۷۳۷ھ میں تلمسان میں زبردستی گھس گیا تھا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور اس ذخیرہ میں قیمتی یاقوت کے نگینوں کا ہار بھی تھا اور کئی سو پتھروں پر مشتمل موتیوں کے ہار بھی تھے جنہیں ثعبان کہا جاتا ہے اس کے بعد بنو مرین کے ذخائر میں سے جو کچھ ان غالبین نے حاصل کیا ان میں وہ ہار بھی تھا' یہاں تک کہ بجایہ کی بندرگاہ پر سلطان ابوالحسن کے بحری بیڑے کے ساتھ جب کہ وہ تونس سے واپس آ رہا تھا جنگ میں وہ ہار سمندر میں تلف ہو گیا اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے کہ وہ اس قسم کے ذخائر میں منتقل ہوتا رہا جنہیں بادشاہ اپنے خزائن کے لئے چن لیتے تھے اور اسے بھی وہ اپنے خزائن میں ظاہر کرتے تھے۔

اور جب جنگ رک گئی اور اس گھبراہٹ کی آندھی بھی تھم گئی تو یغمر اسن نے خلیفہ کو دفنانے کے متعلق سوچا پس اس نے تیاری کی اور اسے لکڑیوں پر اٹھا کر عباد میں اس کے مدفن کی طرف لے گیا جو شیخ ابومدین عفی اللہ عنہ کے مقبرہ میں واقع ہے پھر اس نے اس کی بیوی اور اس کی شہرت یافتہ بہن' تاعزونت کے پاس آ کر اور جو کچھ واقع ہوا تھا اس پر معذرت کرنے